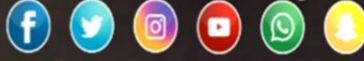


Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری  
Zara Abit

# ماہکان

از حفصہ جاوید



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com  
کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

کتاب نگری اسپیشل

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com) [whatsapp\\_0335\\_7500595](https://www.kitabnagri.com)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

## ماہکان

### **Moonlight of my heart**

writer hifza javed

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

آج گئی سالوں بعد حیدر اسی گھر میں واپس آیا تھا جہاں سے اس کی ماں رخصت ہو کر گئی تھی۔ اس گھر سے حیدر کی بہت ساری یادیں جڑی تھی مگر اس گھر کے مکینوں سے حیدر شدید نفرت کرتا تھا۔ آج یہاں آنے کی وجہ یہی تھی کہ اس نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا یہاں اپنی نانی سے ملے گا جو اپنی بیٹی کو بہت زیادہ یاد کرتی تھی۔ حیدر جب اس گھر میں آیا تو اسے معلوم ہوا کہ آج جرگے کا ایک فیصلہ ہونے والا ہے۔ جس میں اس گھر کے معزز لوگ بیٹھیں گے یعنی وہی لوگ جنہوں نے اس کی ماں کی زندگی کا فیصلہ بھی کیا تھا۔ حیدر جب اس گھر کے اندر آیا تو یہ آج بھی ویسا ہی تھا۔ یہ پرانے زمانے کا بنا ہوا محل نما مشن تھا۔ اس مشن یعنی گھر میں بہت سے لوگ بستے تھے جن میں سے چند ایک سے تو حیدر واقف نہیں تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

حیدر جب اندر آیا تو اسے عورتیں پریشان بیٹھی ہوئی نظر آئی۔

"اسلام علیکم۔" حیدر نے اونچی آواز میں سلام کیا۔ سب عورتیں متوجہ ہو گئی۔ کچھ نے منہ چھپا لیئے۔ مردان خانہ خالی تھا ورنہ شاید حیدر کو یہاں آنے کی اجازت نہ ہوتی۔ حیدر نے ان سب عورتوں میں اپنی نانی کو ڈھونڈا جو سامنے ہی بیٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے کالے رنگ کی چادر کر رکھی تھی۔

"نانی جان کیسی ہیں آپ مجھے پہچانا۔"

"حیدر میری بیٹی کا بیٹا۔"

"جی نانی جان میں حیدر آپ کی بیٹی کا بیٹا حیدر شمر و خان۔"

"میرا بچہ تو کس وقت پر آیا ہے جب مجھے تیری سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ آج اس گھر کے مکین ایک بے گناہ کو سزا دینے والے ہیں اسے بچالے میرا شہزادہ۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کون کس کی بات کر رہی ہیں آپ نانی۔"

"میری رانی کی بیٹی۔ رائمہ خود تو اس دنیا سے چلی گئی مگر اس کے کیئے کی سزا تیرے نانا میری ماہی کو دے رہے ہیں۔ جرگے میں فیصلہ ہو گا میری ماہی کے مستقبل کا۔ اس کی شادی کر دیں گے کسی ملازم سے وہ بہت چھوٹی ہے حیدر اسے تو ماں کی یاد ہی نہیں چھوڑتی۔"



## Posted on Kitab Nagri

حیدر شاید اس گھر کی کسی لڑکی کہ کسی معاملے میں نہ بولتا مگر یہاں جس بچی کا ذکر ہو رہا تھا وہ اس گھر کا خون نہیں تھی وہ تو حیدر کی خالہ رائمہ خان کی بیٹی تھی جنہوں نے اپنی جوانی میں اس گھر کی حدود توڑ کر ایک شخص سے شادی کی تھی جو شاید انہیں بچہ راستے ہی چھوڑ گیا۔

”کہاں پر ہے وہ“۔

اندر ہے۔ بہت زیادہ بیمار ہے وہ حیدر ابھی فیصلہ آجائے گا تمہارے نانا بہت زیادہ سخت دل انسان ہیں تم جانتے ہو۔ انہوں نے کبھی اپنی بیٹیوں کے لئے بھلائی نہیں سوچی تو اپنی نواسی کیلئے کیا سوچیں گے۔ میں کسی سے مدد نہیں مانگتی۔ اس گھر میں سب ہی تمہارے نانا کے لوگ ہیں۔ میں تمہارے آگے ہاتھ باندھتی ہوں کہ میری نواسی کے ساتھ بھلائی کرو اسے یہاں سے لے جاؤ۔“

ایک بچی کمرے سے نکلی جس کے ہاتھ میں اس کا بھالو تھا جو اس نے سینے سے لگا رکھا تھا۔ گہری نیلی آنکھیں جو اس کے باپ کا خاصہ تھیں وہ اس وقت بخار کی شدت سے سرخ تھیں۔ حیدر نے بغور اسے دیکھا حیدر کو یاد آیا کہ اس کی خالہ بھی تو ایسی ہی تھی مگر اس کی آنکھیں بالکل اپنے باپ جیسی تھیں۔ رنگ روپ ماں پر تھا۔ حیدر کو اس کی معصومیت دیکھ کر بہت زیادہ پیار آیا۔

”اس کا نام کیا ہے نانی جان اور اس کی عمر کیا ہے یہ تو بہت زیادہ چھوٹی ہے“۔

”یہ ابھی ابھی 12 سال کی ہوئی ہے۔ ماں نہیں نہ اس کی اسی لیے بہت زیادہ کمزور ہے۔ اس کا نام اس کی ماں نے ماہکان رکھا تھا یعنی چاندنی مگر یہاں کے لوگوں نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کے بعد یہ چاند تو اپنی روشنی کھو چکا ہے۔“

## Posted on Kitab Nagri

حیدر نے ماہکان کو ہاتھ سے اپنے پاس بلایا۔ گھر کی کچھ عورتیں حیدر کو دیکھ رہی تھیں کہ یہ کون لڑکا ہے مگر کیونکہ اس گھر کی بوڑھی عورت حیدر سے بات کر رہی تھی اسی لیے کسی عورت کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ ہی حیدر سے یا نانی جان سے سوال کریں۔

"یہاں آنو بے بی بچہ۔"

حیدر نے ماہکان کو ہاتھ دیا۔ نانی نے ماہکان کو دیکھا پھر کچھ سوچا۔

"مجھے پر ایک احسان کر دے میرے بچے اس سے نکاح کر لے۔ جرگے میں کوئی تجھ سے اس بات کو لے کر سوال نہیں کر پائے گا کہ کس حق سے تو ماہکان کا وارث بن رہا ہے۔"

"نانی مگر یہ بہت چھوٹی ہے۔"

حیدر اور کوئی راستہ نہیں اسے بچانے کا۔

نانی نے ماہکان کو سینے سے لگایا۔ حیدر اپنے خاندان والوں کا ریکشن سوچ رہا تھا۔ حیدر ایک پڑھی لکھی فیملی سے تعلق رکھتا تھا جو امیر تو تھے بہت اور خاندانی بھی۔ حیدر کا خاندان ان سب روایت کو نہیں مانتا تھا۔

حیدر نے نانی کو کہا کہ وہ جلد از جلد ماہکان کو اس کے حوالے کر دیں تاکہ یہاں سے نکل جائے مگر نانی جان نے کہا کہ یہ ماہکان سے پہلے نکاح کرے۔ اس کے بعد جرگے میں جائے اور سب کو بتائے کہ ماہکان اس کی بیوی ہے۔

ماہکان اپنی نانی کی طرف دیکھ رہی تھی جو ایک اجنبی سے باتیں کر رہی تھی۔ نانی جان نے حیدر کا ہاتھ لیا اور ماہکان کا ہاتھ حیدر کے ہاتھ میں دیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ماہکان آج سے حیدر تمہارا محافظ ہے بیٹا۔ اس کے ساتھ چلی جائو۔"

"نہیں نانو مجھے ان کے ساتھ نہیں جانا۔ یہ بھائی بھی ماریں گے۔"

ماہکان کو اس گھر کے لوگوں سے بہت کئی بار تھپڑ پڑے اس لیے ماہکان اب ہر ایک سے ڈر جاتی۔

"یہ بہت اچھا ہے ماہکان آپ کا بہت خیال رکھے گا۔ حیدر آپ کا بھائی نہیں محافظ اور شوہر ہوگا۔ ماما جیسے بابا کے

ساتھ رہتی تھی اور وہ ان کی بیوی تھی ایسے ہی آپ بھی حیدر کی بیوی کہلائی جائیں گی۔"

"نانو آپ بھی میرے ساتھ جائیں نہ آپ کو پتہ تو ہے مجھے ماما اور آپ کے بغیر نیند نہیں آتی تھی۔"

"میرا بچہ نانو یہاں سے نہیں جاسکتی۔ آپ جلدی سے حیدر کے ساتھ یہاں سے چلی جاؤ جتنی جلدی آپ یہاں سے جائو گی اتنا ہی میرے دل کو سکون ہوگا۔"

پاس کھڑی ہوئی اس گھر کی عورتوں نے ماہکان اور حیدر کو عجیب نظروں سے دیکھا۔ نانی جان نے ملازمہ کو کمرے میں بھیجا کہ ان کی چادر لے کر آئے۔ ملازمہ ایک کالی چادر لے کر آئی جو نانی جان نے ماہکان کے اوپر اوڑھادی۔

www.kitabnagri.com

"جائو۔ ماہکان تمہارے حوالے حیدر۔"

نانی جان کی بہو فوراً آگے آئی۔

"ماں جی ماہکان کے ماموں کو پتا چلا تو وہ بہت غصہ کریں گے آپ کیا کر رہی ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بہو ہم نے تمہیں اس بات کا اختیار نہیں دیا کہ تم ہمارے فیصلوں میں بولو۔ یہاں سے ہٹ جاؤ۔ ہم اپنی نواسی کی بھلائی چاہ رہے ہیں۔ تم لوگوں نے رائے کے مرنے کے بعد جو سلوک ماہکان کے ساتھ کیا ہے، کوئی پرایا بھی نہیں کرتا۔"

ماہکان اس شور سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی حیدر نے اس کو اپنے بازو کے حلقے میں لیا۔

"اجازت دیجیے نانی جان میں آج آپ سے ماں کی طرف سے ملنے آیا تھا۔ اب آپ سے مل لیا۔ مجھے اجازت دیں آپ کی نواسی کو بہت زیادہ خوش رکھوں گا میں۔"

"جاؤ حیدر جہاں جاؤ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور میری نواسی کا بہت زیادہ خیال رکھنا میری بیٹی کی آخری نشانی تھی یہ میرے پاس۔"

نانی جان فوراً سے آگے آئیں اور ماہکان سے ملیں۔

"اب جلدی سے جاؤ اس کو لے کر یہاں سے حیدر میں نہیں چاہتی کہ تمہارے راستے میں کوئی رکاوٹ آئے۔"

حیدر نے ماہکان کو لیا اور اس گھر سے نکل گیا۔ ابھی گھر میں صرف عورتیں ہی تھیں جس کی وجہ سے کوئی حیدر کو روک نہ پایا۔ کارڈز تھے مگر ان میں سے کوئی بھی حیدر کے کارڈز کے سامنے نہ آیا۔ حیدر نے ماہکان کو گاڑی میں بٹھایا اپنے ساتھ اور سب سے پہلے ایک دوست کے ہاں لے گیا جہاں نکاح ہوا۔ حیدر کا دوست بھی حیران تھا کہ حیدر نے اتنی چھوٹی بچی سے کیوں شادی کر لی ہے مگر حیدر اس وقت اپنے دوست کو کچھ پتہ نہیں سکتا تھا۔ حیدر جب اپنے گھر جاتا تو وہاں پر جو اسے فیس کرنا پڑتا وہ ایک الگ کہانی تھی۔ حیدر جب جرگے کے اندر آیا تو یہاں پر کچھ

## Posted on Kitab Nagri

بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ ماہکان کی شادی ماہکان کے نانا ایک ایسے شخص سے طے کر رہے تھے جو پہلے سے شادی شدہ تھا۔

"اسلام علیکم نانا جان کیسے ہیں آپ مجھے پہچانا میں حیدر شمر و زخان آپ کا نواسہ۔"

محفل میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ حیدر کی طرف متوجہ ہو گئے جب کہ حیدر کے نانا جان پریشان ہو گئے کہ آج سالوں بعد حیدر یہاں پر کیوں آ گیا ہے۔

"و علیکم السلام آج تم کیسے یہاں۔"

"بس اپنی کوئی خاص چیز یہاں سے لینے کے لئے آیا تھا۔"

"ایسا کیا ہے یہاں حیدر شمر و زخان جو تم لے کر جاؤ گے۔ تمہاری ماں سے ہم تعلق بہت سالوں پہلے توڑ چکے ہیں، جب ہم نے تمہارے باپ سے اس کی شادی کی تھی۔"

"نانا جان میری ماں کوئی بھاگ کر نہیں گئی تھی بلکہ آپ نے ہی میری ماں کی شادی پیسوں کیلئے میرے باپ سے کر دی تھی۔ خیر میں اب اس سب بحث میں نہیں پڑنا چاہتا میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ جس بچی کی زندگی کا فیصلہ کر رہے ہیں وہ اب میری بیوی ہے۔"

نانا جان سمیت اس محفل میں بیٹھے ہوئے سب آدمی کھڑے ہو گئے۔

"کیا بکواس کی ہے تم نے۔"



## Posted on Kitab Nagri

”میں نے کوئی انوکھی بات نہیں کی۔ ماہکان اب حیدر شمر و زخان ہے اور بقول آپ کے ماہکان کی شادی کرنا ضروری تھی تو میں نے اس سے شادی کر لی۔ میرا خیال ہے ماہکان اور میں دونوں خالہ کے بچے ہیں اور ماہکان سے سب سے پہلے شادی کا حق میرا تھا۔“

”یہ کیا ہے سائمن صاحب آپ نے یہاں ہماری بے عزتی کرنے کے لیے ہمیں بلوایا تھا۔“

جو لوگ ماہکان کا رشتہ لے کر آئے تھے وہ لوگ غصے میں بولے۔

”ارے نہیں آپ لوگ بیٹھ جائیں یہ تو ایسے ہی کر رہا ہے۔ بہت سالوں بعد آیا ہے نہ ہمارے گھر میں۔ اس نے اپنے باپ کا بدلہ لیا ہے ہم سے۔“

”میں اتنا کم ظرف نہیں کہ پرانی باتوں کو یاد رکھوں اور ان کے لیے آپ سے بدلہ لوں۔ میں صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ ماہکان اب میری بیوی ہے۔ اس کی زندگی کا ہر فیصلہ میرا ہے۔ نانی جان اسے رخصت کر چکی ہیں میرے ساتھ۔“

Kitab Nagri

”ایسا نہیں ہو سکتا ماہکان کی زندگی کے فیصلوں کے ذمہ دار ہم ہیں۔“

”آپ غلط ہیں نانا جان ماہکان کی زندگی کا کوئی فیصلہ آپ نہیں لے سکتے۔ اب ماہکان میری بیوی ہے اور امید ہے آپ حیدر شمر و زخان سے ٹکر لینے کا نہیں سوچیں گے۔ یہ رہا میرا اور ماہکان کا نکاح نامہ۔“

”ماہکان کا باپ اسے چھوڑ چکا ہے حیدر وہ تمہیں کوئی دولت جائیداد نہیں دے سکتی۔“

## Posted on Kitab Nagri

"بے فکر رہیں مجھے دولت جائیداد کی ضرورت بھی نہیں۔ میں شمر و زخان کا بیٹا ہوں جس کی ماں کو رخصت کروانے کے لیے اس کے باپ نے اپنی آدھی جائیداد دے دی تھی اور آج اس سے گئی گنا زیادہ امیر ہے۔"

"ہم تمہیں اس سب کے لیے معاف نہیں کریں گے حیدر۔"

"مجھے آپ کی معافی کی ضرورت بھی نہیں۔ چلتا ہوں میں۔"

سائمن خان کہاں مقابلہ کر سکتے تھے حیدر کا۔ حیدر جب گاڑی میں آیا تو ماہکان سو رہی تھی۔ حیدر کو پل بھر کے لیے اپنی زندگی میں ہونے والی تبدیلی کے بارے میں کچھ سمجھ نہیں آیا۔ حیدر کی عمر ابھی 22 برس تھی۔ پڑھائی سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنے بھائی کے ساتھ آفس جوائن کیا تھا۔ شادی کا ارادہ تو اس کا دور دور تک نہیں تھا اور وہ بھی اتنی چھوٹی بچی سے تو بالکل بھی نہیں۔ مگر کہتے ہیں نہ جہاں قسمت کے فیصلے ہوں وہاں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ حیدر نے ڈرائیور کو کہا کہ گاڑی کا رخ کرے ایبٹ آباد کی طرف۔ حیدر اور اس کا خاندان ایبٹ آباد میں مقیم تھا۔ حیدر کے والد کی وفات بہت سال پہلے ہو چکی تھی۔ حیدر کا ایک بڑا بھائی تھا جس کے بچے حیدر سے چند برس چھوٹے تھے۔ حیدر کی والدہ اپنے شوہر شمر و ز سے بے انتہا محبت کرتی تھیں جنہوں نے دائمہ یعنی حیدر کی والدہ کو اس گھر سے نکالا تھا۔ شمر و ز نے اپنی بیوی کو حاصل کرنے کے لئے سائمن خان کو بہت بھاری قیمت ادا کی تھی۔

جب جرگے میں فیصلہ کیا گیا کہ سائمن خان کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہیں شمر و ز تو جرگے والوں نے یہ فیصلہ دیا کہ شمر و ز باہر کی برادری کے ہیں تو انہیں اپنی آدھی جائیداد بدلے میں سائمن کو دینی ہوگی۔ دائمہ کے نام بہت کچھ تھا۔ سائمن نے جرگے کا کہا مانا اور اپنی آدھی جائیداد سائمن خان کو دے دی۔ شمر و ز اتنے محنتی تھے کہ اس سب سے

## Posted on Kitab Nagri

ڈبل کما یا اور آج یہ امیر کبیر انسان تھے۔ ماہکان کو بخار تھاراستے میں بار بار ماہکان اٹھتی اور نانی کو بلاتی۔ حیدر نہیں جانتا تھا کہ نانا جان نے اس کی نانی کے ساتھ کیا کیا ہوگا۔ حیدر کو یقین تھا کہ اس کی نانی اتنی مضبوط ہیں کہ وہ نانا جان کا مقابلہ کر لیں گی۔ حیدر نے ایک نظر اپنی چھوٹی سی بیوی کو دیکھا جو اس کے کندھے سے لگا کر سو رہی تھی اور نیند میں بھی سسکیاں بھرتی۔ ابھی تو حیدر نے گھر جا کر لالہ کو جواب دینا تھا۔ حیدر کے بھائی بہت زیادہ پیار کرتے تھے حیدر سے اور وہ ہر فیصلہ حیدر کا خود کرتے تھے مگر آج حیدر نے اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ان کے بغیر ہی کر لیا۔ حیدر کو یقین تھا کہ سارے گھر والے اس کا ساتھ ضرور دیں گے۔

حیدر جیسے ہی خان منشن پہنچا اس کے لیے منشن کے دروازے کھولے گئے۔ حیدر نے ماہکان کو جگایا جو بہت گہری نیند سو گئی تھی۔

"مانواٹھ جائیں"

"ماہکان یہ انجان جگہ دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ پھر آہستہ آہستہ حیدر کے ساتھ اندر آنے لگی۔ حیدر نے اس کا ہاتھ تھاما۔ ماہکان کے سر پر اب بھی اس کی نانی کی دی ہوئی کالے رنگ کی چادر تھی۔ حیدر ماہکان کا ہاتھ تھام کر لاؤنج میں لے کر آیا جو بہت بڑا تھا۔ یہ مینشن بے انتہا خوبصورت تھا۔ یہاں گولڈن رنگ کے پردے ہر جگہ تھے اور خوبصورت گولڈن رنگ کی روشنی تھی۔ فانوس جو لاؤنج کے درمیان میں تھا وہ بہت خوبصورت تھا۔ ماہکان ہر ایک چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ حیدر نے ماہکان کا ہاتھ تھاما اور اسے صوفے پر بٹھایا۔ پاس کھڑے ملازم کو کہا کہ اندر جائے اور سب کو خبر کرے کہ باہر آئیں۔ تھوڑی دیر بعد گھر کے تمام لوگ لاؤنج میں جمع ہو گئے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

ان سب لوگوں میں سب سے پہلے حیدر کی والدہ شامل تھی۔ اس کے بعد حیدر کے بڑے بھائی نمر وز خان، پھر شازیہ بھابھی۔ سیف اور زید نمر وز خان کے دو بیٹے تھے۔ سیف اس وقت سترہ برس کا تھا جبکہ زید پندرہ برس کا۔ حیدر کے ساتھ ایک بچی کو دیکھ کر سب ہی حیران ہو گئے۔

"یہ کون ہے حیدر۔"

دائیمہ کی آواز پر حیدر نے دائیمہ کا ہاتھ تھاما اور بات شروع کی۔

"ماں یہ رائیمہ خالہ کی بیٹی ہے۔ رائیمہ خالہ کا انتقال ہوئے دو ماہ ہو گئے۔ اسکے والد رائیمہ خالہ سے الگ ہو گئے۔ یہ نانا جان کے پاس تھی جو اس کا نکاح کسی بڑی عمر کے آدمی سے پیسوں کے حوض کر رہے تھے۔"

دائیمہ نے بہن کی موت کا سننا تو رونا شروع کر دیا۔

"کیسے ہوا یہ سب حیدر مجھے کسی نے کچھ نہیں بتایا۔ میری بچی رائیمہ۔ حیدر میری بہن کی نشانی ٹھیک تو ہے نہ۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیدر نے ماں کا ہاتھ تھاما اور اس پر پیار دیا۔

"یہ بالکل ٹھیک ہے اور آپ کے بیٹے کی بیوی ہے اب۔"

"کیا کہہ رہے ہو تم حیدر۔ اتنا بڑا فیصلہ تم اکیلے کیسے لے سکتے ہو۔ یہ تو ایک چھوٹی سی بچی ہے۔"

لالہ تھوڑے غصے میں حیدر سے بولنے۔

## Posted on Kitab Nagri

"سوری لالہ میں آپ کو کچھ پتا نہیں پایا۔ دراصل نانی جان نے مجھے اس کی ذمہ داری سونپ دی تھی اور اس گھر سے ماہکان کو میں بغیر نکاح کے نہیں لاسکتا تھا۔ اس لیے میں نے اس سے نکاح کر لیا۔"

"بیٹا یہ تو ابھی بارہ برس کی ہے مجھے آج بھی یاد ہے جب یہ پیدا ہوئی تھی میری بہن کتنی خوش تھی۔"

"حیدر تم نے اب اگر نکاح کر ہی لیا ہے تو اس کو ساتھ مت رکھو۔ یہ چھوٹی ہے ہم اس کی پرورش کا ذمہ خود اٹھا لیں گے۔"

نمروز خان نے ماہکان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ انہیں اس بات سے مسئلہ نہیں تھا کہ حیدر ماہکان کو کیوں لایا بلکہ انہیں اس بات سے مسئلہ تھا کہ ماہکان ابھی بچی ہے۔

"نہیں لالہ یہ جس زندگی کے مراحل سے گزر رہی ہے میرا اس کے ساتھ ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ بے فکر رہیں میں اس کا محافظ بن کر رہوں گا۔ ماہکان کو یہ احساس ہونا بہت ضروری ہے کہ اس کے لیے بھی کوئی ہے کیونکہ نانا جان کے گھر میں اس پر سب نے بہت ظلم کیے ہیں اور یہ اس وقت ہم سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔ لالہ آپ ویسے کا انتظام کر دیں میں چاہتا ہوں سب کو میری شادی کا علم ہو جائے۔"

"حیدر ماہکان کو تو ہم دلہن نہیں بنائیں گے یہ تو بے بی بچہ ہے۔ میں شروع سے ہی ایسی شادیوں کے خلاف ہوں اب تم نے ماہکان سے شادی کہ ہے تو میں کیسے مان لوں۔"

شازیہ بھابھی جو ایک سوشل ورکر تھی وہ ماہکان کی عمر کو لے کر بہت زیادہ سنجیدہ تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

"بھابھی یہ شادی عام شادیوں جیسی نہیں۔ سمجھ لیں میں نے ایک کاغذ پر دستخط کیئے ہیں کہ میں جب تک ماہکان بڑی نہیں ہو جاتی تب تک اس کی حفاظت کروں گا۔ جب یہ بڑی ہو جائے گی تو ہم پھر سے دوبارہ شادی کریں گے۔ ابھی اس کے لیئے یہ ضروری ہے کہ معاشرے میں میرے نام سے پہچانی جائے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے حیدر مگر تمہارا کیا ہوگا۔ کیا تم ماہکان کے ساتھ وفادار رہو گے۔"

"لالہ آپ شمر و خان کے بیٹے ہوتے ہوئے ایسی باتیں سوچ رہے ہیں۔ ہمارے بابا نے ہمیں ہمیشہ وفا کرنا سیکھائی ہے اور وفا میرے نزدیک بہت اہم ہے۔ آپ بے فکر رہیں ماہکان ہی میری بیوی ہے اور زندگی کے ساتھی۔ میں ایک شادی پر یقین رکھنے والا بندہ ہوں اور مجھے امید ہے کہ ماہکان بھی مستقبل میں مجھے وہ اہمیت دے گی جو ایک بیوی اپنے شوہر کو دیتی ہے۔"

ماہکان اس سب کے دوران خاموش تماشائی بنی بیٹھی رہی۔ دائمہ ماہکان کے پاس آئی اور اس کا ماتھا چوما۔ ماہکان کو لگا جیسے اس کی والدہ واپس آگئی ہوں کیونکہ دونوں بہنوں کے چہرے آپس میں بہت ملتے تھے۔

"میری بچی میں تمہاری خالہ ہوں۔ یہ سب مجھے ماں ہی کہتے ہیں تم بھی مجھے ماں ہی کہنا۔ میری بہن کی نشانی ہو تم میرے پاس۔"

ماہکان گھبرا گئی تھی۔

"ماں یہ ابھی نئے لوگوں میں گھلنے ملنے میں وقت لگائے گی۔ آپ ایسا کریں آپ اندر جائیں اور میرے کمرے میں کھانا لگانے کا کہیں۔ میں ماہکان کو لے کر جا رہا ہوں اسے بخار ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

نمر و زلالہ کو سب عجیب لگ رہا تھا مگر یہ وقت کی ضرورت تھی اور اس سب کو قبول کرنا ان کی مجبوری۔ ورنہ کتنے ارمان تھے کہ یہ حیدر کی شادی بہت دھوم دھام سے کریں گے۔ آخر کو حیدر کو پالا تھا نمر و زلالہ نے بابا کے بعد۔ ماہکان کا ہاتھ تھام کر حیدر اسے کمرے میں لایا۔ یہ گرین اینڈ وائٹ تھیم کا ایک کمرہ تھا جہاں دنیا جہاں کی ہر چیز تھی۔ حیدر نے ایک کمرے کو کلاس ڈور سے اپنے کمرے کے ساتھ منسلک کروایا تھا۔ کلاس ڈور سے پار جو کمرہ تھا وہاں دیکھنے کے لیے ٹی وی تھا۔ ساتھ میں ہی کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ بھی ٹیبل پر موجود تھا۔ صوفے پڑے ہوئے تھے اور یہ لیونگ روم لگ رہا تھا۔ گلاس ڈور سے پار حیدر کا بیڈ روم تھا۔ جہاں صوفہ سیٹ کے سامنے بیڈ تھا۔ بیڈ کافی بڑا تھا۔ ڈریسنگ روم کے اندر ہی آئینہ اور وارڈروپ تھی۔

حیدر نے ماہکان کے اوپر سے یہ بڑی سی چادر اتاری۔

"بھائی مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔"

حیدر ماہکان کے بھائی بولنے پر ہنسا پھر گھٹنوں کے بل ماہکان کے سامنے بیٹھا۔

"ماہکان میں آپ کا بھائی نہیں ہوں میں آپ کا شوہر ہوں۔"

"مگر ماما کہتی تھی کہ بڑے لوگوں کو نام سے نہیں پکارتے۔"

"آپ مجھے خان کہہ لیا کرو ٹھیک ہے۔ جلدی سے واش روم میں جائو اور چینیج کر کے آؤ۔ بھابھی نے زید کے

کپڑے اندر رکھے ہیں وہ پہن لینا پھر ہم کھانا کھائیں گے۔"

ماہکان حیدر کی بات سنتے بغیر ہی رونے لگ گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا مانو بلی کو۔"

حیدر فوراً سے اوپر بیٹھا اور ماہکان کھ آنسو صاف کیئے۔

"مجھے نانو کے پاس جانا ہے۔ ماما بھی چلی گئی اور بابا بھی۔"

حیدر نے ماہکان کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھ اس کو ساتھ لگایا۔

"حیدر تو ہے نہ پتا ہے میں آپ کا دوست بنوں گا اچھا والا۔ آپ کی ماما نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ میری بیٹی کا بہت سارا خیال رکھنا۔"

"ماما سے بات ہوئی آپ کی۔"

"جی بلکل اور وہ آپ کو یوں روتا ہوا دیکھ کر بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی۔ اچھے بچے تو روتے نہیں ہیں نہ گندے بچے روتے ہیں۔ چلیں اٹھیں جائیں اور جا کر منہ دھوئیں بلکہ میں خود ہی آتا ہوں ساتھ۔"

www.kitabnagri.com

حیدر نے ماہکان کو واش روم بھیجا پھر خود ہی تھوڑی دیر بعد اندر آیا۔ زید کے کپڑے ماہکان کے لیے بڑے تھے۔ حیدر نے نیچے جھک کر ٹراوز کو فولڈ کیا۔ پھر شرٹ کی بازو کو سہی گیا۔ ماہکان کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ حیدر نے اس کے شولڈر کٹ بالوں میں کنگھی کی۔ ابھی اس کے بال باندھنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ حیدر ماہکان کو واش بیسن تک لایا۔ اس کا منہ دھلوا یا۔ ماہکان اس سب میں خاموش تھی۔ حیدر ماہکان کو باہر لایا تو

## Posted on Kitab Nagri

بھابھی کھانا رکھ کر جا چکی تھی۔ حیدر بے ماہکان کو سامنے بٹھایا اور کھانا پلیٹ میں نکالا۔ چاول اور گوشت سے بھرا  
چمچہ حیدر نے ماہکان کے منہ کے آگے کیا۔

"مجھے یہ نہیں پسند خان۔"

"کوئی بات نہیں آج یہ کھالو کل ہم آپ کی پسند کا کھانا لائیں گے۔ مانو ٹھیک ہے۔" حیدر نے ماہکان کو کھانا کھلانا  
شروع کیا۔ حیدر کو یہ سب کرتے ہوئے عجیب لگ رہا تھا مگر اب ماہکان اس کی ذمہ داری تھی۔ حیدر جانتا تھا کہ  
نانی نے ماہکان کا ہاتھ حیدر کے ہاتھ میں دیا ہے تو ماہکان حیدر پر ہی یقین کرے گی ابھی۔ تھوڑی دیر بعد ماہکان  
نے کھانا ختم کیا تو حیدر نے اسے بیڈ پر لٹایا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔ جب یہ واپس آیا تو اسے رونے کی آواز آرہی  
تھی۔ حیدر نے دیکھا ماہکان کہیں نہیں تھی۔

"مانو۔۔۔۔۔ مانو کہاں ہو آپ۔" حیدر نے ماہکان کی تلاش میں ارد گرد دیکھا جو اسے صوفے پر چھپ کر روتے  
ہوئے نظر آئی۔  
www.kitabnagri.com

"میری مانو آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ میرا ٹیڈی بھی نانو کے پاس رہ گیا۔"

"میں ہوں نہ مانو کمرے میں تو ڈرنے کی کیا بات ہے۔ چلو آ جاؤ اچھے بچے کی طرح سونا ہے تاکہ ہم صبح جلدی اٹھ  
سکیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

حیدر نے ماہکان کو بیڈ پر لٹایا پھر خود بھی ساتھ ہی لیٹا۔

"میرا بیڈی نہیں ہے میں اسے ہک کر کے سوتی تھی۔"

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم کل آپ کا بیڈی لے آئیں گے۔ آپ ابھی میرے پاس آجائو مجھے ہک کر لو۔"

ماہکان کو اپنے کندھے کے ساتھ لگا کر حیدر نے لائٹ آف کی۔ ماہکان تھوڑی سی دیر بعد روتی اور حیدر اسے پھر چپ کر دیتا۔ حیدر نے یہ ساری رات جاگ کر گزاری تھی۔ صبح فجر کی نماز پڑھ کر یہ ماہکان کے پاس آیا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے دوبارہ جاگ گئی تھی۔

"نجانے مستقبل کیا لائے گا مگر مجھے امید ہے کہ ماہکان کی ذمہ داری مجھے دی گئی ہے تو کوئی وجہ ہے اس کی۔"

حیدر بھی کچھ دیر کے لیے سونے لیٹ گیا

ارش ابھی ابھی باہر سے آیا تھا۔ صبح ایسی ہی سہانی ہوتی تھی یہاں مری میں۔ یہ مری میں موجود اپنے بابا کے ساتھ ایک کاٹچ میں رہ رہا تھا کچھ عرصے کے لیے۔ آج کل بابا بہت ڈسٹرب تھے۔ ارش وجہ جانتا تھا۔ بابا اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتے تھے مگر بیوی سے علیحدگی کے بعد ہمہ اپنی بیٹی سے ملنے نہیں گئے۔ انہیں یقین تھا کہ ان کی بیوی ماہکان کی بہت اچھی تربیت کر رہی ہے۔ ہر مہینے یہ ایک بڑی رقم ماہکان کے لیے بھیج دیتے۔ ارش کو آج تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ بابا اور چچی میں علیحدگی کیوں ہوئی۔ چچی نے تو طلاق بھی نہیں لی۔ ان دونوں کو الگ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ ارش کے خیال میں ماہکان پر اس سب کا بہت برا اثر پڑتا۔ یہ اپنی تعلیم ابھی انگلینڈ سے پوری کر



## Posted on Kitab Nagri

کے آیا تھا۔ یہاں پاکستان میں آکر اس نے اپنے بابا کا بزنس دیکھنا تھا۔ ماں بابا کی وفات کے بعد یہ چچا کے ساتھ رہا اور چچی بھی تھی ساتھ۔ پھر ماہکان جب پانچ برس کی تھی یہ باہر چلا گیا۔ اب جب ارش پاکستان آیا تو سب بدل چکا تھا ہر چیز۔ نہ چچی تھی چچا کے ساتھ نہ ماہکان۔ چچا بہت ڈسٹرب تھے۔ ارش نے بہت بار کہا کہ جائیں اور ماہکان سے مل لیں تو چچا نے بتایا کہ جب تک ماہکان اٹھارہ کی نہیں ہو جاتی یہ اس سے نہیں ملیں گے۔"

ارش ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا چچا کا انتظار کر رہا تھا۔ ملازم آیا اور اس نے بتایا۔

"سر بڑے صاحب تو صبح ہی کہیں باہر چلے گئے ہیں۔"

"بتا کر گئے کہاں گئے ہیں۔"

"نوسر وہ اکثر ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ آرام سے ناشتہ کر لیں۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے بتا دیجیئے گا۔"

ابھی تک نہ ارش کو پتا تھا کہ چچی وفات پا گئے ہیں نہ ہی ان کے شوہر کو۔ ارش کے چچا کو یہ نہیں معلوم تھا کہ ان کی بیٹی کو زندگی میں کتنے مسئلے کا سامنا ہے۔ اس معصوم کو ماں باپ کے درمیان علیحدگی کی وجہ بھی نہیں پتا تھی۔

ارش ناشتہ کرنے کے بعد آفس کے لیے نکل رہا تھا۔ ارش خان کو اس علاقے میں سب لوگ جاتے تھے۔ ارش

خان جس سوسائٹی سے تعلق رکھتا تھا وہاں کی ہر چیز اس نے اپنا رکھی تھی۔ پارٹیوں میں جانا شراب پینا اپنے

دوستوں کے ساتھ۔ بس لڑکیوں کے قریب یہ کبھی نہ گیا ورنہ اس میں ہر برائی موجود تھی۔ گھر سے دور آزاد

ماحول میں رہنے کی وجہ سے اس کی تربیت پر خاصا دھیان نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے یہ بہت زیادہ بگڑ چکا

تھا۔ یہاں گھر واپس آکر بھی اس نے اپنی پرانی عادتیں نہیں چھوڑی تھی۔ چچا اپنے غم میں مصروف تھے اور یہ

## Posted on Kitab Nagri

برنس میں۔ اس کی زندگی میں رنگ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ بس زندگی ایک ہی سمت بھاگ رہی تھی۔ ارش مغرور مشہور تھا۔ اس کے پیچھے بہت سی لڑکیاں نہیں۔ سب برائیں ہونے کے باوجود اس نے یہ برائی نہ اپنائی۔ ارش کو ایک ایسی لڑکی کا انتظار تھا جس دیکھتے ہی اس کو احساس ہو کہ یہ اس کے لیے بنی ہے۔ ارش کو نفرت ہوتی اپنی کلاس کی لڑکیوں سے جو شادی شدہ ہونے کے باوجود آج ایک کے ساتھ توکل دوسرے کے ساتھ۔ اسے ایک ایسے رشتے کی چاہ تھی جس میں صرف محبت ہو نہ کہ اس کا اختتام چچا کی محبت والی شادی جیسا ہو۔

حیدر اور ماہکان کی دوستی ہو گئی مگر ماہکان اب بھی سب گھر والوں سے بات نہیں کرتی تھی۔ ماہکان سارا دن کمرے میں بیٹھی رہتی تھی۔ ماہکان ایک بہت سنجیدہ بچی تھی۔ ماہکان اور حیدر کا ولیمہ تھا۔ شازیہ بھابھی ماہکان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک خوبصورت فراک انہوں نے ماہکان کے پاس رکھا ہوا تھا۔

"ماہی بیٹا کپڑے پہن لو ابھی ہم باہر جائیں گے۔"

www.kitabnagri.com

"خان کہاں ہیں مجھے خان کے پاس جانا ہے۔"

"حیدر باہر ہے اور وہ ابھی آجائے گا۔ بیٹا آپ یہ فراک پہنو۔"

"نہیں مجھے خان کے پاس جانا ہے۔"

شازیہ بھابھی پریشان ہو گئی کیونکہ ماہکان نے رونا شروع کر دیا۔ شازیہ بھابھی نے ماہکان کو اٹھا کر ساتھ بٹھایا۔

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھو بیٹا جیسے حیدر آپ سے محبت کرتا ہے نہ ویسے ہی ہم سب بھی آپ سے محبت کرتے ہیں۔"

ماہکان نے روئی روئی نیلی آنکھیں اوپر اٹھائی۔

"آپ مجھے ماریں گی تو نہیں نہ۔"

شازیہ بھابھی نے ماہکان کے گال پر پیار دیا۔

"بلکل بھی نہیں میں اپنی بچی کو کیوں ماروں گی۔ چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ پھر ہم بہت سے لوگوں سے ملیں گے۔ حیدر ساتھ ہو گا اس لیے ماہی نے ڈرنا نہیں ہے۔"

ماہکان سر ہلا کر فراک اٹھا کر چلی گئی۔ یہ پنک رنگ کا باری فراک تھا۔ یہ جب باہر آئی تو بھابھی نے ہی اس کے بال بنائے۔ ولیمے پر حیدر نے کچھ خاص دوستوں کو بلایا تھا اور ولیمے کا کھانا یتیم خانے بھجوا دیا۔ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ حیدر خان کی شادی ہو گئی ہے۔ ماہکان کو بھابھی باہر لے کر آئی۔ گلے میں چھوٹا سا ڈوپٹہ ڈالے بالوں کی پونی کیئے ماہکان باری لگ رہی تھی۔ حیدر کے سب دوست اتنی چھوٹی سی بچی کو دیکھ کر حیران ہو گئے مگر حیدر نے ان میں سے کچھ کو شادی کی وجہ بتادی تھی۔ ماہکان کو اپنے ساتھ بٹھا کر حیدر نے کھانا کھلایا۔ یہ سب لوگ قریبی تھے جس کی وجہ سے کسی نے بھی سوال نہ کیا۔ سہیل جو حیدر کا بیسٹ فرینڈ تھا وہ ماہکان سے ملا تھا۔ پھر ماہکان کمرے میں آگئی۔ ملازمہ اسے دوبارہ بلانے آئی۔ نمرóz خان نے ماہکان کو بلایا تھا۔ آج ماہکان نے سب کے ساتھ بیٹھنا تھا۔ ماہکان خاموشی سے آکر حیدر کے ساتھ بیٹھ گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ماہی بیٹا آپ کو ہم سب سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں حیدر کا بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کا کزن بھی ہوں اور بڑا بھائی۔ سیف آج سے آپ کا بڑا بھائی ہے اور یہ زید بھی۔"

ماہکان حیدر کے ساتھ چپک کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے ان سب لوگوں سے ڈر لگ رہا تھا۔ دائمہ نے ماہکان کو حیدر سے الگ کیا۔

"میرا بچہ ہم سے کیوں ڈرتا ہے۔ ہم تو اس کے اپنے ہیں نہ۔ میرا بچہ پتا ہے تمہاری ماما مجھ سے بہت چھوٹی تھی وہ بالکل تمہاری طرح تھی اب وہ نہیں ہیں نہ تو تم مجھے ماں کہو۔"

دائمہ نے حیدر کو آنکھوں سے اشارہ کیا کہ وہ ماہکان کو سب کے بارے میں سمجھائے۔

"مانو جب میں گھر پر نہیں ہوں گانہ تو یہ سب لوگ آپ کی حفاظت کریں گے۔ یہ سب لوگ اب آپ کے اپنے ہیں جیسے میرے۔ زید آپ کے ساتھ سکول جایا کرے گا۔ سیف آپ کے ساتھ باہر کہیں بھی کہو گی جائے گا یہ آپ کے بھتیجے بھی ہیں اور بھائی کی طرح بھی۔ میرے لالہ نے مجھے باپ بن کر پالا ہے اس طرح وہ آپ کے بھی بابا کی طرح ہیں۔ اب ڈرو گی تو نہیں نہ ان سے۔"

حیدر نے ماہکان کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیلے میں بھر کر اس سے پوچھا۔ ماہکان نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ ہوئی نہ بات۔"

حیدر نے پیار سے ماہکان کا گال سہلایا۔

"لالہ میں نے زید کے سکول میں ماہکان کا ایڈمیشن کروا دیا ہے۔ یہ ساتویں میں پڑھتی تھی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے حیدر کوئی مسئلہ نہیں ہے تم پریشان مت ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ڈرائیور ماہکان کو زید کے ساتھ ہی چھوڑ آیا کرے۔"

"لالہ صبح میں خود ماہکان کو چھوڑ آؤں گا واپسی پر ماہکان اور زید آجایا کریں۔"

"ٹھیک ہے حیدر۔ تم ماہکان کے ٹیچر زاور پر نسیل سے بھی بات کر لو ہر چیز کے بارے میں۔"

آپ پریشان مت ہوں لالہ میں نے بات کر لی ہے۔"

"ماہی پتا ہے بہت مزہ آتا ہے سکول میں۔ میں نہ تمہیں سارا سکول گھمائوں گا۔ کوئی تنگ کرے تو اسے بتانا کہ میرا بھائی سکول کا سینئر ہے۔"

"بس کر دو لوگ تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں زید۔"

"ماما اب ایسا بھی نہیں ہے آپ کا بیٹا بہت ہونہار ہے۔"

"وہ تو تمہارا رزلٹ دیکھ کر ہی پتا چلے گا۔"

www.kitabnagri.com

وقت گزر جاتا ہے اور زخم وقت کے ساتھ ساتھ مند مل ہو جاتے ہیں۔ ماہکان اب حیدر کے ساتھ اس قدر اٹیچ ہو چکی تھی کہ سب کہتے تھے یہ حیدر سے ایک منٹ بھی دور نہیں رہ سکتی۔ اس گھر کے لڑکوں نے اسے آدھا لڑکا بنادیا تھا خصوصاً زید ماہکان کا بہترین دوست تھا۔ سکول میں بھی زید ماہکان کا بہت خیال رکھتا۔ زید اب کالج میں



## Posted on Kitab Nagri

تھا۔ مگر ماہکان اور زید کے کالج اور سکول ساتھ ساتھ تھے۔ اس لیے زید دن میں گئی چکر لگاتا ماہکان کے پاس جو اس وقت نویں جماعت میں پڑھتی تھی۔ زید نے اسے شرارتی بنایا تھا کہ اب اکثر حیدر کو اس کی شکایت ملتی ہے اس نے سکول میں کیا کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ شاز یہ بھابھی نے ماہکان کو بالکل ایک بڑی بہن کی طرح پیار دیا۔ اپنے بچوں اور اس میں کبھی فرق نہیں کیا تھا بھابھی نے اور نمر و زلالہ وہ تو ماہکان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ماہکان اور سیف اس وقت باہر لان میں کھیل رہے تھے۔ یہ دونوں بیڈ منٹن بہت زیادہ کھیلتے تھے۔ زید کو بیڈ منٹن اتنی اچھے سے نہیں آتی تھی۔ ماہکان اس وقت اپنی ہی دنیا میں مگن تھی جب حیدر لان میں آیا۔ کالے رنگ کی شلوار قمیض پر کالا ڈوپٹا گلے میں ڈالے ماہکان سیف کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ اپنے بالوں کو آج اس نے چوٹیا کی صورت میں باندھا ہوا تھا۔ ماہکان کی نیلی آنکھیں کالے رنگ کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ ماہکان نے دور کھڑے حیدر کو دیکھا پھر چیخ کر کہا۔

"خان-----"

ماہکان بھاگ کر آئی اور حیدر کے سینے سے لگ گئی۔ یہ ماہکان کے لیے ایک عام سی بات تھی اور اس گھر کے مکین بھی ماہکان کو ایسے ہی دیکھ کر خوش ہوتے۔

www.kitabnagri.com

"آپ کب آئے میں شام سے آپ کو ویٹ کر رہی ہوں۔"

حیدر سے الگ ہو کر ماہکان نے شکوہ کیا۔ سیف اندر چلا گیا تھا۔ حیدر نے پہلے ماہکان کی پیشانی پر بوسہ دیا پھر دھیمے انداز میں کہا۔

"میری میٹنگ تھی نہ اس لیے۔ میں آگیا ہوں اب کیا بات تھی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں میں نے آپ کے ساتھ مووی دیکھنی تھی۔ ہم رات کو دیکھ لیں گے۔"

ماہکان کے نویں جماعت کے سالانہ امتحان آج کل ختم ہوئے تھے۔ اس کے بعد ماہکان کو موقع مل گیا کھل کے شرارتیں کرنے کا۔ ماہکان اور حیدر دونوں اندر آئے تو سنا یہ بھابھی کھانا لگا رہی تھی۔

"حیدر جلدی سے چیخ کر کے آؤ کھانا لگ گیا ہے۔"

حیدر اور ماہکان روم میں گئے۔ روم میں ماہکان کے ٹیڈی بیئر بیڈ پر پڑے ہوئے تھے۔ ماہکان نے لیپ ٹاپ کھول کر بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔ حیدر نے کمرے کا حال دیکھا۔ کمرے میں ہر جگہ ماہکان نے گند پھیلا رکھا تھا۔ ماہکان کی کانچ کی چوڑیاں ڈریسنگ روم میں شیشے پر پڑی تھی۔

"مانو چوڑیاں کیوں اتار دی۔"

"نگ کر رہی تھی آپ پہنا دیں نہ۔"

ماہکان نے اپنے ہاتھ آگے کیئے۔ حیدر کو عادت تھی روزانہ صبح ماہکان کو چوڑیاں پہناوہ بھی کانچ کی۔ حیدر کو اچھا لگتا تھا جب ماہکان کی چوڑیوں کی آواز آتی۔ حیدر نے کالے رنگ کی چوڑیاں ماہکان کے ہاتھ میں پہنائی۔ ایک چوڑی ٹوٹی تو ماہکان نے فوراً سے حیدر کو ٹوکا۔

"خان ماں کہتی ہیں چوڑیاں نہیں ٹوٹنی چاہیں یہ اچھا نہیں ہوتا۔"

"ایسا کیوں کہتی ہیں ماں کچھ پتا ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں خان۔"

"اچھا چلو چھوڑو یہ باتیں۔ میں چیخ کر کے آ رہا ہوں تم کھانے کی ٹیبل پر جائو۔"

اگلے دن ماہکان اور زید نے بہت شور کیا تو حیدر سب کو گھومنے لے گیا۔ حیدر نے ماہکان اور زید کو بتا دیا تھا کہ یہ لوگ جاتو رہے ہیں مگر کوئی شرارت نہ کریں۔ سب سے پہلے جب یہ لوگ پارک میں گئے تو زید نے اونچے جھولوں کے ٹکٹ لیے۔ "میں ان پر نہیں جا رہا۔"

سیف جھولے کی اونچائی دیکھ کر بولا۔

"سیف لالہ ڈر گئے ہیں آپ۔"

ماہکان نے سیف کو چڑایا۔

"جی نہیں میں ڈرنے والوں میں سے نہیں۔"

سیف ٹکٹ پکڑ کر زید کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ ماہکان نے حیدر کی بازو پکڑی۔

www.kitabnagri.com

"آپ تو میرے ساتھ چل رہے ہیں نہ خان۔"

ماہکان نے اپنی معصوم سے آنکھیں جھبکائی۔ حیدر کو ماہکان کی یہ ادا بہت پسند تھی۔

"چلو میری پیاری سے مانو چلتے ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

حیدر ماہکان کے ساتھ بیٹھا اور اس کا سیٹ بیلٹ بندھا۔ سیف اور زید آگے تھے۔ جب جھولا اونچائی پر گیا تو سیف کی چیخیں سننے والی تھی۔ زید پیچھے مڑ کر ماہکان کے ساتھ سیف کا مذاق اڑانے لگا۔ حیدر ماہکان کا چہرہ دیکھ رہا تھا جہاں اب بہت زیادہ خود اعتمادی تھی ورنہ ایک وقت تھا کہ ماہکان کسی سے بات بھی کرتے ہوئے ڈرتی تھی۔ حیدر نے اپنے دن رات ماہکان کو دیئے تھے جس کی بدولت ماہکان آج اس مقام پر تھی۔ حیدر کو ماہکان کے والد پر بہت دکھ ہوتا تھا جو نجانے کہاں چلے گئے تھے اپنی اتنی پیاری بیٹی کو چھوڑ کر۔ جھولا رکا۔ سیف فوراً سے اتر۔ سیف کو الٹیاں لگ گئی۔

"ہمارے لالہ تو بہت ہی نازک ہیں۔"

"میں تم لوگوں کے ساتھ آئندہ کبھی بھی نہیں آؤں گا۔ انسان نہیں ہو تم لوگ۔ پتا نہیں کس مٹی کے بنے ہیں یہ دونوں۔"

سیف کا اشارہ ماہکان اور زید کی طرف تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا سیف ابھی ٹھیک ہو جائو گے۔ تم ایسا کرو زید کے ساتھ جا کر کچھ کھا لو میں ماہکان کے ساتھ تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔"

حیدر ماہکان کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لے گیا۔ ماہکان ابھی بھی سیف کی حالت پر ہنس رہی تھی۔

"مانو پیپر کیسے ہوئے تھے۔"

حیدر ماہکان کو بازو کے حلقے میں لے کر چل رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"بہت اچھے سب سے اچھا نگلش کا پیپر ہوا۔ آپ کو پتا ہے مجھے بہت اچھا لگتا ہے جب آپ مجھے پڑھاتے ہیں۔ میری ساری فرینڈز مجھ سے پوچھتی ہیں تمہیں کون پڑھتا ہے میں نے کہہ دیا مجھے خان پڑھاتے ہیں۔"

"اچھا اور آپ نے یہ نہیں بتایا خان میرے کیا لگتے ہیں۔"

میں نے بتایا خان میرے ہسبنڈ ہیں۔ آپ کو پتا ہے کچھ لڑکیاں آپ کو دیکھ کر بہت زیادہ امپرس بھی ہوئی۔ میں نے بھی کہہ دیا خان صرف میرے ہیں۔"

"اچھا۔۔۔۔۔ ماہکان تو ہمیشہ ہی حیدر خان کی ہے اس کی زندگی کا چمکتا ہوا روشن چاند جو اپنی چاندنی سے اس کی زندگی روشن کر دیتا ہے۔"

حیدر نے ماہکان کے بال اپنے ہاتھ سے پیچھے کیئے۔ ماہکان حیدر کی بات پر کھکھلا کر ہنسی۔

"میں آپ کو اتنا سارا پیار کرتی ہوں خان۔"

ماہکان نے اپنی بازو پھیلا کر حیدر کو دیکھایا۔

www.kitabnagri.com

"بس اتنا سا۔"

حیدر نے شکل بنائی۔

"کیوں کم ہے کیا۔"

"نہیں بہت زیادہ ہے میری مانو تو بہت پیاری ہے بالکل بلی اور حرکتیں بھی بالکل بلیوں جیسی ہیں۔"



## Posted on Kitab Nagri

ماہکان حیدر کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے راستے میں نظر آتی ہر چیز دیکھتی۔ ماہکان اپنے رشتے کی حقیقت سے واقف نہیں تھی مگر حیدر واقف تھا اور حیدر کو یقین تھا کہ ایک دن آئے گا جب ماہکان اس سے بہت زیادہ محبت کرے گی۔ اب تو حیدر کا بھی ماہکان کے بغیر رہنا مشکل تھا۔ ماہکان کے بغیر زندگی بالکل تاریک تھی مگر حیدر یہ بھی جانتا تھا ابھی تو اس کا انتظار طویل ہونے والا ہے۔

حیدر گہری نیند سو یا ہوا تھا۔ بغیر شرٹ کر بیڈ پر الٹا ہوئے حیدر کو دنیا کی ہوش نہیں تھی۔ رات دیر سے آنے کے باعث حیدر بہت زیادہ تھک گیا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور ماہکان بھاگتی ہوئی آئی اور بیڈ پر چڑھ کر حیدر کو جاگنے لگ گئی۔

"خان خان دیکھیں نہ زید نے میری بلی کو ڈرایا ہے وہ درخت پر چڑھ گئی ہے خان۔ خان۔۔۔۔۔"

حیدر نے اپنی آنکھیں کھولی پھر بند کر دی۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

"مانوبلی خود نیچے آئے گی۔ تم اتنی صبح کیوں جاگ گئی ہو۔ سو جاو آرام سے۔"

حیدر نے واپس سوتے ہوئے کہا۔ "خان میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔ سیف لالہ کو شکایت لگاؤں گی۔ آپ میری کوئی بات نہیں مانتے۔"

ماہکان بیڈ پر پڑا ہوا اپنا ٹیڈی اٹھا کر باہر چلی گئی۔ کمرہ ماہکان کی چیزوں سے فل تھا۔ یہ حیدر کا کمرہ سرے سے نہیں لگتا۔ ماہکان کی خواہشات پوری کرتے ہوئے حیدر خود یہ بھول گیا تھا کہ اس کی بھی کوئی زندگی ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حیدر کو سیف کے چیخنے کی آوازیں آئی۔ دل نے الارم دیا تو حیدر فوراً اٹھا اور اپنے شرٹ صوفے سے اٹھا کر پہنی۔ باہر لان کی طرف آتے ہوئے اس کی جان نکل گئی کیونکہ ماہکان محترمہ درخت پر لٹک رہی تھی۔

"مانو چندہ یہ کہاں پر چڑھ گئی ہو۔ میری جان۔۔۔۔۔"

"چاچو وہ ماہی۔۔۔۔۔ بات نہیں مان رہی تھی۔۔۔۔۔"

"شٹ اب سیف تم اندھے تھے کیا۔ وہ تو بچی ہے تمہاری عقل گھاس کھانے گئی تھی۔"

"چاچو میں اتار لوں گا اسے۔۔۔۔۔"

"ضرورت نہیں۔ میں نہ ہوں تو کوئی خیال نہ رکھے مانو کا۔۔۔۔۔ کیا امید رکھوں تم لوگوں سے میں۔"

"سوری چاچو مگر ایسی بات نہ کریں وہ جتنی آپ کو عزیز ہیں اس سے گئی زیادہ ہمیں۔ بہن مانتے ہیں

انہیں۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

حیدر درخت کی طرف گیا اور ایک ہاتھ سے ٹہنی پکڑے ہوئی ماہکان کو آواز دی۔

"مانو چھلانگ لگاؤ میں تمہیں پکڑوں گا۔ ڈرنا نہیں میری جان۔"

"پکا خان گرا تو نہیں دیں گے۔"

"بلکل بھی نہیں میری مانو۔ آنکھیں بند کرو اور چھلانگ لگاؤ۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان نے بند آنکھوں سے چھلانگ لگائی اور اگلے ہی لمحے وہ حیدر کی بازو میں تھی۔

"آپ نے پکڑ لیا مجھے خان۔۔۔۔۔"

14 سالہ ماہکان نے حیدر کی گردن میں منہ چھپا کر خوشی سی بولی۔

"جی ہاں اور آج سے آپ کا باہر جانا بند۔ حد ہے کوئی ایسا کرتا ہے۔"

حیدر ماہکان کو ایسے ہی بچوں کی طرح اٹھائے اندر چلا گیا۔ گھر کے سب لوگ ماہکان کی ہنسی سے سمجھ گئے کہ محترمہ نے پھر کوئی شرارت کی ہے۔

ماہکان کو اندر لا کر حیدر نے صوفے پر بٹھایا۔ دائمہ بھی آگئی۔ ماہکان کے پائوں پر چوٹ آئی تھی۔

"حیدر یہ لڑکی نہیں سیدھی ہوگی۔ تم اسے سمجھاتے کیوں نہیں ہو اس کی ٹانگ کو کچھ ہو جاتا تو۔"

سیف جو اندر سے فرسٹ ایڈ باکس لایا تھا دائمہ کے ساتھ بیٹھ کر ماہکان کی شکایت کرنے لگا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے دادی کل محترمہ کی ریس لگی تھی زید کے ساتھ سائیکل تیز چلانے کی۔ بارش کتنی تیز تھی

اسے یہ بھی خیال نہ آیا کہ اگر گر جاتی تو پھر کیا کرتی۔" حیدر نے ماہکان کی ٹانگ اپنے گٹھنے پر رکھی ہوئی تھی اور

اس کے پیر سے خون صاف کر رہا تھا۔

"ماں آج کے بعد زید اور ماہکان دونوں شام کو باہر نہیں جائیں گے جب تک ان کے ساتھ کوئی بڑا نہ ہو۔ کسی دن

یہ دونوں کچھ ایسا کریں گے کہ ہم سب کا نقصان ہوگا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"خان آپ کو پتا تو ہے نہ زید لالہ کی نیچر۔ یہ ایسے ہی ہیں ہر وقت بس مجھے اور زید کو ڈانٹ پڑواتے رہتے ہیں۔"

حیدر نے ماہکان کے پیر پر پٹی کی۔

"جیسے مجھے تو کچھ پتا ہی نہیں نہ۔ یہ زید نے ماہکان کو بالکل لڑکا بنا دیا ہے ماں۔"

"حیدر چھوڑا بھی تو بچی ہے یہ۔ جب بڑی ہو گی خود ہی سیکھ جائے گی سب۔"

حیدر ماہکان کا پیر نیچے رکھتے ہوئے بولا۔

"آپ وہ پہلی ساس ہیں جو اپنی بہو کے بڑے ہونے کا انتظار کر رہی ہیں۔"

"خان وہ میری ساس نہیں ہیں ماں ہیں۔"

حیدر نے ماہکان کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھایا۔

"چلو اب کمرے میں۔ ماں ذرا ہلدی والا دودھ بھیج دیں نہ کمرے میں۔"

دائمہ اٹھی اور کچن میں ملازمہ سے کہا کہ دودھ گرم کرے۔ ملازمہ دودھ کمرے میں دے کر آئی تو ماہکان نے دودھ پینے سے انکار کر دیا۔

"یہ کیسی ضد ہے مانو آپ کو دودھ پینا ہو گا۔"

"میں نے نہیں پینا تو نہیں پینا خان۔"

ماہکان بھی ضدی بچوں کی طرح کمبل اوپر کر کے لیٹ گئی۔ حیدر نے ماہکان کے اوپر سے کمبل ہٹایا۔



## Posted on Kitab Nagri

"دودھ پینا ہے یا نہیں۔"

حیدر کے لہجے میں وارنگ تھی کیونکہ ماہکان محترمہ ایسے بات نہیں سنتی تھی۔

"نہیں پینا مجھے دودھ۔ آپ جانتے ہیں خان مجھے دودھ کتنا زہر لگتا ہے۔"

ماہکان نے پھر چادر اوڑھی۔ حیدر نے ماہکان پر سے چادر ہٹائی اور اسے گود میں بٹھالیا۔

"خان چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں یہ آپ۔"

"تمہارا علاج۔ تم نے ہر وقت یہ سب کر کے مجھے تنگ کرنا ہے تو میں نے بھی تمہارا علاج سوچ لیا ہے۔ میں اب

تب تک تمہیں ایسے ہی بٹھائے رکھوں گا جب تک تم دودھ نہیں پی لیتی۔"

حیدر نے دودھ ماہکان کے منہ کے ساتھ لگایا۔

"خان نہیں پینا نہ"

"میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں پیتی تم۔ اب جب تک تم یہ ختم نہیں کرو گی ایسے ہی بیٹھنا پڑے گا۔"

حیدر نے ماہکان پر اپنی گرفت سخت کی۔ ماہکان نے حیدر کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس دیکھ کر اور برا سا منہ بنایا۔

"کوئی معافی نہیں ہے آج تمہارے لیے جو مرضی ہو جائے ایسے ہی بیٹھی رہو گی تم۔"

حیدر نے ماہکان کو آنکھیں دیکھائی۔ حیدر نے ماہکان کے منہ کے ساتھ دوبارہ دودھ کا گلاس لگایا اور ماہکان کا ناک

بند کر دیا۔ ماہکان نے بہت مشکل سے دودھ ختم کیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اب تو اتار دیں مجھے۔"

"ویسے ایسے اچھی لگ رہی ہو تم۔"

"خان آپ جانتے ہیں میں اب چھوٹی بے بی نہیں ہوں۔ بھابھی کہتی ہیں ہماری ماہکان بڑی ہو گئی ہے۔"

مجھے بھی تو بتا چلے نہ ذرا کہ ہماری ماہکان کتنی بڑی ہو گئی ہے۔"

حیدر نے ماہکان کو اپنی گود سے اتار۔ ماہکان حیدر کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنی ہائیٹ اسے دیکھانے لگی۔

"یہ دیکھیں اتنی بڑی۔"

ماہکان نے اپنے قد کی طرف اشارہ کیا۔

"میرے لیے تم ابھی بھی چھوٹی ہی ہو۔ چلو جلدی سے آؤ اور سو جاؤ۔"

"میں نہیں سونے والی میں ایسے ہی رہوں گی۔ آپ نے جو کرنا ہے وہ کر لیں۔"

ماہکان حیدر کو تنگ کرنے کے لیے باہر چلی گئی۔ ماہکان کے پیر میں چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے وہ ٹھیک سے

چل نہیں پار ہی تھی۔ ماہکان جیسے ہی کمرے کے دروازے پر آئی پیچھے سے حیدر نے اسے تھام لیا۔

"اب کوئی شرارت نہیں آرام سے سو جاؤ۔"

حیدر نے ماہکان کو لیٹا کر اس پر کمبل دیا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ماہکان نے کمبل سے اپنا منہ باہر نکال

لیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ماہکان میں دیکھ رہا ہوں۔"

حیدر نے ماہکان کو پھر کہا۔

"خان نہیں آرہی نہ نیند آپ مجھے کہانی سنائیں گے۔"

حیدر اپنا لیپ ٹاپ رکھ کر ماہکان کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا کہانی سننی ہے تم نے۔"

"ایسی کہانی جس میں بہت ساری فیری ہوں اور ڈھیر سارے جن۔"

حیدر اپنی معصوم بیوی کی بات سن کر خود کو ہنسنے سے باز نہ رکھ پایا۔

"فیری تک تو بات بنتی ہے مگر یہ تم نے جن کا کیا کرنا ہے۔"

"جن ہوتے ہیں نہ جو وہ بالکل آپ کی طرح ہوتے ہیں۔"

حیدر ماہکان کی بات سن کر صدمے میں آگیا۔  
www.kitabnagri.com

"میری طرح کے کیوں۔"

"ان کی آپ کی طرح کی مونچھیں ہوتی ہیں اور ان کے آپ کی طرح دانت ہوتے ہیں۔"

ماہکان نے شرارت کر کے اپنا منہ چھپالیا۔ حیدر ماہکان کی شرارت سمجھ گیا۔ حیدر نے ماہکان کا منہ کمبل سے باہر نکال لیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ٹھہرو ذرا تم تمہیں سیدھا کرتا ہوں میں۔ مجھے جن کہہ رہی ہو اور خود جو مانوبلی ہو وہ کیا ہے۔ درختوں پر چڑھ جاتی ہو بلی کی طرح۔"

حیدر نے ماہکان کے پیٹ میں گدگدی کی۔

"نہیں کریں نہ خان۔"

"کیوں نہ کروں ہر وقت کی تو تمہاری شرارتیں ہوتی ہیں بیلوں کی طرح اور محترمہ مجھے ہی تنگ کر رہی ہیں۔"

ماہکان نے بھی حیدر کی مونچھوں کو کھینچا۔

"مانو درد ہوتا ہے یار۔" حیدر نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ماہکان کو ٹوکا۔ ماہکان نے شرارت کی اور دوبارہ حیدر کی مونچھوں کو کھینچا۔

"لگتا ہے اب مجھے ان سے بھی محروم ہونا پڑے گا۔"

حیدر نے پھر سے ماہکان کو گدگدایا۔ ماہکان حیدر کے ساتھ ایسے ہی مذاق کرتی تھی۔ ان کے رشتے میں ایسا کچھ نہیں تھا کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ ماہکان اور حیدر کے بیچ کیا رشتہ ہے۔ حیدر نے پہلے ماہکان کو اپنے قریب کرنے کے لیے اسے اپنا دوست بنایا۔ حیدر کو جب یقین ہو گیا کہ ماہکان اب اس کی بات مانتی ہے تو حیدر نے ماہکان کو اپنے قریب کرنا شروع کیا۔ ماہکان اپنی ہر بات حیدر سے کرتی اچھی ہو یا بری۔ حیدر جانتا تھا کہ ماہکان کی زندگی اب اس مان سے ہی ہے جو حیدر نے اسے دیا ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

ارش مری کی اونچی پہاڑیوں پر آج سیر کے لئے نکلا ہوا تھا کافی عرصہ ہو گیا تھا اسے باہر آئے ہوئے اس لئے ارش آج باہر گھومنے کے لئے آیا۔ یہ فروری کا مہینہ تھا۔ مری میں برف باری ہو رہی تھی اور سخت سردی تھی۔ ارش برف کے اوپر چل رہا تھا۔ یہ ایک گاؤں تھا یہاں سے آبادی بہت دور تھی۔

ارش برف کی سفید روئی دیکھ رہا تھا۔ اس نے سامنے کھڑی ایک لڑکی دیکھی جو لگ بھگ 16 برس کی تھی۔ یہ لڑکی کنارے پر کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں کیمرہ تھا جس سے یہ سامنے کے نظارے دیکھ رہی تھی اور تصویر بنا رہی تھی۔ نیچے کھائی تھی اور یہ لڑکی بالکل کنارے پر تھی۔ اس لڑکی کا چہرہ سامنے کی طرف تھا جہاں سے پہاڑ نظر آرہے تھے۔

"عجیب پاگل ہے ابھی یہاں سے گر جائے گی۔"

ارش اس لڑکی کو تصویریں بناتا دیکھا رہا تھا۔ اس لڑکی نے پیچھے ہو کر دیکھا تو ارش کو اس کا چہرہ نظر آیا۔ سردی سے ماہکان کے گال گلابی ہو گئے تھے اور نیلی آنکھوں میں روشنی چمک رہی تھی۔ ارش دوپل کے لیئے رک گیا۔ ارش کے لیئے ماہکان کی آنکھیں بہت زیادہ خوبصورت تھیں۔ اس نے ماہکان کے چہرے پر غور سے دیکھا۔ جیسا ماہکان کا نام تھا ویسا ہی اس کا چہرہ بھی تھا۔ چمکتا ہوا۔ ارش کا دل کیا آگے جائے اور اس لڑکی کو چھو کر دیکھے کہ کیا یہ حقیقت میں ہے۔ یہ ابھی آگے جاتا اس سے پہلے زید ماہکان کے پاس آیا۔

"ماہی چاچو بلارہے ہیں۔ یہ کیا حرکت ہے ویسے اتنے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے کوئی۔"

"نہیں کچھ ہوتا مجھے زید۔"



## Posted on Kitab Nagri

"تمہیں کچھ ہو گیا نہ تو چاچونے ہم سب کو نہیں چھوڑنا۔"

زید ماہکان کے ہاتھ سے کیمرہ پکڑ کر اسے ساتھ لے گیا۔ ارش ماہکان کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ ماہکان کے پیچھے ہی ارش کے قدم خود بخود چل پڑے مگر ماہکان آگے جا کر پارک ہوئی ایک گاڑی میں بیٹھ گئی۔ ارش اپنی گاڑی نہیں لایا تھا جس کی وجہ سے یہ ماہکان کے پیچھے نہ جا پایا۔

ارش نے زندگی میں پہلی بار شاید کسی لڑکی میں دلچسپی دیکھائی تھی۔ ارش اس وقت کلب میں اپنے دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کلب میں اپر کلاس کے بہت سے لڑکے لڑکیاں بھی شامل تھے۔ ان سب نے ہاتھوں میں مشروب اٹھا رکھے تھے اور یہ یہاں باہر کی دنیا سے دور بے ہوش پڑے تھے۔

ارش کا دوست اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ ارش کو شراب پیتے دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا کہ یہ آج بہت زیادہ بے چین ہے۔

"کیوں برباد کر رہا ہے اپنی زندگی ارش۔ شادی کر اور گھر بسا۔"

ہمدان نے ارش کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو متوجہ کرنا چاہا۔

"میں شادی کر کے کیا کروں ہمدان کسی لڑکی کی زندگی ہی برباد ہوگی۔"

"ارش زندگی اکیلے تو گزاری نہیں جاسکتی نہ۔ تمہیں ہمسفر کی ضرورت ہے۔"

ارش ہمدان کی بات پر طنزیہ ہنسا۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو کیا چاہتا ہے میرا انجام بھی ماما بابا کی شادی جیسا ہو۔ ایک اور ارش اس دنیا میں آئے۔"

"دیکھ ارش اس دنیا میں ضروری تو نہیں نہ کہ سب کے ساتھ ایک جیسا ہی ہو۔ جو کچھ انکل آنٹی کے ساتھ ہوا وہ ان کا اپنا عمل تھا۔ تمہارا شادی کرنے کا تعلق اس سب سے نہیں ہے۔"

"بہت گہرا تعلق ہے ہمدان۔ میں نہیں چاہتا میں راتوں کو گھر میں اپنی بیوی کو تلاش کروں جو مجھے نہ ملے۔ میں بھی روز نئی لڑکیوں کو اپنے ساتھ لائوں اور میرا بچہ یہ سب دیکھ کر کئی دن کمرے سے باہر نہ آئے۔"

"ارش انکل آنٹی کو اس دنیا سے گئے سالوں ہو گئے ہیں۔ تم اپنی زندگی میں آگے کیوں نہیں بڑھ رہے۔"

"میں کوشش بھی کر لوں تو نہیں کر سکتا۔ خیر چھوڑ دے ان سب باتوں کو اب ان کا فائدہ نہیں۔ ہر انسان کو اپنی زندگی کے بارے میں علم ہوتا ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے میں نے کیا کرنا ہے۔ چچا کی حالت دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ شادی جیسے بھی کی جائے کامیاب نہیں ہوتی۔ ماما بابا کی شادی دادا نے کروائی تھی اور چچا کی شادی اپنی پسند کی تھی مگر انجام دونوں کا ایک ہی ہے۔"

"ارش ضروری نہیں ہے یہ کہ تیری شادی کا انجام بھی برا ہو۔ اچھا بتا تجھے اب تک کوئی لڑکی اچھی نہیں لگی۔"

ارش کی آنکھوں کے سامنے دو آنکھیں آئی۔

"شاید ہاں۔"

ارش کی بات پر ہمدان نے خوشی سے اس سے سوال کیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"کون ہے وہ بتانہ۔ کہاں رہتی ہے کیا ہمارے سرکل میں سے ہے۔"

"میں نہیں جانتا بس اسے دیکھا ہے ایک نظر۔"

"یہ کیا بات ہوئی ارش کہ میں نہیں جانتا۔"

"ہمدان چھوڑ دے میرا دماغ کھانا۔"

ہمدان افسوس بھری نگاہ ارش پر ڈال کر اٹھ گیا۔ ایک لڑکی جو کلب میں بہت عرصے سے آرہی تھی وہ ارش کے قریب آئی۔

"ہائے ہینڈ سم اکیلے ہو تم۔"

اس لڑکی نے ارش کے چہرے پر اپنے ناخنوں سے لکیر پھیری جن پر سرخ رنگ کا نیل پینٹ تھا۔

"شٹ اب دور رہو مجھ سے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارش نے اس لڑکی کو خود سے دور دھکیلا۔

"کیوں تم بھی تو یہاں وہی کرنے آئے ہو جو ہم کرنے آئے ہیں۔ میرا ساتھ رہو میں تمہیں دنیا کی سیر کروادوں گی۔"

"مجھے تم جیسی لڑکیوں سے کوئی غرض نہیں۔ ابھی میرا معیار اتنا نہیں گرا کہ تم جیسی لڑکی کو منہ لگائوں۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارش غصے سے پیسے ٹیبل پر پھینکتا یہاں سے اٹھ گیا۔ باہر آ کر ارش کا ہمیشہ سے اس کے پرانے ڈرائیور بابا انتظار کر رہے تھے اور انہیں علم ہو گیا تھا کہ ان کے ارش بابا نے آج پھر شراب پی ہے۔ انہوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ارش اندر بیٹھ گیا۔ ارش کے ماں باپ بھی کلب آتے اور ان کی زندگی بھی ایسی ہی تھی۔ ارش ایسی زندگی کو کیوں نہ اپناتا پھر۔

ڈرائیور چچا افسوس سے ارش کو دیکھ رہے تھے جو گاڑی کی پشت سے سر ٹکرائے آنکھیں موند گیا تھا۔

"پتا نہیں چھوٹے بابا کی زندگی کا کیا ہو گا۔"

چچا نے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔

حیدر کی آنکھ کھلی تو اسے پتا چلا کہ ماہکان اس کے سینے پر سر رکھ کر سو رہی ہے جیسے ہر روز سوتی تھی۔ ماہکان کے لیے سب سے محفوظ جگہ حیدر کا دل تھا وہ اکثر یہ کہہ بھی کرتی تھی کہ خان مجھے آپ کے سینے سے لگ کر دنیا بھر کا سکون ملتا ہے۔ حیدر نے سولہ سالہ ماہکان کو دیکھا۔ ماہکان وقت کے ساتھ ساتھ بڑی ہو رہی تھی اور حیدر کا امتحان بھی بڑھا رہی تھی۔ حیدر وقت سے پہلے ماہکان کی معصومیت کو اس سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔ حیدر کی خواہش تھی کہ ماہکان زندگی بھر پور طریقے سے حیئے اور جب یہ اپنے رشتے کی شروعات کریں تو ماہکان کے لیے کوئی کمی نہ رہ جائے کوئی خواہش ایسی نہ ہو کہ ماہکان کے دل میں اس کی کسک باقی رہے۔

## Posted on Kitab Nagri

حیدر نے ماہکان کو اپنے سینے سے الگ کیا اور اس کی آنکھوں پر پیار دیا۔ ماہکان نے حیدر کو اپنے سینے سے دور کیا۔ ماہکان کو اپنی نیند میں خلل بلکل بھی پسند نہیں تھا۔ حیدر نے پھر شرارت کی اور ماہکان کے گال پر بوسہ دیا۔

"خان خبردار آپ نے میری نیند خراب کی۔"

"صبح کے نو بج رہے ہیں اب اٹھ جاؤ۔ ہم گھر میں نہیں ہیں گھومنے آئے ہوئے ہیں اور اگر تم نے اپنا ٹرپ مس کر دیا تو سوچو کتنی اچھی چیزیں رہ جائیں گی جو تم دیکھ نہیں پاؤں گی"

ماہکان نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔

"آپ نے مجھے بازار لے کر جانا تھا۔ ہماری ملازمہ تھی نہ وہ جو مری رہتی تھی وہ پتار ہی تھی کہ یہاں کپڑے بہت پیارے ملتے ہیں شیشوں کے کام والے۔"

"تمہیں کڑھائی والے کپڑے لینے ہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"خان آپ لے کر دیں گے نہ۔"

"جی خان کی جان ہم ضرور لیں گے جو آپ کا دل کرے گا۔ مگر پہلے تم اٹھ تو جاؤ۔ ناشتہ کرنا ہے پھر بازار جائیں گے۔"

حیدر نے ماہکان کو اٹھایا۔ ماہکان سوئی جاگی کیفیت میں تھی۔ ہاتھ میں کنگھی اٹھائے ماہکان حیدر کو سویٹر پہنتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

"خان ایک بات تو بتائیں۔"

"پوچھو مانو کیا بات ہے۔"

"آپ کو کسی لڑکی کو دیکھ کر کبھی کوئی فیننگ آئی۔"

حیدر کے کنگھی کرتے ہوئے ہاتھ رک گئے۔

"تم ایسا سوال کیوں کر رہی ہو مانو۔"

"وہ میری دوست ہے نہ وہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ حیدر اتنے ہینڈ سم ہیں وہ ضرور کسی اور لڑکی سے بھی بات کرتے ہوں گے۔ وہ یہ بھی کہتی ہے کہ لڑکے ہوتے ہی ایسے ہیں وہ کبھی ایک سے محبت کر ہی نہیں سکتے۔"

حیدر ماہکان کی طرف آیا اور اسے واش روم کے دروازے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ یہ حیدر کے سینے سے آکر لگ گئی۔

"تمہیں میں پڑھائی کرنے اس لیے بھیجتا ہوں کہ تم یہ فضول قسم کی باتیں اپنی دوستوں سے سیکھ کر آؤ۔ ایک بات یاد رکھنا ماہکان کے حیدر خان ہمیشہ تم سے ہی پیار کرتا آیا ہے اور کرتا رہے گا۔ تم نے آئندہ کے بعد ایسے لوگوں کی باتوں پر دھیان نہیں دینا۔"

حیدر نے ماہکان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے اسے سمجھایا۔

"سمجھ آئی یا نہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

حیدر نے ماہکان کی ناک مڑوری۔

"خان خبردار آپ نے آئندہ کے بعد میری ناک پکڑی۔ مجھے درد ہوتا ہے۔"

"مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے جب تم فضول قسم کی باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتی ہو۔ اب جلدی سے جائو کوٹ لو ہم نے شاہنگ کے لیے جانا ہے۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

شام نے اپنے پر پھیلا رکھے تھے۔ حیدر اس کاٹچ کی بالکونی میں کرسی پر بیٹھا سامنے پڑتی ہوئی برف باری کو دیکھ رہا تھا۔ ماہکان آکر اس کی گود میں بیٹھ گئی۔

"مانو۔۔۔۔"

حیدر نے اسے گھورا۔ ماہکان نے اپنے بازو حیدر کی گردن کے ارد گرد پھیلائے۔

"کیا دیکھ رہے ہیں آپ باہر۔"

"میں کچھ بھی نہیں دیکھ رہا بس ایسے ہی سوچا تھوڑی دیر کے لیے موسم کا مزہ لیا جائے۔"

www.kitabnagri.com

حیدر نے بھی ماہکان کے ارد گرد بازو لپیٹ لیے۔ ماہکان نے حیدر کے سینے پر سر رکھا اور سامنے برف سے ڈھکے ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"خان میری خواہش ہے کہ آپ میرے ساتھ اس پہاڑ تک جائیں۔"

"یہ تو بہت چھوٹی سی جگہ ہے ہم اس سے بھی بڑی جگہ پر جا چکے ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان نے حیدر کے سینے سے سراٹھایا۔ "جی نہیں میں یہ بات نہیں کر رہی۔ اس دفعہ ہم جائیں گے تو میں نے نہیں چلنا بلکہ آپ نے مجھے اٹھا کر لے کر جانا ہے۔"

"اتنی موٹی ہو گئی ہو تم۔ میں تمہارا وزن کہاں برداشت کر سکتا ہوں بیچارہ۔"

ماہکان نے حیدر کی بات پر اس کے سینے پر زور سے ہاتھ مارا۔

"ہائے ظالم لڑکی اتنی زور سے کون مارتا ہے اپنے شوہر کو۔"

"میں مارتی ہوں۔ مجھے نہیں پتا آپ میرے ساتھ جائیں گے وہاں۔"

"اچھا بابا لے جائوں گا وہاں۔ اب خوش۔"

ماہکان نے ہاں میں سر ہلایا اور حیدر کے سینے پر دوبارہ سر رکھ لیا۔

"خان مجھے ماما کی قبر پر جانا ہے۔ جب ہم وہاں جائیں گے تو واپسی پر نانو سے بھی ملیں گے۔"

www.kitabnagri.com

حیدر ماہکان کی بات پر سنجیدہ ہو گیا۔

"مانو تم جانتی ہو میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ تم اس خاندان میں واپس جاؤ جس نے تمہیں تکلیف دی تھی۔"

"خان میں جانتی ہوں آپ ان سب لوگوں سے نفرت کرتے ہیں مگر ہم تو اپنی نانی جان سے ملنے جائیں گے۔ اگر

نانی جان مجھے آپ کے حوالے نہ کرتی تو اس کے آگے کا تصور میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ جب ماما مجھے چھوڑ گئی تھی

نہ تو نانی جان نے میرا بہت ساتھ دیا ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تم جانتی ہو نہ ماہکان ہمارے نانا کو۔ وہ ایک بے حس انسان ہیں جن کے نزدیک پیشہ اور دولت ہی سب کچھ ہے۔"

"مجھے معلوم ہے خان مگر میں نے نانو سے ملنا ہے۔ میں اس گھر میں رہنے تو نہیں نہ جا رہی۔ ہم تو نانو سے ملیں گے۔ پلیز خان میری بات مان لیں نہ۔"

حیدر نے ماہکان کی آنکھوں میں کئی دیپ جلے دیکھے۔

"ٹھیک ہے مگر ہم جلدی ہی واپس آجائیں گے۔"

"آپ کو پتا ہے خان آپ دنیا کے سب سے اچھے ہسبنڈ ہیں۔"

ماہکان نے حیدر کی گود سے اٹھتے ہوئے جوش دیکھا۔

"تم جانتی ہو تم بھی اس دنیا کی سب سے پیاری اور معصوم وائف ہو۔"

"وہ تو میں ہوں خان۔ خان اب آپ جلدی سے سونے آجائیں مجھے بہت نیند آرہی ہے اور آپ کے بغیر میں سو نہیں پاؤں گی۔"

حیدر کو بول کر ماہکان اندر کمرے میں چلی گئی۔ حیدر سامنے برف کے پیار کو دیکھنے لگا جہاں اس کی بیوی جانے کی خواہش تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

حیدر لالہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ بہت جلد ماہکان کی اٹھارویں سالگرہ آنے والی تھی۔ حیدر کا ارادہ تھا کہ نمر و زلالہ سے بات کرے سیف کی شادی کی۔ سیف اب تعلیم ختم کر چکا تھا اور حیدر نے سیف کے

لیئے ماہکان کی ہی ایک دوست کو پسند کر رکھا تھا۔ ایمن کی شادی حیدر سیف سے کرنا چاہتا تھا۔ ایمن کے والد ہی تھے صرف۔ ایمن اکلوتی بیٹی تھی۔ حیدر ایمن کے والد کو جانتا تھے اور ان کی خواہش تھی کہ اپنے جیتے ہوئے وہ اپنی بیٹی کو رخصت ہوتے ہوئے دیکھیں۔

"حیدر تم مجھ سے سیف کے متعلق کیا بات کرنا چاہتے تھے۔"

"لالہ میں چاہتا ہوں کہ آپ جلد از جلد سیف کی شادی کر دیں۔ ایمن کو تو آپ جانتے ہی ہیں نہ ماہکان کی دوست ہے جو۔ ایمن کے والد کو کینسر ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اپنی زندگی میں ہی اپنی بیٹی کو رخصت کر دیں۔"

www.kitabnagri.com

"تم نے سیف کی مرضی پوچھی ہے۔"

"آپ کو کیا لگتا ہے میں نے سیف کی مرضی کے بغیر آپ سے بات کی ہے۔ سیف چاہتا ہے کہ اس کی شادی ایمن سے کر دی جائے۔ سیف نے اب تو بزنس کو بھی ہمارے ساتھ دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ایمن کی ذمہ داری بہت اچھی نبھالے گا۔"



## Posted on Kitab Nagri

"تمہاری بھابی سے اس معاملے میں مجھے بات کرنا پڑے گی۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ بچے جتنی جلدی فارغ ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔"

"ٹھیک ہے لالہ آپ بھابی سے بات کر لیں پھر مجھے بتا دینا۔ میں چاہتا ہوں کہ جتنا جلدی ہو سکے ہم رشتے کے لیے ایمن کے

گھر چلے جائیں۔"

"چلو سیف کی بات تو ہو گئی تمہارا ماہکان کے بارے میں اب کیا خیال ہے۔ میرا خیال ہے اب آگے کی تعلیم تم ماہکان کو گھر سے ہی دلوا دو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اب اپنا گھر دیکھو۔ تمہارے بچوں کو دیکھنا چاہتا ہوں میں۔"

"لالہ دراصل میں نہیں چاہتا کہ ماہکان کی کوئی خواہش ادھوری رہ جائے۔ ماہکان ابھی پڑھ رہی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کم از کم ماہکان اس قابل ہو جائے کہ اگر میں اس کے ساتھ کبھی زندگی میں نہ بھی ہو ہوں تو وہ اپنی ذمہ داری اٹھا سکے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حیدر تو کیا تم اتنا لمبا انتظار کر لو گے

ماہکان کا۔ تم خود جانتے ہو کہ وہ ابھی بھی بچی ہے۔ اگر ابھی بھی تم ماہکان کو اپنے اور اس کے درمیان رشتے کی اہمیت نہیں بتاؤ گے تو مستقبل میں تمہارے لیے بہت سے مسائل ہو جائیں گے۔"

"لالہ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے ماہکان کو اسی لیے اپنے اتنے قریب رکھا ہے کہ وہ خود کو مجھ سے دور تصور نہ کرے۔ آپ جانتے ہیں یہی تو عمر ہوتی ہے زندگی میں مستی کرنے کی۔ بعد میں جب ہمارے بچے ہوں گے تو

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان کی زندگی بے حد مصروف ہوگی تب کہاں وقت ہوگا اس کے پاس بھرپور زندگی گزارنے کا۔ میں چاہتا ہوں جب وہ ہماری شادی شدہ زندگی کو گزارنے لگے تو اس کے پاس بہت ساری

یادیں ہوں اس گولڈن ٹائم کی۔ مستقبل میں اپنے بچوں کو اپنی زندگی کا بتاتے ہوئے جوش ہو اس کی آنکھیں میں ادھورے خوابوں کی کرچیاں نہ ہوں۔"

نمروز اپنے بھائی پر اس وقت بے انتہا فخر محسوس کر رہے تھے۔ نمروز نے حیدر کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"مجھے فخر ہے کہ تم میرے بھائی ہو۔ تمہیں دیکھ کر یہی لگتا ہے کہ میری تربیت کو تم نے بہت اچھے انداز سے لوگوں کے سامنے دیکھایا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بیٹے بالکل تمہاری طرح ہوں۔"

"لالہ آپ جیسا بھائی بھی تو سب کو نہیں ملتا نہ۔ چلیں میں ذرا باہر جا رہا ہوں کچھ کام ہے۔"

"ٹھیک ہے جائو۔"

حیدر نمروز کے پاس سے اٹھ گیا۔ نمروز اس کی چوڑی پشت کو دیکھ رہے تھے۔ کبھی کبھی انہیں لگتا تھا یہ حیدر سے نہیں اپنے والد سے بات کر رہے ہیں۔ حیدر کالہوں والہ بلکل شمر و خان جیسا تھا۔ جو شمر و خان کی جوانی تھی وہی حیدر تھا۔ نمروز کو اپنے بھائی پر فخر تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

ایمن کے گھر رشتے لے کر جاتے ہی ایمن کے والد نے ہاں کر دی۔ سیف سب کے سامنے ہی بڑا ہوا تھا۔ سیف سے اچھا لڑکا انہیں اپنی بیٹی کے لیے مل ہی نہیں سکتا تھا۔ شادی کی تاریخ طے ہو گئی تھی۔ سیف کے ولیمے والے روز ماہکان کی

اٹھارویں سالگرہ تھے۔ ماہکان تو بہت زیادہ خوش تھی کہ اس کی دوست ہی اس گھر میں بہو بن کر آرہی ہے۔ ایمن اکثر اس سے مذاق کرتے تھے کہ میرے شوہر کی اتنی چھوٹی سے چچی ہوگی۔ ماہکان اور زید آجکل گھر میں ہونے والی شادی کی تیاریاں کرنے میں مصروف تھے بھابھی کے ساتھ۔ بھابھی آج شاپنگ پر گئی تھی۔ واپسی پر آتے ہوئے بھابھی نے زید اور ماہکان دونوں کو پک کیا۔ ماہکان نے بھی اپنے لیے بارات کا ایک جوڑا خریدا تھا۔ جب یہ لوگ راستے میں تھے تو حیدر نے کال کی کہ ماہکان کو کچھ مت لے کر دینا ابھی۔ ماہکان کی شاپنگ وہ خود کروائے گا۔ حیدر چاہتا تھا کہ وہ ماہکان اس لباس

میں دیکھے جو خود حیدر کو پسند ہے۔ ماہکان نے اپنی پسند کا لہنگا لیا تھا اور اب یہ ناراض ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ گھر آ کر بھی یہ ناراض ہی رہی۔ شام کو حیدر آیا تو اسے بھابھی نے بتایا کہ ماہکان تو روم میں ہے اور بہت مشکل سے انہوں نے ماہکان کو کھانا کھلایا تھا۔

www.kitabnagri.com

حیدر کمرے میں آیا اور لائٹ آف تھی۔ دن کے وقت ماہکان کم ہی سوتی تھی اور اگر سو بھی جائے تو ماہکان نے کبھی لائٹ بند نہیں کی تھی۔ ماہکان کبھی بھی سوتے ہوئے لائٹ بند نہیں کرتی تھی۔ ماہکان اس وقت فل اے سی کیئے خود پر کمر بل ڈالے سو رہی تھی۔ حیدر بیڈ کے پاس آیا اور ماہکان کے پاس بیٹھ گیا۔ ماہکان کی

## Posted on Kitab Nagri

آنکھیں بند تھی اور ایک ہاتھ سینے پر تھا۔ دوسرا ہاتھ ماہکان کا بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا۔ حیدر یہ سب دیکھ کر مسکرا نے لگا۔ ماہکان آج بھی وہ بچپن کی ماہکان ہی تھی جسے صرف اپنی ہی کرنی ہوتی تھی۔ جب ماہکان چھوٹی تھی اور کسی بات پر ناراض ہو جاتی تو پھر کتنے ہی دن یہ بات نہ کرتی حیدر سے۔ ماہکان کو حیدر اپنے رنگ میں رنگا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔ حیدر نے ماہکان کے ہاتھ کو پکڑا اور اپنے لبوں سے لگایا۔ ماہکان نیند سے جاگی۔

"ہاں چھوڑیں میرا خان میں نہیں بولوں گی آپ سے۔"

"اتنی ناراضگی۔"

ماہکان کے اوپر جھک کر حیدر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"جی ہاں اتنی زیادہ والی ناراضگی۔ آپ ایک تو میری بات نہیں مانتے اوپر سے ہر وقت یہی کہتے رہتے ہیں ماہکان یہ نہ کرو وہ نہ کرو۔ میں نے اتنے دل سے لہنگا لیا تھا کہ سیف لالہ کی بارات پر پہنوں گی مگر آپ نے منع کر دیا۔"

"میری مانوبلی میں نے منع نہیں کیا۔ تم وہ لہنگا مہندی پر پہن لینا۔ بارات اور ولیمے کی شاپنگ ہم ساتھ میں کریں گے۔"

"سیچ میں خان میں وہ لہنگا مہندی پر پہن لوں۔ ویسے بھی وہ اور نیچے رنگ کا ہے۔"

"جی ہاں مانوبلی تم بے شک وہ پہن لینا۔ ابھی ایسا کرو کہ اٹھو ہمیں شاپنگ کے لیے جانا ہوگا۔ بعد میں میں تھوڑا

بزی

## Posted on Kitab Nagri

ہوں شاید میرے پاس وقت نہ رہے۔"

ماہکان اٹھ کر بیٹھ گئی اور حیدر کی بازو پر سر رکھ کر بولی۔

"واپسی پر آپ مجھے گول گپے بھی کھلا دیں گے نہ۔"

"کس خوشی میں۔ یاد ہے پچھلی بار گول گلے کھانے سے تمہارا کیا حال ہوا تھا۔ دس دن تو تمہارا گلا ہی ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔"

"خان پلیزاب تو اتنا وقت ہو گیا ہے بات مان جائیں نہ میری۔"

ماہکان بہت معصومیت سے آنکھیں جھبکا کر بولی۔ حیدر کی نظر ماہکان کے ہلتے لبوں پر گئی۔ اس لمحے نجانے حیدر کو کیا ہوا کہ اپنے دماغ سے ہر بات کو نکال کر یہ ماہکان پر جھکا۔ ماہکان اس سب کے لیے

تیار نہ تھی۔ ماہکان نے حیدر کے کندھے کو تھام لیا۔ حیدر ماہکان سے الگ ہوا تو ماہکان نے سرخ چہرہ موڑ لیا۔

"ماہکان تمہیں معلوم ہونا چاہیے ہمارے مابین کیا رشتہ ہے۔ میں چاہتا ہوں تم مجھے سمجھو اور ایسے ہی محبت کرو مجھ سے جیسے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں تم بھی مجھے ایسے ہی یاد کرو جیسے میں کرتا ہوں۔"

ماہکان اپنے چہرے کو جھکا کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"میں آپ سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں خان جتنی آپ کرتے ہیں۔"

حیدر کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ اس نے ماہکان کو اپنے پاس کیا اور اس کی گردن

## Posted on Kitab Nagri

میں منہ چھپایا۔ ماہکان کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔ عین اسی لمحے دروازہ بجا اور اندر آنے والا زید تھا۔ حیدر فوراً سے ماہکان سے دور ہوا۔ سوری سوری چاچو مجھے لگا دروازہ کھلا ہے تو کمرے میں صرف ماہی ہوگی۔ وہ دادی بلا رہی ہیں آپ دونوں کو۔ "زید اپنی بات کہنے کے بعد فوراً سے باہر چلا گیا۔ ماہکان سرخ چہرہ لیئے بیڈ سے اتری اور واش روم میں بند ہو گئی۔ حیدر ماہکان کے لمس کو محسوس کر کے اب بھی مسکرا رہا تھا۔

دائمہ اپنے سامنے سونے کے بہت سے سیٹ رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ شازیہ کو دائمہ نے اس کی شادی پر بہت سے اپنے زیور دیئے تھے۔ سیف اور زید کی بیوی کے لیئے

بھی انہوں نے کچھ زیور الگ کر دیئے تھے۔ ابھی یہ سب زیور ماہکان کے لیئے رکھے تھے دائمہ نے

"ارے حیدر اور ماہکان۔ میں تم دونوں کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ یہ کچھ سیٹ اور چوڑیاں ہیں سونے کی۔ میں نے تمہاری بیوی کے لیئے رکھی تھی۔ اب ماہکان بڑی ہو گئی ہے تو اس کے حوالے کر دینا چاہتی ہوں میں یہ۔ تم ایسا کرو یہ سب زیور دکان پر دے آؤ پالش کر دیں وہ اسے۔ میں چاہتی ہوں سیف کی شادی پر ماہکان خوب سارا زیور پہنے۔ لوگوں کو بھی پتا چلنا چاہیے کہ ہماری ماہکان کتنی خوبصورت ہے۔"

"ماں یہ سب بہت زیادہ بھاری نہیں ہیں

کیا۔"



## Posted on Kitab Nagri

"ارے بھاری کس طرح ماہی بیٹا۔ تم نے یہی سب تو پہنے ہیں مستقبل میں۔ حیدر کو بہت پسند ہیں یہ سب زیور۔ جب شازیہ کو میں نے اس کے حصے کے زیور دیئے تھے تو اس وقت حیدر نے اپنی بیوی کے لیے خود یہ الگ کیئے تھے زیور۔ ہاں حیدر بیٹا ماہکان کا ناک بھی سلوالا نا اور کانوں کو اوپر تک سلوانا۔ میں چاہتی ہوں ماہکان کے کان بھرے ہوں ٹاپس سے۔"

"ہائے ماں نہ کریں۔ میں اتنا سب کچھ کیوں پہنوں گی۔ اف ناک کو کچھ نہیں کروار ہی میں اور ایک ہی سلاہواکان ٹھیک ہے۔"

"ارے نہیں مانو ناک میں جب تم نوزپن

پہنوں گی تو بہت اچھی لگے گی۔ تمہیں بالکل بھی درد نہیں ہوگا میں جو ساتھ ہوں۔ چلو جلدی سے جائو اور اپنی چادر لے آؤ۔ ماں ہم باہر کھانا کھائیں گے۔"

"ٹھیک ہے بیٹا خیریت سے جائو اور خیریت سے آؤ۔"

ماہکان اور حیدر جب شاپنگ مال پہنچے تو حیدر سب سے پہلے ایک پرائیڈل سائٹ لے کر گیا ماہکان کو۔

"ہاں یہ اتنے ہیوی ڈریس کس نے کہہ دیا آپ کو کہ میں پہنے والی ہوں۔"

"میں نے کہا تھا نہ ماہکان کہ اب آپ کو اپنی ڈریسنگ تھوڑی چینیج کرنی ہے۔ میں چاہتا ہوں سیف کی شادی سے ہی آپ شروعات کریں۔ سیف کی شادی پر آپ

## Posted on Kitab Nagri

سب سے بطور خان خاندان کی بہو کے طور پر ملیں گی تو آپ کے لباس کو ہیوی ہونا چاہیے۔ چلیں آجائیں اندر۔"

حیدر ماہکان کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لایا۔ شاپ پر جو لڑکیاں موجود تھیں ان میں سے ایک سامنے آئی۔

"یس سر ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔"

"مجھے میری وائف کے لیے ایک خوبصورت سالہنگا چاہیے۔ اگر ہو سکے تو پر بل کلر کا دیکھائیں یا ڈراک گرین کے

ساتھ کوئی اچھا سا کمبہ مینیشن۔"

"میڈیم آپ آئیں میں آپ کو لہنگے دیکھاتی ہوں۔"

لڑکی ماہکان کو اپنے ساتھ لے کر جانا

چاہتی تھی۔

"حیدر آپ بھی میرے ساتھ آئیں نہ یوں مجھے اکیلا اچھا نہیں لگے گا۔"

"اوکے میں آ رہا ہوں۔" حیدر بھی ماہکان کے ساتھ ہی آیا۔ ماہکان کو بہت سارے لہنگے دیکھنے کے بعد ایک اچھا

لگا۔

"حیدر یہ کیسا ہے۔"

ماہکان نے گرین رنگ کے ساتھ سرخ کے کچھ عجیب سے ملاپ والا ڈوپٹہ سر پر رکھا۔ حیدر ماہکان کو لے کر ایک

پورے شیشے کے سامنے کھڑا ہوا۔

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان اور حیدر ایک مکمل جوڑی لگ رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے قدرت نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے بنایا ہے۔ سیلز گرل بھی ہنستے ہوئے ماہکان کو بولی۔

"ہیں مآپ پر بہت اچھا لگ رہا ہے یہ لہنگا۔"

"حیدر نے ماہکان کے سر پر ڈوپٹے دوبارہ رکھا۔ حیدر مسکراتے لگ گیا پھر سیلز گرل کی طرف مڑا۔

"آپ یہ پیک کروادیں اور میری مسز کے سائز کو دیکھ لیں۔ ان کے مطابق ہونا چاہئے لہنگا۔"

"شیور سر۔"

لڑکی آگے آئی اور ماہکان کو لہنگے کا سائز فکس کروانے کے لیے لے گئی۔ حیدر شاب میں گھومنے لگا۔ حیدر کو ایک نیلے رنگ کی میکسی نظر آئی۔ یہ نیلا رنگ کالا بھی لگ رہا تھا اور مدہم سا گہرا نیلا بھی۔ حیدر یہ سوچ کر ہی مسکرا اٹھا کہ اس

www.kitabnagri.com

کے اندر ماہکان کیسی لگی گی۔ حیدر نے فوراً اسے یہ میکسی بھی خرید لی۔ ماہکان اور حیدر کافی ساری شاپنگ کرنے کے بعد کھانے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔

"مانو تم خوش ہو نہ میرے ساتھ۔"

## Posted on Kitab Nagri

"خان یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔ آپ اس دنیا میں وہ واحد انسان ہیں جس کے ساتھ میں سب سے زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہوں۔ آپ نے مجھے دنیا کی ہر وہ خوشی دی ہے جو کوئی بھی شوہر اپنی بیوی کو شاید ہی دے سکتا ہو۔ خان پتا ہے آپ کے ساتھ میری زندگی کا گزرا ہر ایک پل ایک حسیں یاد ہے۔ میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ اگر مجھے سے کہا گیا کہ آپ کی زندگی کو بچانے کے

لیئے میں کیا کر سکتی ہوں تو میں خود کو پیش کر دوں گی۔"

حیدر نے ماہکان کی اس بات پر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا۔

"آج یہ بات کر دی مانو آئندہ مت کرنا۔ تم شاید جانتی نہیں ہو تم ہو تو میں ہوں۔ اگر تم میں ہی میری زندگی میں موجود نہ ہو تو ایسی زندگی گزارنے کا فائدہ ہی کیا ہے ہاں۔"

"خان مگر زندگی کبھی کبھی ہم سے بہت بڑے امتحان لیتی ہے۔ ان امتحانوں کے آخر میں ہمارے لیئے جو خوشی ہوتی ہے وہ نہ ختم ہونے والی ہوتی ہے۔ آپ جانتے ہیں خان جب میں بابا کے پاس سے ماما کے ساتھ نانا کی طرف آرہی تھی تو اس

www.kitabnagri.com

لمحے مجھے ماما نے کہا تھا کہ بابا سے کبھی ناراض نہ ہوں۔ زندگی میں کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جو خالیتی کر بھی جائیں تو انہیں معاف کرنا ہماری مجبوری بن جاتا ہے۔ ان رشتوں کے بغیر ہم رہ بھی تو نہیں نہ پاتے۔"

Posted on Kitab Nagri

حیدر نے ماہکان کی آنکھ سے نکلنے والا آنسو صاف کیا۔ ماہکان اب زندگی کے اس موڑ پر تھی جہاں یہ سب حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتی تھی۔ اپنے والد کو بہت یاد کرتی تھی یہ مگر کوئی ایسا طریقہ نہیں تھا کہ جس طریقے سے یہ ان سے رابطہ کرتی۔

"مانو تمہیں تمہارے بابا یاد آتے ہیں۔"

"یاد آنا بہت چھوٹا لفظ ہے خان وہ مجھے

[illegible]

میرے بابا کے بہت قریب تھی اس کی وجہ سے ماما نے بابا کو

چھوڑ دیا۔"

ماہکان کی آنکھوں سے خود بخود آنسو نکل آئے۔

"ہو سکتا ہے تمہاری ماما کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔"

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں خان مجھے ماما کے آخری الفاظ یاد ہیں جب وہ گھر سے نکلی تھی۔ انہوں نے بابا کو کہا تھا کہ وہ اپنے نزدیک ایک ایسے شخص کا وجود برداشت نہیں کر سکتی جو گھر میں بیوی ہونے کے باوجود باہر کی عورتیں سے تعلق رکھے۔ بابا اس لمحے کچھ نہیں بولے تھے۔ بس آنکھوں سے مجھ سے یہی کہا تھا کہ ہم جلد ہی ملیں گے اور پھر وہ ماما کی ڈیٹھ پر بھی نہ آئے۔"

ماہکان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو حیدر کو تکلیف میں مبتلا کر رہے تھے۔ حیدر نے ماہکان کو اپنے ساتھ بٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا۔ یہ پرائیوٹ روم تھا جو حیدر نے بک کیا تھا تاکہ آرام سے بیٹھ کر یہ لوگ کھانا کھالیں۔ ماہکان آرام سے حیدر کو اپنی زندگی کے وہ تلخ لمحے بتا رہی تھی جو اس کی یادداشت میں محفوظ ہو گئے تھے۔

"کیا تم اپنے والد کو تلاش کرنا چاہتی ہو مانو۔"

"اپنے باپ کی شفقت کو کون حاصل نہیں کرنا چاہتا حیدر۔ میں چاہتی ہوں اس مرتبہ میں نہیں وہ مجھے تلاش کریں اور اپنی بیٹی کہہ کر بلا لیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے امید ہے وہ بہت جلد ہی تمہارے پاس آجائیں گے۔"

حیدر نے ماہکان کے سر پر پیار دیا اور اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا۔

ارش ہمدان کے بیٹے کی پیدائش پر اسے تحفے دینے کے لیے آیا تھا۔ ہمدان کی بیوی ایک گھریلو عورت تھی جس کے آنے کے بعد ہمدان نے اپنی زندگی میں بہت ساری تبدیلیاں کی تھیں۔



## Posted on Kitab Nagri

ہمدان ارش سے پھول لینے کے بعد اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا۔

"بہت تبدیل ہو گیا ہے تو ہمدان۔ لگتا ہی نہیں ہے یہ میرا وہی دوست ہے جس کو کلب کی ہر ایک لڑکی جانتی تھی۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted on Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"ارش ہمارے ساتھ زندگی میں سب سے زیادہ براپتا ہے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم ایسے گھروں میں پیدا ہوئے جہاں برائی کو برائی نہیں سمجھا جاتا۔ بچپن سے ہم اپنے ماں باپ کو یا تو بے وفائی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں یا کسی ایسے رشتے میں باندھے ہوئے دیکھتے ہیں جس میں ان کی مرضی شامل نہیں ہوتی۔"

"تو ٹھیک کہہ رہا ہے ہمدان ہمیں کسی چیز سے روکا نہیں گیا۔ کلب میں گئے تو ماں باپ نے نہیں پوچھا وہاں کیا کرنے جاتے ہو۔ ہمارے گھروں میں ایسی پارٹیاں ہوتی کہ جس میں ہم اپنے ماں باپ کو نشے میں مدہوش کسی اور کی بانہوں میں دیکھتے۔ یہ ایک اولاد کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔"

ارش کی آنکھوں کے سامنے ماضی کے ایسے بہت سے منظر آئے جو شاید یہ کبھی یاد بھی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر کہتے ہیں انسان ماضی کو جتنا بھولنے کی کوشش کرتا ہے وہ اتنا ہی اس کے پیچھے آتا ہے۔

"ارش ہم دونوں کی زندگی ایک دوسرے سے مختلف تو نہیں۔ مگر میری کوشش ہے کہ میری اولاد ہر گز ہم جیسی نہ بنے۔ میں اسے سیکھائوں گا کہ حقیقت میں زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔ یہ عیش و عشرت یہ دولت کبھی بھی ہمیں سکون نہیں لینے دیتی۔"

"ہمدان تجھے معلوم ہے مجھے اس پل کا

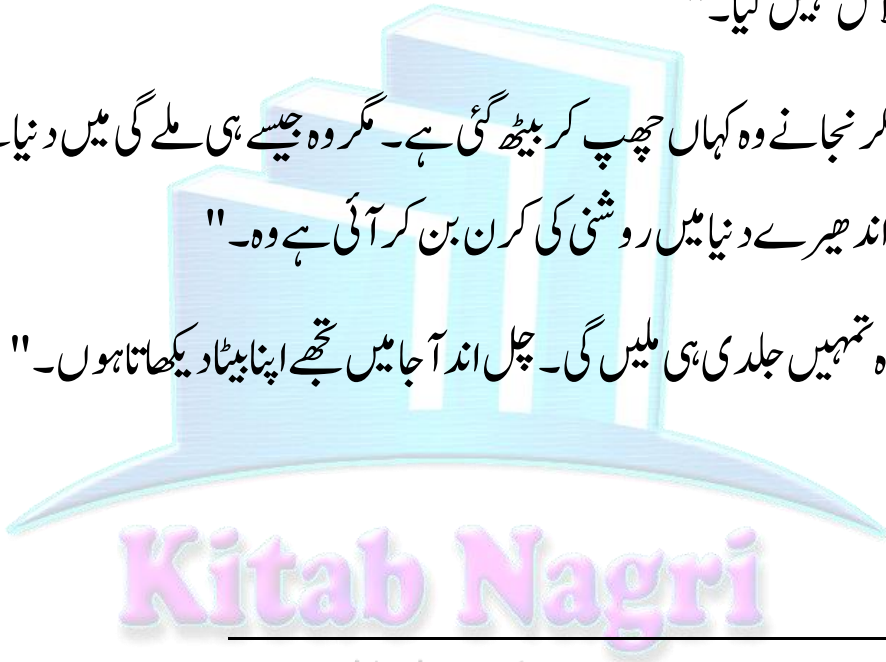
## Posted on Kitab Nagri

بہت انتظار ہے جب میں اپنی پسند سے ملوں گا۔ میں چاہتا ہوں وہ میرے سامنے آئے تو میں اسے تمام دنیا سے چھپا لوں۔ میرے پاس کوئی رشتہ نہیں ہے ہمدان بس ایک بار وہ مل جائے پھر میری زندگی میں رنگ خود بخود آجائیں گے۔"

"کیا تو نے بھابھی کو تلاش نہیں کیا۔"

"بہت کیا ہے ہمدان مگر نجانے وہ کہاں چھپ کر بیٹھ گئی ہے۔ مگر وہ جیسے ہی ملے گی میں دنیا سے بہت دور لے جاؤں گا اسے۔ میری اندھیرے دنیا میں روشنی کی کرن بن کر آئی ہے وہ۔"

"مجھے امید ہے ارش وہ تمہیں جلدی ہی ملیں گی۔ چل اند آجائیں تجھے اپنا بیٹا دیکھاتا ہوں۔"



www.kitabnagri.com

گھر میں شادی کی تیاریوں عروج پر تھی۔ کل مہندی تھی۔ سب لڑکیاں ڈھولک رکھ کر بیٹھی تھی اور شازیہ نے سب کاموں میں تیزی کر دی تھی کیونکہ سب اتنے مصروف تھے کہ کوئی نہ کوئی کام رہ ہی رہا تھا۔

"ارے ماہکان تم یہاں کیا کر رہی ہو بیٹا۔ جانو اندر جا کر دیکھو جو کپڑے ایمن کی طرف بھجوانے ہیں وہ سب تیار ہیں کہ نہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

شازیہ بھابھی نے سیڑھیاں پر کھڑی ماہکان کو آواز دی جو اپنی کسی سہیلی سے باتیں کر رہی تھی۔ ماہکان کمرے میں گئی جہاں ہر طرف مہندی کی چیزیں پڑی

تھی۔ اس نے تھال چیک کیئے جن میں کپڑے رکھے ہوئے تھے جو ایمن کے گھریلے جانے تھے۔ ماہکان سب کچھ ٹھیک کرنے کے بعد کمرے میں گئی اور آج مایوں کی رسم کے لیے تیار ہونے لگی۔ پیلے رنگ کے فراک پر ماہکان نے چوٹیا کے ساتھ سٹائل بنایا۔ ہاتھوں میں گجرے پہنے۔ کانوں میں بھی پھولوں کی جیولری پہنی۔ اس کی نیلی آنکھیں اس وقت چمک رہی تھی۔ حیدر ابھی ابھی آفس سے آیا تھا۔ ماہکان کو یوں تیار کھڑا دیکھ کر اس نے ماہکان کو دروازے سے ہی پکارا۔

"مانو۔۔۔۔۔"

ماہکان پیچھے مڑی تو حیدر کو یقین نہیں آیا کہ یہ اس کی ہی چھوٹی سی بیوی ہے۔

ماہکان نے ناک میں چھوٹی سی نوز پن پہنی تھی جو ڈائمنڈ کی تھی اور حیدر نے اپنے ہاتھوں سے اسے پہنائی تھی۔ حیدر نے اپنے بازو آگے کیئے جس کا مطلب تھا کہ ماہکان اس کے پاس آئے۔ ماہکان فوراً سے حیدر کے پاس آئی اور اس کے سینے سے لگ گئی۔

"کتنی پیاری لگ رہی ہے نہ مانو۔ کس نے تیار کیا۔"

حیدر نے ماہکان کے سر پر پیار دے کر اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا اور پوچھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں خود تیار ہوئی ہوں۔ اب میں بڑی ہو گئی ہوں خان تو مجھے خود ہی تیار ہونا آنا چاہیے۔ پر دفعہ کوئی میری مدد تو نہیں نہ کرے گا۔ اچھا خان بتائیں نہ کیسی لگ رہی ہوں میں۔"

"بہت پیاری ایسا لگ رہا ہے میں نے تمہیں شاید پہلی بار دیکھا ہے میری جان۔ بہت پیاری لگ رہی ہو بلکل مانو بلی جیسی۔"

حیدر نے ماہکان کی نوزپن پر اپنے لب رکھے۔

"خان آپ کو پتا ہے آج سب مہندی لگائیں گے۔ میں نے بھی لگاوانی ہے۔"

"کیوں نہیں تمہارے ان ہاتھوں میں مہندی بہت پیاری لگے گی۔ تم تو میری جان ہو میں نے زندگی میں تم سے زیادہ پیارا کوئی نہیں دیکھا۔"

"خان آپ ایسے بھی میری تعریف مت کیا کریں سب مذاق اڑاتے ہیں میرا۔"

www.kitabnagri.com

"ذرا مجھے بھی تو پتا چلے نہ کہ کون

مذاق بناتا ہے میری مانو کا۔"

حیدر نے ماہکان کا ناک پکڑا۔ ماہکان ہمیشہ کی طرح چڑ گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"خان اب مجھے درد ہوتی ہے آپ مت کریں نہ ایسا۔ میں نے باہر بھی جانا ہے بھا بھی کب سے بلار ہی ہیں۔ سیف لالہ کو ابٹن لگائیں گے ہم دیکھنا کتنا تنگ کرنے والے ہیں میں اور زید انہیں مل کر۔"

"اس بیچارے کو اتنا بھی تنگ مت کرنا کہ وہ اپنی شادی نہ بخوائے نہ کر پائے۔ میں چینچ کر لوں تم میرے کپڑے نکال دو۔"

حیدر واش روم کی طرف بڑھا۔ ماہکان الماری میں سے حیدر کا سفید رنگ کا کرتا نکال لائی۔ آج سبھی نے تقریباً سفید کرتے پہنے تھے۔ صبح ہی سیف کا نکاح ہوا تھا۔

سب جوان نسل نے طے کیا تھا کہ ایک رسم ابٹن کی رکھیں گے سادگی سے۔ ماہکان باہر آئی جہاں اچھی خاصی رونق تھی۔ ماہکان ایمن کو لینے چلی گئی زید کے ساتھ جو اپنے گھر میں تھی۔ واپسی پر ماہکان کو حیدر لینے کے لیے آیا۔ اب سب نے سیف اور ایمن کو درمیان میں بٹھار کھا تھا۔ سب سے پہلے دائمہ نے دونوں کو ابٹن لگایا۔ پھر ایمن کے والد ابٹن کی رسم کرنے آئے۔ نمر و زلالہ کے بعد ماہکان اور حیدر رسم کرنے کے لیے بیٹھے۔

"چاچو میں اس ماہی سے ابٹن نہیں لگوانے والا۔ اس نے میرا برا حال کر دینا ہے۔"

سیف نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

حیدر نے سیف کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔

"یار کیا لڑکیوں کی طرح حرکتیں کر رہا ہے۔ شیر بن۔ دیکھ چاچی ہیں تیری یہ ان کا حق بنتا ہے تجھے تیری شادی پر ابٹن میں پیلا کرنا۔"



## Posted on Kitab Nagri

سیف کے ہاتھ حیدر کی گرفت میں تھے۔

"زید لالہ آجائو آج ہی تو موقع مل رہا ہے ہمیں پرانی ساری باتوں کے بدلے لینے کا۔ یہ ابٹن کی رسم ہم نے اسی مقصد کے لیے رکھی ہے کہ اپنے سیف لالہ کی شادی پر کھل کر مزہ کر سکیں۔"

ماہکان نے ابٹن سے بھرا ہوا ہاتھ سیف کے چہرے پر لگا دیا۔ سیف کی پلکیں بھی ابٹن سے بھر گئی۔

"ماہی ہم جو کریں گے وہ پھر بھی کم ہے۔"

لالہ تو ہمارے ساتھ بچپن سے بہت کچھ کرتے ہوئے آرہے ہیں۔"

زید نے ہاتھ میں اٹھایا ہوئے انڈے سیف کے سر پر توڑے۔ "چاچو دیکھیں یہ غلط بات ہے آپ سب میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔"

"ارے انہیں دیکھو ذرا کیوں نہ کریں ہم ایسا۔ ہم تو کریں گے تاکہ آپ کو یاد رہے ہم سے پنگا لینے کا کیا انجام ہوتا ہے۔"

www.kitabnagri.com

سیف کا بہت برا حال تھا۔ ماہکان اور زید نے سب کے ساتھ مل کر سیف کا چہرے کو رنگ دیا تھا۔ دور کھڑی ہو کر دائمہ مسکرا رہی تھی۔ ان کے ہاں ایک ماں جی آیا کرتی تھی بہت پہلے سے۔ وہ روحانی علم رکھتی تھی۔ ماہکان کو مسکراتے دیکھ

کر یہ دائمہ سے مخاطب ہوئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"تمہارا بیٹا اور بہو بہت جلدی جدا ہو جائیں گے دائمہ۔ تمہارے بیٹے نے جدائی کی ایک لمبی رات کاٹنی ہے۔"  
دائمہ فوراً اسے ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کیوں ماں جی۔ میرا بیٹا تو بہت محبت کرتا ہے اپنی بیوی سے ایسا کیوں ہوگا۔"

"یہ قسمت کے کھیل ہیں بیٹا۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ جو مجھے نظر آ رہا ہے وہ درست ہے مگر تمہاری بہو بہت خوش لگ رہی ہے اور کبھی کبھی خوشیوں کو نظر بھی لگ جایا کرتی ہے۔ تیرے بیٹے کی نصیب میں اپنی بیوی کے لیے ٹرپنا لکھا ہے۔ تیرا بیٹا بہت بہادر ہے۔ تیری بہو دو لوگوں کا عشق ہے اب دیکھ کس کے عشق میں زیادہ طاقت ہے۔"

"ماں جی ایسی باتیں نہ کریں میں بہت زیادہ کمزور دل کی مالک ہوں اپنے بیٹے کو پریشانی میں نہیں دیکھ سکتی۔ بہت ناز سے پالا ہے اپنے حیدر کو اس کے باپ کے بعد۔ حیدر کا دکھ ہم سب کا دکھ ہے۔ حیدر تو ہم سب کی جان ہے۔ حیدر کو ذرا سی تکلیف ہوتی ہے نہ ماں جی تو ہم سب دکھ میں آ جاتے ہیں۔"

"بس بیٹا اچھے لوگوں کے لیے آزمائشیں آتی رہتی ہیں۔ تو ماں ہے دعا کر سب ٹھیک رہے۔ میں بھی دعا کروں گی کہ تیرے اس آشیانے کو کسی کی نظر نہ لگے۔" ماں جی دائمہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر چکی گئی۔ دائمہ بہت دیر تک حیدر اور ماہکان کو

دیکھتی رہی۔ حیدر نے اپنے ہاتھ میں ابٹن لے کر ماہکان کا چہرہ بھی اس سے بھر دیا۔ ماہکان کے گجرے ٹوٹ گئے تھے اور حیدر ان کی پتیاں چن کر سائیڈ پر رکھنے لگا۔ مہندی والی آئی۔ ایمن کو مہندی لگ جانے کے بعد بھابھی نے

## Posted on Kitab Nagri

مہندی والی کے سامنے ماہکان کے ہاتھ کر دیئے۔ مہندی والی نے ماہکان کے ہاتھ مہندی سے بھر دیئے۔ اپنے ہاتھوں میں حیدر کا نام لکھوا کر ماہکان بہت زیادہ خوش تھی۔

"خان دیکھیں آپ کے نام کی مہندی۔"

ماہکان نے اپنے ہاتھ آگے کیئے۔ حیدر نے اس کے ہاتھ تھامے اور سوکھی ہوئی مہندی پر اپنے لب رکھے۔ ماہکان کے گورے ہاتھوں میں مہندی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"میری دعا ہے میری جان کہ تمہاری مہندی کارنگ ہمیشہ گہرا رہے۔ میرے نام کی مہندی تمہارے ہاتھوں میں کھلتی رہے۔"

دور کھڑی جدائی آنسو بہہ رہی تھی۔ بہت جلد حیدر اپنی جان سے الگ ہونے والا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شادی کا ماحول تھا۔ ہر طرف روشنیاں تھیں۔ آج خان مینشن میں بے انتہار ونق تھی۔ سیف خان کی شادی تھی۔ ماہکان اس گھر کی چھوٹی بہو تھی اور یہ سچ میں چھوٹی تھی جسے اس حویلی کے مکینوں نے بہو نہیں بیٹی سمجھ کر پالا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"زید بات سنو۔"

"ماہی یار تم نے کیا حلیہ بنا رکھا ہے۔"

لڑکوں کی سائیڈ پر کھڑی ماہکان کو دیکھ کر زید بول پڑا۔ ابھی لوگ نہیں آئے تھے مگر پھر بھی ماہکان اس گھر کی عزت تھی اور اس گھر کی لڑکیاں یوں بنا سر ڈھکے کبھی باہر نہیں نکلی تھی۔

"کیا ہو گیا زید چچی ہوں تمہاری۔ اب میں دس سال کی بے بی نہیں ہوں جسے ماہی کہو۔ چچی کہا کرو۔ ابھی تو لوگ نہیں آئے۔ میں خان کو ڈھونڈ رہی ہوں وہ کہاں ہیں۔"

"چاچو آرہے ہیں تم جانو اندر۔ میں دیکھتا

ہوا نہیں بھیج دیتا ہوں تمہارے پاس۔"

زید نے ماہکان کو زبردستی اندر بھیجا۔

ماہکان ابھی لاؤنچ میں جانے والی تھی کہ اس کا ٹکراؤ کسی سے بہت شدید ہوا۔ ماہکان نے ہیل پہن رکھی تھی جس کی بدولت یہ فرش پر بچ کر گری۔

"خان۔۔۔"

اپنی گہنی پکڑ کر ماہکان کے منہ سے آواز نکلی۔ سامنے کھڑا ارش تو ماہکان کو دیکھ کر ہی حیران ہو گیا۔ نیلے اور

گولڈن رنگ کے لہنگے پر پھولوں کا زیور پہنے ماہکان

## Posted on Kitab Nagri

اپنے نام کی طرح چاند کے جیسے چمک رہی تھی۔ ماہکان نے آنکھیں اٹھائیں تو ارش کے لیے اندازہ لگانا مشکل ہو گیا کہ اس کی آنکھیں بلیوہیں یا گرین۔ ماہکان کی آنکھوں کو دیکھ کو یہی گمان ہوتا یہ lens ہیں۔ چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ کیئے ماہکان کسی کے بھی ہوش اڑا سکتی تھی۔ ماہکان کے ہاتھ میں پہنی گولڈن کانچ کی چوڑیاں بچ گئی تھی جس کو دیکھ کر ارش کو ماہکان کے گرنے کا احساس ہوا۔

"سوری وہ میں غلطی سے یہاں آ گیا تھا۔"

ارش نے ماہکان کو ہاتھ دینا چاہا جو اس نے جھٹک دیا۔

"آئی ایم فائن۔ رستہ چھوڑیں میرا۔"

ماہکان فرش سے اٹھی۔

"آپ اس گھر میں مہمان۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"میں آپ کو کچھ بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔ اپنے کام سے کام رکھیں۔ آج کا تو دن ہی خراب ہے۔"

ماہکان اپنے کمرے کی طرف چلی گئی جبکہ اپنے پیچھے ایک چنکاری لگا گئی جس نے بہت سی زندگیوں کو بدل دینا تھا۔

ماہکان کمرے میں آئی اور حیدر کا انتظار کرنے لگی۔ آج حیدر کمرے میں ہی نہیں آ رہا تھا باہر بہت کام تھا۔ یہ لڑکا

جو ماہکان سے باہر ٹکرایا تھا نجانے یہ کون تھا اور کیسے گھر کے اندر آ گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

ارش آج اپنے ایک جاننے والی کی بیٹی کی شادی میں آیا ہوا تھا۔ اس کی مہندی تھی اور یہ خالقی سے گھر کے اندر آگیا کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ گھر کے اندر نہیں آنا۔ ارش جب اندر آگیا تو اسے یقین نہیں تھا کہ اس کی ملاقات یوں ماہکان سے ہوگی اور یہ ماہکان سے مل پائے گا۔ ماہکان سے مل کر ارش کو جو

خوشی نصیب ہوئی وہ اسے کبھی محسوس نہیں ہوئی۔ ماہکان آج بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس کو دیکھ کر یہی گمان ہوتا تھا کہ یہ پری ہے جو کسی اور دنیا سے آئی ہے۔ ارش اس وقت باہر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر خوشی تھی پالینے کی خوشی۔ ارش نے اسی لمحے ہمدان کو کال کی۔

"ہمدان تجھے معلوم ہے تیری بھابھی مل گئی ہیں۔"

"کیا مطلب جن کو تو نے دیکھا تھا۔"

"ہیں یار میں یہاں ایک شادی میں آیا ہوں"

www.kitabnagri.com

اور وہ موجود ہیں یہاں۔"

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ارش کس کی بیٹی ہیں وہ جلدی سے پتا کرو اور ان کو اب جانے مت دینا۔" ہمدان کی بات سن کر ارش فوراً سے اٹھا اور اپنے ایک اور دوست کو کال کی جس کو اس نے ماہکان کی تصویر بھیجی۔ یہ شادی سے چلا گیا۔ راستے میں اسے ایک میسج وصول ہوا۔



## Posted on Kitab Nagri

"ماہکان حیدر خان

عمر 18 سال

یونیورسٹی سٹوڈنٹ

والد شہریار خان-----"

ایسی بہت سے چیزیں تھیں جو ارش کو پتا چلی اور جو سب سے حیران کر دینے والی بات تھی وہ یہ تھی کہ ماہکان شادی شدہ تھی اور اس کی شادی پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ والد کی تصویر دیکھ کر ارش کو لگا اس کے سر پر چھت آگئی ہے۔ ماہکان اس کے چچا کی بیٹی تھی یعنی اس کی کزن۔ ارش حیران ہو گیا کہ کیسے شادی کر سکتے ہیں ماہکان کی اتنی چھوٹی عمر میں چچا اور چچی۔ مگر چچا تو چچی سے ملتے ہی نہیں تھے اس کا مطلب تھا کہ چچی نے اس کی شادی کی۔

مگر جب اسے رائے کے بارے میں علم ہوا کہ وہ نہیں رہی تو اسے سمجھ نہیں آئی کہ یہ خبر کیسے چچا کو دی جائے۔ چچا تو اس بات سے بے خبر تھے۔

ارش کا رخ اپنے گھر کی طرف تھا۔ ارش اپنے چچا کا انتظار کر رہا تھا گھر میں۔ چچا کثر رات کو گھر دیر سے آتے۔ چچا آئے تو ارش نے ان کو دیکھ کر سلام کیا۔

"ارے آج ارش تمہیں مجھ سے کیا کام پڑ گیا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"چاچو جانتے ہیں ماہکان اس وقت کہاں پر ہے۔"

"ماہکان اپنی والدہ کے پاس ہے بیٹا اور بالکل ٹھیک ہو گی۔"

"آپ کے لیے کوئی اچھی خبر نہیں ہے چچا جان۔ چچی کا انتقال تو پانچ سال پہلے ہی ہو گیا اور آپ جانتے ہیں ماہکان کی شادی بارہ سال کی عمر میں کر دی گئی۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے بیٹا میں ہر مہینے ایک خط اور پیسے بھیجتا ہوں ماہکان اور دائمہ کو۔"

"یہی تو بات ہے چچا جان کہ کسی نے آپ

کو بتایا ہی نہیں کہ آپ اپنی بیوی کو بھی کھو چکے ہیں اور بیٹی کو بھی۔"

"نہیں بیٹا ایسا نہیں ہو سکتا تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ضرور۔"

ارش نے ایک تصویر چچا کو دیکھائی اور سب کچھ جو اسے معلوم ہوا تھا ماہکان کے بارے میں۔

"ایسا نہیں ہو سکتا دائمہ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی اور میری بیٹی اس کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کیسے کر سکتے ہیں سب۔"

"چچا جان اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔ ہمیں صرف اس بات پر دھیان دینا ہے کہ کس طرح اپنی ماہکان کو واپس

لائیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ارش تم مجھے آج ہی میری بیٹی کے پاس لے جاؤ۔ اس کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے میں کبھی بھی معاف نہیں کروں گا اس کی ماما کے خاندان کو۔ میری بیوی چلی گئی میری بیٹی کو تو میرے حوالے کر دیتے نہ۔ میں آخری بار مل بھی نہیں پایا راتہ سے۔"

"چچا میں آپ کو بابا کہتا ہوں مگر آج آپ کو چچا کہنے کی وجہ پتا ہے کیا ہے۔ آپ نے اتنی بے فکری کیوں دیکھائی اپنی بیٹی

کے لیے۔ آپ کو کیا پرانے لوگوں پر اتنا اعتبار تھا۔ مجھے آج ماہکان کو دیکھ کر احساس ہو رہا تھا کہ کیسے اتنی چھوٹی عمر میں اس نے سب کچھ سہا ہو گا۔ کیسے اس نے سب کی باتیں سنی ہوں گی۔ وہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔"

"میرا بیٹا بس مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے معاف کر دو اور مجھے میری بیٹی کے پاس لے جاؤ۔ میں اس سے مل کر اسکو بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔"

"آپ تیار ہو جائیں بابا ہم چلتے ہیں۔ اگر ماہکان کے شوہر نے شور کیا کہ وہ ماہکان

کو نہیں آنے دے گا تو اس کو میں دیکھ لوں گا۔ ہم نے ہر حال میں ماہکان کو ساتھ لے کر آنا ہے۔ ہم ماہکان کی سوچ کے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ کیا سوچتی ہے۔ اس نے آپ کے بارے میں اپنے دل میں کیا باتیں رکھی ہوئی ہیں بابا۔ آپ کو پہلے ماہکان کو اپنی طرف کرنا ہو گا۔ اگر وہ آپ کی طرف آجائے گی تو ہمارے لیے اس کو زندگی کی ہر آسانی دینا فرض ہے۔ ہم نے بہت سال ضائع کر دیئے بابا۔"

"بس مجھے ایک بار میری بیٹی مل جائے پھر میں اس کے نزدیک کوئی تکلیف نہیں آنے دوں گا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بس بابا آپ تیار رہی ہم صبح ہی نکلیں گے ماہکان کے گھر جانے کے لیے۔"

ماہکان کمرے میں آئی۔ آج برات تھی اور برات کے بعد سب بہت زیادہ تھک گئے تھے۔ آج بہت عرصے بعد نانی جان سے ملی تھی ماہکان۔ حیدر نے ماہکان سے کہا تو تھا کہ یہ اسے لے کر جائے گانانی کے گھر مگر وقت آنے پر یہ ماہکان کو نہیں لے کر گیا۔ نانی سے ماہکان کی ملاقات آج کروائی تھی حیدر نے۔ نانی اپنے پوتے کے ساتھ یہاں آئی ہوئی تھی۔ حیدر ماہکان کو لے گیا اور نانی سے ملوایا۔ نانی نے

حیدر اور ماہکان کو یہی بتایا کہ کچھ نہیں ہوا تھا ان کے جانے کے بعد۔ ماہکان کے نانا نے شور تو بہت کیا مگر وہ ماہکان کی نانی کو گھر سے نہ نکال پائے۔ سب کچھ آدھانانی کے نام تھا تو ہر چیز میں ان کے آگے خاموش ہو جانا نانی کی مجبوری تھی۔ ماہکان نانی سے مل کر آنے کے بعد کافی حد تک سنبھال گئی تھی۔ اب یہ کپڑے تبدیل کر کے سو رہی تھی۔ حیدر کمرے میں آیا تو ماہکان گہری نیند میں تھی۔ آج کا دن بہت زیادہ تھکا دینے والا تھا۔ حیدر ماہکان کے سر اٹھنے بیٹھا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس کے نقوش دیکھنے لگا۔ ماہکان اپنے بابا کی کاپی تھی۔ کچھ کچھ نقش اس کے ماں سے ملتے

تھے ورنہ آنکھیں بھی ماہکان نے آپ سے چرائی تھی۔ حیدر ماہکان کی بند آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر سوچنے لگا کہ جب ان کے بچے ہوں گے تو ان کی آنکھیں کس رنگ کی ہوں گی۔ اپنے بچوں کا سوچ کر ہی حیدر کے چہرے پر

## Posted on Kitab Nagri

مسکان آگئی۔ حیدر کو معلوم تھا اس کے بچے بہت پیارے ہوں گے بلکل اپنی ماں کی طرح۔ حیدر کو بہت شوق تھا کہ اس کے ہاں پہلی بیٹی ہی پیدا ہو۔

حیدر سونے کے لیے لیٹ گیا مگر نجانے کیوں اس کو شدید بے چینی تھی۔ حیدر نے وقت دیکھا تو ساڑھے تین بج رہے تھے۔ اس نے تہجد کی نماز ادا کی اور پھر

ماہکان کے پاس آیا۔ آج حیدر کو ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔ یہ حیدر نے اپنا وہم سمجھا مگر پھر حیدر نے دوبارہ ماہکان کو دیکھا جو گہری نیند سو رہی تھی۔ یہ ساری رات حیدر کی آنکھوں میں کٹی تھی۔ صبح گھر میں شور پڑ گیا تھا کہ ایمن کے ساتھ پار لڑ کون جائے گا۔ جس پار لڑ والی کو گھر بلایا تھا سب کے لیے شاز یہ نے اس کے ہاں کوئی مسئلہ ہو گیا جس کی وجہ سے ایمن کو تیار ہونے کے لیے پار لڑ جانا پڑا۔ ماہکان بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔ ماہکان نے آج وہی میکسی پہنی تھی جو حیدر نے اس کے لیے لی تھی۔ پار لڑ پر بہت رش تھا۔

"ایمن تم تیار ہو خان کی کال آرہی ہے میں دیکھ لوں کیا بات کرنی ہیں انہوں نے۔"

ماہکان اپنا فون کان سے لگائے باہر نکلی۔ سکنل کا بہت زیادہ مسئلہ تھا۔ پار لڑ کے اندر ماہکان حیدر کو سن نہیں پارہی تھی اس لیے یہ باہر نکل گئی اور اپنا فون کان کے ساتھ لگایا۔ اس وقت نجانے کیا ہوا کہ ایک موٹر سائیکل سوار کہیں سے آیا اور اس کے موٹر سائیکل کی بریک فیل تھی۔ ماہکان جس کا چہرہ دوسری طرف تھا اسے نہیں پتا چلا کہ کیا ہونے والا ہے۔ موٹر سائیکل سیدھا ماہکان کو لگی جو پار لڑ کر دروازے سے تھوڑا آگے کھڑی ہوئی تھی۔ ماہکان کی آنکھوں کے سامنے ایک لمحے

کو اندھیرا آیا پھر اس کے منہ سے ایک دلخراش چیخ نکلی۔

## Posted on Kitab Nagri

"خان۔۔۔۔۔" حیدر جو فون پر اس سے بات کر رہا تھا اسے کچھ غلط ہونے کا الارام ملا۔

"ماہکان میری جان میری مانو۔۔۔۔۔"

حیدر کی آواز فون سے آرہی تھی اور ماہکان کے ہاتھ سے فون نیچے گر گیا تھا۔ ماہکان کا سر نیچے زمین پر لگا۔ خون کے فوارے ماہکان کے سر سے نکلنے لگے۔

"خان۔۔۔۔۔"

ماہکان کے سر میں شدید درد کی لہریں اٹھنے لگی۔ حیدر جو ہال میں کھڑا تھا وہ سب کچھ چھوڑ کر بھاگا۔ ماہکان کے پاس کوئی آیا اور اسے اٹھایا۔ اس کے سر پر کپڑا رکھا۔ اسے جاگ رہنے کا کہتے ہوئے یہ شخص ماہکان کو لے گیا۔ پارلر کے اندر شور پڑ گیا کہ باہر کسی کا ایکسڈنٹ ہوا ہے۔ موٹر سائیکل والا تو بھاگ گیا۔ ایمن نے پارلر میں دیکھا کہ ماہکان نہیں ہے تو اس کا دل دھڑک اٹھا۔ یہ فوراً اسے اٹھی اور باہر کی طرف آئی۔ باہر ماہکان کا ڈوپٹا تھا اور ڈھیر سارا خون۔ لوگ ارد گرد باتیں کر رہے تھے کہ نجانے جس کا ایکسڈنٹ ہوا ہے وہ زندہ ہے بھی یا نہیں۔ ایمن نے دیوار

کا

www.kitabnagri.com

سہارا کیا۔

"ماہکان۔۔۔۔۔"

"کیا ہوا آپ کو میڈیم۔۔۔۔۔"

پارلروالی نے ایمن کو تھاما۔



## Posted on Kitab Nagri

"جس کا ایکسڈینٹ ہوا وہ میری دوست تھی میرے شوہر کی چچی لگتی ہیں وہ۔"

"ارے اسے تو کوئی لڑکا اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر لے گیا۔ بہت خون بہہ رہا تھا اس کا سر سے۔"

کوئی عورت جو پاس ہی کھڑی تھی اس نے ایمن کو بتایا۔ پارلر میں کھڑے سب لوگ پریشان ہو گئے تھے۔ حیدر کی گاڑی پارلر کے پاس رکی۔ ایمن باہر ہی تھی۔ حیدر گاڑی سے نکال کر بھاگتا ہوا باہر آیا۔

"ماہکان-----میری-----"

حیدر ایمن کو دیکھ کر اس کی طرف آنے لگا مگر نیچے پڑا خون اور ماہکان کا ڈوپٹا اسے بہت کچھ سمجھا گئے۔

"چاچو ماہکان-----"

ایمن نے حیدر کو تھامنا چاہا۔ حیدر کی

آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اس نے سہارے کے لیے کچھ پکڑنا چاہا مگر یہ گر پڑا۔

"ماہکان-----"

www.kitabnagri.com

حیدر کی زندگی کی روشنی اس سے دور جا چکی تھی۔ جو ڈر تھا حیدر کو وہ سچ ثابت ہو گیا تھا۔ ماہکان کو حیدر نے آج تک ایک خراش بھی آنے نہیں دی تھی اور آج ماہکان اس کے ساتھ نہیں تھی۔ نجانے یہ جدائی کب دور ہوتی اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ملتے۔

## Posted on Kitab Nagri

ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کے باہر ارش اور اس کے بابا کھڑے تھے۔ ارش نے آج ماہکان کا پیچھا کیا تھا۔ اسے معلوم ہوا تھا کہ ماہکان آج پار لر گئی ہے ایمن کے ساتھ تیار ہونے۔ یہ پار لر کے باہر ہی کھڑا تھا۔ اس کے سامنے ہی ماہکان کھڑی تھی۔ ایکسڈینٹ کے وقت اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا اس نے موٹر سائیکل سوار کو چھوڑ کر پہلے ماہکان کو اٹھایا۔ ماہکان کے سر پر شدید چوٹ آئی تھی۔ شہریار کو جیسے ہی معلوم ہوا وہ بھی فوراً ہسپتال آگئے۔ اچھے سے اچھا ڈاکٹر بلا یا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے۔ اس وقت ارش اور شہریار دونوں نے اس بات کے بارے میں نہیں سوچا کہ کیا ہو گا ماہکان کے شوہر کا

اور اس کے خاندان کا جب انہیں ماہکان کے بارے میں پتا چلے گا۔ ماہکان کو بہت شدید چوٹ آئی تھی اور جو ماہکان کا حال تھا شہریار کو ڈر لگ رہا تھا کہ نجانے کیا ہو گا۔

ڈاکٹر باہر آیا اور شہریار سے بات کرنے لگا۔

"دیکھیں آپ کی بیٹی کو سر پر بہت شدید چوٹ آئی ہے۔ اس ہسپتال میں اس کا علاج ممکن نہیں ہے۔ آپ اگر ہو سکے تو جلد ز جلد اسے یہاں سے لے جائیں۔"

شہریار نے ڈاکٹر کی بات سنی اور پھر فوراً ہی اپنی بیٹی کو باہر لے جانے کا

انتظام کرنے لگا۔ ماہکان کو فوراً ہی باہر لے جایا گیا۔ تین دن بعد ڈاکٹر نے بتایا کہ ماہکان بچ تو گئی ہے مگر یہ اپنی زندگی کا خاص حصہ بھول چکی ہے۔ یہ حصہ اس کے بچپن کا ہے یاد درمیان کا اس کے بارے میں وہ نہیں جانتے

## Posted on Kitab Nagri

تھے۔ شہر یار جب اپنی بیٹی کے پاس اندر آئے تو اپنی بیٹی کو بیٹوں میں جگر ادیکھ کر ان کا ضبط ٹوٹ گیا۔ پہلے انہیں اس بات کا دکھ تھا کہ یہ اپنی بیوی کو دیکھ نہیں پائے آخری مرتبہ۔ اپنی بیٹی کو آج اس حال میں دیکھ کر شہر یار کا دل کر رہا تھا کہ خوب سارا روئیں۔ ارش نے شہر یار کو اپنے پاس بلایا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted on Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"باباجان میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں آپ سے۔"

"بولو ارش۔"

"باباجان ماہکان اپنا ماضی بھول چکی ہے۔ میرا نہیں خیال ہے کہ ماہکان کو اس کا ماضی یاد کروانا چاہیے۔ یہ ہمیں موقع مل رہا ہے کہ ماہکان کو اپنا بنالیں۔ ماہکان ہم سے دور بھی نہیں ہوگی اور ہم اس کو یہی بتائیں کہ یہ شروع سے ہمارے پاس رہ رہی ہے۔"

"یہ غلط ہے ارش اس کا شوہر ہے ایک۔ ہم یہ دھوکہ نہیں کر سکتے۔"

"باباجان آپ کو لگتا ہے ماہکان خوش تھی اپنی شادی سے۔ ماہکان کی شادی جس عمر میں ہوئی اس وقت تو وہ شاید شادی کا مطلب بھی نہیں جانتی تھی۔ ہمیں اسے کچھ بھی نہیں بتانا چاہیے بابا آپ سمجھ رہے ہیں نہ۔ ایک نئی زندگی کی شروعات بہت زیادہ ضروری ہے ماہکان کے لیے بھی اور ہمارے لیے بھی۔"

"مگر ارش یہ مت بھولو کہ وہ شادی شدہ ہے اور ہم یہ نہیں جانتے کہ ماہکان کے شوہر کا تعلق اس کے ساتھ کس قسم کا رہا ہے۔"

"ان سب باتوں کو چھوڑ دیں بابا آپ۔ ایک بارہ سال کی بچی آپ کو کیا بتائے گی کہ

وہ شادی کے لیے راضی تھی یا نہیں۔ ہمیں یہاں سے ماہکان کو لے کر چلے جانا چاہیے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"جو شادی ہے ماہکان کی اس کا کیا ہوگا۔"

"وہ شادی ختم کروانا میری ذمہ داری ہے اس کے بارے میں آپ کو فکر مند مت ہونے کی ضرورت نہیں۔ ابھی کے لیے ماہکان کو ہم نے علاج کے لیے لے جانا ہے اس کی تیاری کرنے دیں مجھے۔ میں آ رہا ہوں آپ بیٹھیں بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں میں۔"

شہریار کو اس وقت سمجھ نہیں آرہی کہ جو یہ لوگ کرنے والے ہیں کیا یہ سب ٹھیک ہے۔

حیدر کے پاس ماہکان کا خون والا ڈوپٹا تھا۔ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا حیدر نے ماہکان کو۔ ہر ہسپتال میں دیکھا تھا ہر جگہ مگر ماہکان کا کوئی پتا نہیں تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ ماہکان کو کون لے گیا ہے۔ یہاں اس علاقے میں ارش کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ ماہکان کی تصویر جب آس پاس کے لوگوں نے دیکھی تو انہوں نے بتا دیا کہ ہیں اسی لڑکی کا ایکسڈینٹ ہوا تھا مگر جو لڑکا اسے لے گیا اس کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ نمر وز لالہ نے تو بہت کوشش کی کہ کہیں سے ماہکان کا علم ہو جائے مگر نہ ماہکان ملی نہ اس کا کوئی پتا۔ حیدر اس وقت فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ماہکان کی ٹوٹی ہوئی

چوڑیاں تھیں۔ نمر وز کمرے میں آئے۔ ہلکی ہلکی روشنی کمرے میں آرہی تھی۔ کھڑکی تھوڑی سے کھلی تھی ورنہ باقی کمرے کے اندر اندھیرا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"حیدر میرا بچہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔"

حیدر کی آنکھوں میں آنسو خشک ہو چکے تھے۔ یہ تین دن اس نے جیسے گزارے تھے کوئی نہیں جانتا تھا۔ حیدر نے کھانا کو ہاتھ بھی نہ لگایا تھا۔ دائمہ تو بیٹے کی حالت پر برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔ انہیں ماں جی کی بات یاد آئی کہ ان کا بیٹا بہت زیادہ تکلیف دیکھے گا۔ ماں جی کی بات سچ ثابت ہو گئی تھی ماہکان کھو گئی تھی اور حیدر کو شاید اب زندگی سے کوئی لگاؤ ہی باقی نہ رہا تھا۔

حیدر کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نمر وز اس کے بال سنوار رہے تھے۔ حیدر کی حالت بہت بری تھی۔

"لالہ وہ کہاں چلی گئی۔ میرے نصیب میں ہی یہ سب کیوں لکھا تھا۔ آپ جانتے ہیں لالہ مجھے ہر پل ایسا لگتا ہے ابھی وہ کہیں سے آجائے گی۔ لالہ بتائیں نہ میں نے کوئی غلطی کر دی تھی جس کی وجہ سے اسے مجھ سے چھین لیا گیا۔"

حیدر آنکھوں میں نمی لیے نمر وز کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"نہیں حیدر ایسا نہیں ہے۔ یہ تو آزمائش ہے جو بہت جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ تم ہمت مت ہارنا مجھے امید ہے وہ جہاں بھی ہو گی بالکل ٹھیک ہو گی۔"

"لالہ آپ کو پتا ہے جن لوگوں نے اس کو دیکھا تھا وہ یہی کہہ رہے ہیں میری مانو بہت زور سے زمین پر گری تھی۔ اس کے سر سے بہت خون نکلا تھا۔ لالہ میں نے تو آج تک ماہکان کو کانٹا تک چھپنے نہیں دیا اور اتنی سخت



## Posted on Kitab Nagri

چوٹ لگ گئی اسے دیکھیں نہ لالہ۔ میں کہاں سے لے کو آؤں اسے اپنے پاس۔ میں ہر روز اس کا چہرہ دیکھ کر جیتا تھا اگر وہ ہی نہیں ہے تو پھر میں جی کر کیا کروں۔"

لالہ نے حیدر کے سر پر پیار دیا اور اسے اپنے سینے سے لگایا۔

"میرا بچہ ایسا نہیں کہتے۔ اگر تم ہمت ہار دو گے تو ہم سب کیا کریں گے۔ دیکھو تمہیں تو ابھی اسے تلاش کرنا ہے نہ۔"

ماہکان کو تمہارے بغیر نیند بھی نہیں آتی تھی۔ دیکھنا وہ بالکل ٹھیک ہوگی اور بہت جلد تمہارے پاس ہوگی۔"

"لالہ آپ تو میرے بڑے ہیں مجھے سکون نہیں ہے میرے لیے دعا کریں مجھے ماہکان مل جائے۔ وہ میری زندگی کا چاند ہے۔ اس کی روشنی سے میری زندگی روشن ہے۔ اگر وہ مجھے نہ ملی تو سب ختم ہو جائے گا۔"

"ایسا کچھ نہیں ہو گا میرا بچہ تم حوصلہ رکھو دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

لالہ نے حیدر کو ہر طریقے سے تسلی دی مگر شاید حیدر کو اب کوئی بھی چیز سکون نہیں دے سکتی تھی۔ وہ کمرہ جہاں ہر وقت ماہکان کی ہنسی گونجتی

تھی۔ اس کمرے میں ماہکان کی چیزیں پڑی رہی تھی اب یہ کمرہ بالکل ویران تھا۔ یہاں کچھ بھی نہیں تھا سوائے حیدر کی تنہائی کے۔

## Posted on Kitab Nagri

دائمہ حیدر کے لیے کھانا لے کر آئی۔ ان کے بیٹے نے پچھلے کتنے دنوں سے کھانے کو ہاتھ بھی نہ لگایا تھا۔

"حیدر بیٹھا کھانا کھا لو میری جان۔"

"نہیں ماں میرا دل نہیں کر رہا آپ کھانا واپس لے جائیں۔"

"ایسا کب تک چلے گا میرے بیٹے۔ ہو سکتا ہے ہم ماہکان کو تلاش کر رہے ہیں اور وہ اس دنیا میں ہی نہ ہو۔"

حیدر نے ٹرپ کر ماں کو دیکھا

"آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں ماں۔ ماہکان زندگی ہے تبھی تو میں زندہ ہوں۔ اگر وہ زندہ نہ ہوتی تو میری جو سانسیں چل رہی ہیں شاید وہ نہ ہوتی۔ میرا زندہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ کہیں پر موجود ہے اور بالکل ٹھیک ہے۔ میری دعائیں ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں۔"

"حیدر بیٹا کتنے دن ہو گئے ہیں تجھے ایسے رہتے ہو۔ ماہکان نجانے کب ملے گی تو کیا ساری زندگی اس کے لیے ایسے ہی رہے گا۔ بیٹا زندگی ایسے ہی تو گزاری نہیں نہ جاتی۔"

www.kitabnagri.com

"آپ ٹھیک کہتی ہیں ماں زندگی ایسے ہی تو گزاری نہیں جاتی مجھے صرف ماہکان کا انتظار ہے بس اب۔ میں ماہکان کے لیے

زندہ رہوں گا۔ وہ جب میرے پاس واپس آئے گی نہ تو بہت زیادہ خوش ہوگی مجھے دیکھ کر کہ اس کے حیدر نے کتنا انتظار کیا ہے اس کا۔"

## Posted on Kitab Nagri

دائمہ حیدر کے منہ میں روٹی کا نوالہ خود ڈال کر بولنے لگی۔

"بیٹا تمہیں اب زندگی میں آگے بڑھنا ہے۔"

"جانتا ہوں ماں مگر ماہکان کے بغیر میری زندگی ایک ہی جگہ کھڑی رہے گی آگے نہیں بڑھے گی۔ مجھے امید ہے وہ بہت جلد میرے پاس ہوگی۔"

"مجھے بھی یہی امید ہے میرا بیٹا۔"

دائمہ اپنے جوان بیٹے کی حالت پر آنسو بہانے کے سوا کیا کر سکتی تھی۔ ماہکان ان کی بہن کی بھی آخری نشانی تھی ان کے پاس۔ اب کیا کر سکتی تھی دائمہ سوائے اپنے بیٹے کو حوصلہ دینے کے۔

ماہکان کا علاج پچھلے چار ماہ سے جاری تھا۔ ماہکان کو مہ میں تھی اور ڈاکٹرز کو امید تھی کہ یہ جلد ہی کو مہ سے باہر آجائے گی۔ ارش کمرے آیا تو دیکھا کہ بابا ماہکان کے سر اپنے بیٹھے ہیں اور ہاتھ میں کتاب لیئے پڑھ رہے ہیں۔ یہ ان کا معمول تھا کچھ عرصے سے۔

"بابا آپ اٹھ جائیں کھانا کھالیں۔ میں نے آج گھر سے خصوصاً آپ کے لیئے کھانا لایا ہے۔"

"ارے بیٹا دل ہی نہیں کر رہا کچھ بھی کھانے کا۔ بس اپنی بیٹی کو تندرست

## Posted on Kitab Nagri

دیکھنا چاہتا ہوں میں۔"

"بابا ماہکان بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ آپ اگر اپنی صحت کا خیال نہیں رکھیں گے تو ماہکان کا کیا ہوگا۔"

شہریار کو زبردستی ارش کھانے کے لیے ٹیبل پر لایا۔

"ارش تم جانتے ہو ماہکان کو دیکھ کر مجھے رائمہ کی بہت یاد آتی ہے۔ نجانے میرے بغیر کیسے اس نے دن گزارے

ہوں گے۔"

"بابا میں آپ سے یہ سوال کبھی نہ کرتا مگر میں آج آپ سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ ایسی کیا وجہ ہو گئی تھی کہ چچی

آپ کو چھوڑ کر چلی گئی۔ آپ نے ماہکان اور چچی سے رابطہ بھی نہ رکھا۔"

"کچھ راض ایسے ہوتے ہیں نہ ارش کہ ان کو راض ہی رہنا ہوتا ہے۔ اگر سب باتیں میں تمہیں بتا دوں تو بے

سکون رہوں گا میں۔ تم مجھ سے ابھی کچھ بھی مت پوچھو۔ سہی وقت آنے پر تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔"

شہریار نے خاموشی اختیار کر لی اور ارش بھی سمجھ گیا کہ بابا زیادہ بات نہیں کرنا چاہتے۔

www.kitabnagri.com

یہ دسمبر کی ایک سرد صبح تھی۔ ڈاکٹر زماہکان کے ارد گرد جمع تھے۔ آج پورے چھ ماہ بعد اسے ہوش آیا تھا۔ ڈاکٹر ز

نے شہریار اور ارش کو چند لمحوں کے لیے باہر بھیجا۔

"آپ کو یاد ہے کہ آپ کون ہیں۔"

ماہکان سے ایک ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد سوال کیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں ماہکان ہوں ماہکان شہریار۔"

"گڈ آپ کو یاد ہے آپ کی فیملی۔"

میری فیملی میں بابا ہیں اور ماما۔"

"کیا آپ کو یاد ہے آپ کا ایکسڈینٹ کیسے ہوا۔"

"نہیں مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔ مجھے بس اتنا یاد ہے کہ بابا اور ماما کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی اور بابا نے ماما سے کچھ کہا تھا اس کے بعد ہم لوگ گھر چھوڑ گئے تھے۔ مجھے بس اتنا یاد ہے ایک بوڑھی عورت تھی جو ماما کی ڈیٹھ کے وقت میرے پاس تھی اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں۔"

ڈاکٹر کو بتاتے ہوئے ماہکان کو سانس چڑھ گیا۔ یہ ابھی ابھی کو مہ سے آئی تھی اور اس کا ذہن مکمل طور پر بیدار نہیں ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے اسے دوبارہ سکون کا انجکشن دیا اور باہر آیا۔ ارش اور شہریار کو ڈاکٹر نے اپنے کیبن میں بلایا۔

"دیکھیے مسٹر شہریار آپ کی بیٹی اب بالکل ٹھیک ہیں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ اپنی یادداشت کے کچھ سال مکمل طور پر بھول چکی ہیں۔ انہیں اپنی ماں کی موت تک یاد ہے سب کچھ اس کے بعد نہیں۔"

"جی تب ماہکان بارہ سال کی تھی۔"

"یعنی ماہکان پانچ سال کی یادداشت بھول گئی ہیں۔ آپ کو یہی کہوں گا میں کہ

## Posted on Kitab Nagri

جتنا ہو سکے ماہکان کو پرانی چیزیں یاد مت کروائیے گا۔ وہ ابھی اس حالت میں نہیں ہیں کہ اپنے دماغ پر زور ڈال سکیں۔"

"جی ڈاکٹر صاحب میں پوری کوشش کروں گا میری بیٹی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔"

ارش سب باتیں خاموشی سے سن رہا تھا۔

"ڈاکٹر ماہکان کی یادداشت آنے کا کوئی چانس ہے۔"

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا مسٹر ارش۔ جب تک وہ خود کوشش نہیں کریں گی انہیں شاید کچھ بھی یاد نہ آئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی یادداشت کبھی واپس نہ پائیں یا ہو سکتا ہے کہ زندگی کہ کسی لمحے ان کی یادداشت واپس آجائے۔" کافی دیر ڈاکٹر کے ساتھ رہنے کے بعد ارش اور شہریار ماہکان کے پاس آئے جو ابھی ہوش میں آگئی تھی۔

"میری بیٹی میری ماہی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شہریار نے ماہکان کے سر پر پیار دیا۔

"بابا۔۔۔۔۔"

ماہکان نے شہریار کو روتے ہوئے پکارا۔

"میرا بچہ سر پر بالکل بھی زور نہیں ڈالنا۔"

"بابا۔۔۔۔۔ مجھے بتائیں نہ کیا ہوا تھا ماما کی ڈیٹھ کے بعد۔"



## Posted on Kitab Nagri

"تم میرے پاس آگئی تھی بیٹا۔ تمہارا ایکسڈینٹ ہو گیا تو ہم تمہیں یہاں لے آئے۔ اب تم بالکل ٹھیک ہو۔ اپنے دماغ پر بالکل بھی زور مت ڈالو۔"

"بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں ماہکان خود کو ریلیکس کرو۔"

"یہ کون ہیں بابا۔"

ارش کو دیکھ کر ماہکان نے شہریار سے سوال کیا۔

"یہ ارش ہے ماہکان آپ کے تایا جان کا بیٹا۔ ہمارے ساتھ رہتا تھا یہ پھر کچھ عرصے کے لیے باہر پڑھنے چلا گیا تھا۔"

"مجھے یاد نہیں بابا۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا اگر آپ کو یاد نہیں تو آپ نے خود کو بالکل ریلیکس رکھنا ہے۔ آپ ٹھیک ہو جائو پھر میں آپ کو گھر لے جائوں گا۔"

www.kitabnagri.com

شہریار نے ماہکان کا ہاتھ پکڑ کا اس پر بوسہ دیا۔ اپنی بیٹی کو زندہ سلامت

دیکھ کر جو سکون انہیں مل رہا تھا شاید ہی کبھی ملا ہو۔

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان بہت عرصہ بیڈپر رہنے کی وجہ سے ابھی چل نہیں پاتی تھی۔ ڈاکٹر نے ارش کو کہا تھا کہ ماہکان کو شام کے وقت واک کرائی جائے تاکہ اس کی ٹانگوں کو چلنے کی عادت ہو جائے۔ ارش کمرے میں آیا تو نرس ابھی ابھی ماہکان کو چیونچ کر واکر گئی تھی۔ ماہکان بیڈپر بیٹھ کر بابا کا انتظار کر رہی تھی۔

"کسی ہے ہماری ماہی۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں ارش بھائی۔ بابا نہیں آئے۔"

"انہیں کسی میٹنگ کے لیے جانا پڑ گیا۔ مگر ہاں جاتے جاتے وہ کہہ گئے ہیں کہ

میری بیٹی کا بہت سارا خیال رکھنا ہے۔ چلو اٹھو باہر چلیں تمہیں واک کروانی ہے۔"

"ارے بھائی میرا دل نہیں کر رہا۔"

"دل کی باتیں نہیں مانتے گڑیا۔ چلو اٹھو ویل چیئر پر بیٹھو پھر لان میں جا کر واک کریں گے۔ تم چاہتی ہو نہ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تم۔"

www.kitabnagri.com

ماہکان نے اثبات میں سر ہلایا۔ ارش نے ماہکان کو سہارے سے کرویل چیئر پر بٹھایا۔

"اب ٹھیک ہو نہ تم"

"جی۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارش ماہکان کو لان میں لے گیا۔ یہ نیا گھر تھا جو ارش نے لاہور میں خریدا تھا۔ ارش کا ارادہ ماہکان اور بابا کے ساتھ یہاں

لاہور میں رہنے کا تھا۔ ارش نے ماہکان کو سہارا دیا اور کندھے سے تھاما۔

ماہکان آہستہ آہستہ قدم رکھ رہی تھی۔

"ارے بھیا مجھے اپنی اور آپ کی کوئی ایک بھی بات یاد نہیں ایسا کیوں ہے۔"

"وہ اس لیے کہ تم جب پانچ سال کی تھی تو میں باہر چلا گیا تھا۔ تم زیادہ بولتی نہیں تھی اکثر بالکل چپ رہا کرتی تھی۔"

"سچ میں مگر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ماما تو ہر وقت مجھے یہی کہہ کرتی تھی کہ بہت بولتی ہوں میں۔"

"ہر ماں اپنے بچے کو یہی کہتی ہے ماہی تم۔ جانتی تو ہو۔ پتا ہے میں بہت زیادہ یاد

کرتا تھا فیملی کو جب میں باہر تھا۔"

www.kitabnagri.com

"تو پھر آپ ہمارے پاس ہی رہ جاتے نہ باہر کیوں چلے گئے۔"

"کبھی کبھی کچھ عرصے کے لیے اپنوں سے دور جانا ہی ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے۔ تم ٹھیک ہو نہ ماہکان یا تھک گئی ہو۔"

"تھوڑی تھوڑی تھک گئی ہوں۔ آپ مجھے بٹھادیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارش نے ماہکان کو چیئر پر بٹھایا۔

"پتا نہیں ارش بھیا مجھے ایسا کیوں لگتا ہے جیسے میں کوئی بہت زیادہ قیمتی چیز پیچھے چھوڑ آئی ہوں۔"

"یہ سب تمہارا وہم ہے۔ تم نے اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔ تم جلدی سے زندگی کی طرف لوٹ آؤ۔ مجھے اور چاچو کو بہت

انتظار ہے کہ کب تم دوبارہ سے اس گھر میں رونق لے آؤ گی۔"

"کیا اب میرے آنے سے رونق نہیں ہوئی۔"

"ایسا تو نہیں ہے۔ تم سہی سلامت ہو ہمارے لیے یہی کافی ہے۔ بس جلدی سے ٹھیک ہو جائو تم۔"

ارش ماہکان کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا جو ردی نائل تھا۔ ماہکان آہستہ آہستہ تندرستی کی طرف جا رہی تھی۔ ارش کو یقین تھا بہت جلد حیدر کو ماہکان کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے نکال دے گا یہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

حیدر اس وقت سہیل کے پاس بیٹھا ہوا تھا جو اس کا بہت پرانا دوست تھا۔ ماہکان کو گم ہوئے کافی عرصہ ہو چکا تھا۔ اب تو حیدر کو لگنے لگا تھا جیسے کسی نے اس کی خوشی سچ میں اس سے دور ہو گئی ہے۔ ماہکان کو یاد کرتے ہوئے حیدر بہت بار رنجیدہ ہو جاتا مگر اسے یقین تھا کہ ایک نہ ایک دن تو ماہکان نے اس سے ملنا ہی ہے۔ ماہکان اس کے نکاح میں تھی اس کی بیوی تھی۔ حیدر کو یقین تھا کہ ایک نہ ایک دن آئے گا جب ماہکان ملے گی اور اسے حیدر کی محبت محسوس ہوگی۔

## Posted on Kitab Nagri

"حیدر کیا کر رہا ہے اکیلے بیٹھ کر۔"

سہیل نے حیدر کے ک کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"کچھ نہیں سہیل بس سوچ رہا تھا کہ زندگی بھی کتنی عجیب ہے نہ۔ کل کو جو خواب میں نے دیکھے تھے وہ سب ٹوٹ

گئے ہیں۔ میں نے کیا کیا نہیں سوچا تھا ماہکان کے لیے۔ میں لالہ کو کہا کرتا تھا کہ ماہکان کے لیے میں سب کچھ کروں گا۔ ماہکان کو بھرپور زندگی دینے کے لیے میں نے اپنی ہر خواہش ختم کر دی تھی۔ میں کبھی بھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ ماہکان میرے ساتھ نہیں رہے گی۔ وہ میرے پاس نہیں ہوگی اور مجھے چھوڑ جائے گی۔"

"حیدر یہ سب قسمت میں لکھا تھا۔ تم اپنی زندگی کو یوں ختم مت کرو۔ بھا بھی جہاں بھی ہوں گی بالکل ٹھیک ہوں گی۔ مجھے یقین ہے وہ جہاں بھی ہیں تمہیں یاد کرتی ہیں۔ بہت جلد تم انہیں اپنے سامنے پاؤ گے۔"

"تمہیں پتا ہے سہیل جب میں رات کو اکثر اٹھ جاتا ہوں اور میرے ساتھ ماہکان نہیں ہوتی نہ تو مجھے ایسے لگنے لگتا ہے جیسے میں نے ماہکان کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔ ماہکان کو جب ڈر لگا کرتا تھا نہ تو وہ میرے کندھے سے لگ کر بیٹھ جایا کرتی تھی۔ جب تک میں ماہکان کو رات کے وقت اپنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھلاتا تھا وہ سوتی نہیں تھی۔ اب مجھے راتوں کو اس کے بغیر نیند نہیں آتی۔ نجانے کچھ کھاتی بھی ہوگی میری ماہکان یا نہیں۔"

"حیدر ایسے کیسے زندگی چلے گی یار۔ تمہیں خود کو سنبھالنا ہے۔ گھر میں سب کتنے پریشان ہیں۔ معلوم ہے تمہیں آئی



## Posted on Kitab Nagri

تمہاری وجہ سے کتنی پریشان ہیں۔"

"میں کیا کر سکتا ہوں سہیل جس کی پوری زندگی ہی ختم ہو جائے وہ شخص کیا کر سکتا ہے۔"

"ایسا مت کہو حیدر تمہیں پتا ہے محبت کبھی ختم نہیں ہوتی مگر ہم ساری زندگی ایک محبت کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہمیں زندگی جینا ہوتی ہے یہی دنیا کا اصول ہے۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو میرے یار۔ میں جی تو رہا ہوں ماہکان کے لیے۔ وہ مل جائے تو مجھے امید ہے کہ میں زندگی میں دوبارہ واپس آ جاؤں گا۔ بس مجھے ایک بار پتا چل جائے کہ وہ ٹھیک ہے کہ نہیں۔"

"وہ ٹھیک ہیں حیدر۔ اٹھو میرے ساتھ۔"

تمہارا پسندیدہ گیم کھیلتے ہیں ہم۔"

سہیل حیدر کو زبردستی باسکٹ بال کھیلنے کے لیے لے کر گیا۔ باسکٹ بال حیدر کو شروع سے ہی بہت پسند تھی۔ اکثر جب گھر میں یہ سیف اور زید کے ساتھ کھیلتا تو ماہکان ان کو کھڑے ہو کر دیکھتی۔

"خان میری بات سنیں یہ بینڈ لگائیں بالوں میں بہت پیارا لگے گا۔"

حیدر کے سامنے کپڑے کا کالے رنگ کا کپڑا ماہکان نے رکھا جو ماتھے پر باندھتے تھے۔

"مانو کیا میں یہ پہنے ہوئے اچھا لگوں گا بھلا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیوں نہیں اچھے لگے گیس آپ۔ کوئی بوڑھے ہو گئے ہیں جو نہیں پہن رہے یہ۔"

مجھے اچھا لگے گا خان اگر آپ میری بات مانیں گے۔"

ماہکان نے معصوم شکل بنا کر حیدر کو ماننا چاہا۔

حیدر نے ماہکان سے یہ کپڑا لے کر ماتھے پر بندھا۔

"بہت پیارے لگ رہے ہیں خان آپ۔"

ماہکان نے حیدر کے بال سیٹ کرتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا۔ پھر حیدر کا موبائل لائی اور فرنٹ کیمرہ آن کیا۔

"چلیں میرے ساتھ تصویر بنائیں۔"

"مانو۔۔۔۔۔"

حیدر نے ماہکان کی طرف دیکھا پھر تصویر لینے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

"حیدر کیا کر رہے ہو یہاں آجائواب۔" www.kitabnagri.com

سہیل حیدر کو خیالوں سے باہر لایا اور اس کے ہاتھ میں باسکٹ بال تھامادی۔ کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ حیدر کس قرب سے گزر رہا ہے۔

تین سال بعد

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان اس وقت دیوار پر چڑھی ہوئی تھی۔ اس کا رخ گھر کے دوسرے طرف والے لان میں تھا۔ نوکر اس کے پیچھے ہی کھڑے تھے۔ اس وقت ماہکان نے بالوں میں کپڑے کا بند لگا رہا تھا۔ ماہکان نے اس وقت نیلے رنگ کا فراک پہنا رکھا تھا۔ گلے میں چھوٹا سا ڈوپٹہ لیئے یہ دوسرے گھر سے کسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ ہاتھوں میں اس نے بال اٹھا رکھی تھی۔ حنا جب اپنے لان میں آئی تو اس کی چینیں نکل گئی۔

"ارے یہ لڑکی کیا چیز ہے۔ کیا کر رہی ہو تم۔"

"میں کچھ نہیں رزلٹ کا انتظار۔ تمہیں اتنی ساری کالز کی مگر تم نے جواب نہیں دیا۔ اب مجھے خود ہی تمہیں آکر دیکھنا پڑا کیا تم زندہ ہو یا گزر گئی۔"

"دنیا کے انتہائی فضول ترین انسان جو ہوں گے ان میں شامل ہو تم۔ تم جانتی ہو ایسے اگر تمہیں ارش بھیانے دیکھ لیا تو کیسے پورے گھر میں شور مچ جائے گا۔"

"کسی کو معلوم نہیں ہو گا ویسے بھی دیوار پر اور درخت پر چڑھنا تو مجھے بہت زیادہ پسند ہے۔ تم جانتی ہو بچپن کی مجھے کوئی بات تو یاد نہیں مگر ایک بات یاد ہے کہ ارش بھی مجھے کیسے اٹھایا کرتے تھے جب میں درخت پر چڑھ جایا کرتی تھی۔ ایک بات مجھے یاد ہے میں نے درخت سے ایک بار چھلانگ لگائی تھی اور ارش بھیانے مجھے پکڑا تھا۔ ابھی تک میں وہ بات نہیں بھولی لیکن ارش بھیانے مجھے نظر نہیں آتا۔"

حنا یہ بات جانتی تھی کہ ماہکان کی یادداشت بہت کم ہے۔ کچھ باتیں اسے یاد ہیں پرانی مگر چہرے یاد نہیں۔ اسی وجہ سے اسے یاد نہیں تھا کہ جب اس نے چھلانگ ماری تھی تو اسے پکڑنے والا ارش نہیں بلکہ حیدر تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

حنا اور اسے بار بار فورس کر رہی تھی کہ تم نیچے آؤ مگر ماہکان کسی کی بات نہیں مانتی تھی۔ نوکر بھی ایک طرف سر جھکا کر کھڑے ہوئے تھے انہیں معلوم تھا کہ اگر ماہکان کو چوٹ آتی ہے توارش اور شہریار صاحب ان سب کو ڈانٹیں گے۔ ماہکان نے اپنے گھر میں ایک گاڑی کو داخل ہوتے ہوئے دیکھے تو اسے پتہ چل گیا کہ اس کے بابا آگئے ہیں۔ ماہکان نے فوراً اسے اپنے گھر کی طرف چھلانگ لگائی۔ حنا بھی دوسری طرف پریشان ہو گئی کہ یہ لڑکی کسی نہ کسی دن اپنی کوئی ایک ٹانگ ضرورت توڑے گی۔ ماہکان بابا کی طرف دیکھنے لگی جو گاڑی سے نکل رہے تھے۔ آج بھی شہریار ویسے ہی تھے جیسے جوانی میں۔

"میرے ہینڈ سم بابا۔"

ماہکان اپنے والد کے پاس گئی اور ان کے سینے سے لگ گئی۔

"ہینڈ سم بابا کی ہینڈ سم بیٹی دیوار پر چڑھ کر کیا کر رہی تھی۔"

"کچھ نہیں بابا وہ میرا زلٹ ہے نہ آج تو سوچا کیوں نہ تھوڑا ہنجوائے ہی کر لیا جائے۔"

"بیٹا ارش کا پتا ہے نہ وہ کتنا سخت ہے۔ تم پہلے ہی کتنی دفعہ اپنا نقصان کر چکی ہو۔ اس کو اچھا نہیں لگتا تمہاری ایسی حرکتیں سن کر۔"

"بابا بھیا تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ اچھا بتائیں نہ اگر میں فیل ہو گئی تو کیا آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔"

"جی نہیں میں اپنی بیٹی سے کیوں ناراض ہونے لگا۔ ہاں مگر ارش سے تمہاری کلاس ضرور ہوگی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بابا آپ بھیا کو منع کیوں نہیں کرتے ہر وقت تو مجھے ڈانٹ ہی پڑتی رہتی ہے ان سے۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں بالکل ایک چھوٹا سا بے بی ہوں جسے اگر گھانسی بھی آئے گی تو اسے اٹھا کر ہسپتال لے جائیں گے۔"

شہر یار اپنی معصوم بیٹی کی بات پر بہت ہنسے۔ اب ان کی بیٹی کو کون سمجھتا کہ یہ ارش اور ان کے لیے کیوں ضروری تھی۔ دنیا میں ارش اور ان کا واحد رشتہ ہی یہی تھی۔

"چلو اندر چلیں اب میرا خیال ہے تم نے آج کے دن کے لیے بہت مستی کر لی ہے۔"

شہر یار ماہکان کے ساتھ اندر آئے۔ اماں جو ارش کی آیا تھی وہ اب ان کے ساتھ رہتی تھی۔ اماں نے ماہکان کو دیکھا تو فوراً اس کی طرف آئی۔

"ہائے پتر میں تیری بیٹی سے بہت تنگ ہوں۔ یہ ہمیں بہت تنگ کرتی ہے۔ ابھی بھی ملازم مجھے پتار ہے تھے کہ سامنے دیوار پر چڑھ کر حنا سے باتیں کر رہی تھی۔"

"اماں آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں نے کوئی بہت برا کام کر دیا ہے۔ صرف دیوار پر ہی تو چڑھی ہوں نہ میں۔ ویسے بھی اب آپ جیسا کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو ہر وقت گھوگھنٹ پہن لینا چاہیے ایسا تو نہیں ہو گا نہ۔"

"دیکھ لے شہر یار میں کوئی بات کہوں اسے تو کیسا جواب دیتی ہے یہ مجھے۔"

"اماں بچی ہے ابھی۔ ایسے کام اگر یہ اس عمر میں نہیں کرے گی تو کب کرے گی۔"

ملازم بھاگتا ہوا آیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"چھوٹی بی بی آپ کا رزلٹ آگیا ہے۔"

"کیا بنا۔"

ماہکان صوفے سے اٹھ گئی۔

"تیسری پوزیشن لی ہے آپ نے بی اے میں۔"

ماہکان کی تو خوشی کی انتہا نہ رہی۔ یادداشت جانے کے بعد اسے ارش نے ایف ایس سی کی بیسپر بی اے انگلش میں داخل کروایا تھا حالانکہ حیدر کے پاس یہ یونیورسٹی میں پڑھتی تھی اور یہ بی ایس فیزکس کر رہی تھی وہاں۔ مگر یہاں تو اسے سب کچھ بھول گیا تھا تو ارش نے اس کی آسانی کے لیے اسے سب سے آسان سبجکٹ رکھوایا تھا۔ ماہکان کا داخلہ لاہور یونیورسٹی میں ہوا تھا اور اب آگے اس کا ارادہ ایم اے انگلش کرنے کا ارادہ تھا۔

"بابا دیکھنا آپ کی بیٹی کامیاب ہو گئی آپ کو کہا تھا نہ میں نے کہ میں ضرور اس دفعہ کوئی اچھا کام ہی کروں گی۔"

ماہکان صوفے پر بیٹھ گئی۔ شہر یار روز اپنی بیٹی کو دیکھتے تو انہیں احساس ہوتا کہ انہوں نے شاید اس کے ساتھ زیادتی کر دی ہے۔ یہ کسی کے نکاح میں تھی اور جو دھندلی یادیں ان کی بیٹی کی پاس تھی اس سے پتا چلتا تھا کہ یہ اپنے شوہر سے کس قدر نزدیک تھے۔ ماہکان کی زندگی میں کوئی خلا نہیں تھا یہ اس کی پرسنلٹی سے اندازہ لگا سکتے تھے۔ ماہکان کی زبان ظاہر کرتی تھی کہ اسے پیچھے بھی بالکل بچوں کی طرح ہی رکھا گیا ہے۔ ارش نے شہر یار کو منع کیا تھا کہ یہ ماہکان کرہر گز حیدر کے پاس واپس نہیں جانے دے گا۔ شہر یار نے ارش کو بہت کہا کہ جو حقیقت ہے اسے یہ لوگ جھٹلا نہیں سکتے مگر شاید ارش کسی کی سننے کو تیار نہیں تھا۔ ماہکان بھی ارش سے بہت زیادہ قریب



## Posted on Kitab Nagri

تھی اور شہر یار جانتے تھے ارش ماہکان کو پسند کرتا ہے۔ اگر ماہکان کی شادی حیدر سے نہ ہوئی ہوتی تو یہ کب کا ارش سے ماہکان کا نکاح کر چکے ہوتے مگر ماہکان کسی کی بیوی تھی یہ بات ارش تو نہیں سمجھتا تھا مگر شہر یار ضرور سمجھتے تھے۔

"بابا آج ہم نہ باہر ڈنر کریں گے۔ میں ارش بھیا کو کال کر رہی ہوں گے وہ جلدی گھر آئیں۔ میں نے اتنی بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔"

ماہکان جلدی سے اٹھی اور ارش کو کال ملائی۔ ارش شاید میٹنگ سے ابھی نکلا تھا۔ اپنے فون پر گھر کا نمبر دیکھ کر ارش نے فوراً اٹھالیا۔ آج ماہی کا رزلٹ تھا۔ ارش گھر رہنا چاہتا تھا مگر یہ میٹنگ بہت اہم تھی اس لیے اسے آفس آنا پڑا۔

"ارش بھیا میری تیسری پوزیشن آئی ہے۔"

ماہکان نے فوراً ہی اسے یہ بات بتائی۔

"ماہی یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ چلو اب بتاؤ تمہیں کیا چاہیے۔"

"گفٹ میں آپ سے بعد میں لوں گی پہلے آپ میرے اور بابا کے ساتھ ایک اچھا سا ڈنر کریں گے۔"

"اوکے ماہی میں بس ایک گھنٹے تک آفس سے نکل رہا ہوں پھر آؤں گا گھر تو ساتھ میں ڈنر کرنے کہیں باہر چلیں گے۔ تم ریڈی رہنا۔" ارش نے فون بند کیا تو ہمدان اس کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ویسے ایک بات کہوں تو اچھا نہیں کر رہا یار۔ وہ بیوی ہے کسی کی۔ تو نے اسے خود کے اتنا قریب کیا ہے مگر سوچ جس دن اسے پتا چلے گا کہ تو نے اور انکل نے اسے اس کے اصل گھر سے دور کیا ہے تو اس ہر کیا گزرے گی۔"

"ہمدان مجھے کچھ بھی یاد کروانے کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا اصل گھر اور کوئی نہیں اس کے بابا کا ہے۔ بارہ سال کی تھی وہ جب اس کی شادی ہوئی۔ میرا نہیں خیال کہ ایسی شادی کا کوئی وجود ہوگا۔ بہت جلد میں اپنے طریقے سے حیدر سے ملوں گا اور ماہکان کی طلاق کروادوں گا۔ بعد میں جب میری شادی ماہکان سے ہوگی تو شاید اسے یاد بھی نہیں ہوگا کہ کبھی اس کی زندگی میں حیدر نامی کوئی انسان تھا۔ میں حیدر کی ہر یاد اس کے دماغ سے مٹا دوں گا۔"

"مگر ایک بات یاد رکھو جو لوگ دل میں بستے ہیں نہ ان سے ایسی چیزوں کی امید نہیں لگاتے تھے کہ وہ اپنا ماضی بھول جائیں گے۔ ماضی بھولنے سے بھی نہیں بھولنا یہ یاد رکھو ارش۔ آج نہیں توکل کبھی نہ کبھی تو اسے یاد آئے گا کہ جس کے ساتھ وہ اتنا عرصہ رہی ہے وہ اس کا شوہر ہے اور اس کی دھاندلی یادوں میں تم نہیں ہو حیدر ہے۔"

"میں ابھی اس سب پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ بہتر ہے تم خاموش ہو جاؤ ہمدان۔"

www.kitabnagri.com

ہمدان سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔ اس انسان سے بات ہی کرنا فضول تھا کیونکہ اس نے کبھی بھی کسی کی نہیں سنی تھی۔ ارش کا جیسا دل کرتا وہ ویسا ہی کرتا پھر چاہے اس کے سامنے والا انسان جتنا مرضی ہرٹ ہو جائے۔

ارش کا رخ ایک پھولوں والی دکان کی۔ طرف تھا۔ ارش نے پھولوں کا ایک بکے پیک کر وایا۔ ارش نے اور بھی بہت سارے تحفے خریدے۔ اب اس کا رخ گھر کی طرف تھا۔ تین سال پہلے لاہور میں اس پوش علاقے میں گھر بنا کر ارش نے اپنی زندگی گزارنے کا فیصلہ لیا تھا۔ اس کے مطابق اب زندگی آسان ہونے والی تھی کیونکہ اس کے

## Posted on Kitab Nagri

پاس وہ دولت تھی جو بہت کم لوگوں کے پاس تھی۔ اس کے پاس ماہکان تھی۔ ماہکان اس کی محبت تھی اور ماہکان کو اپنے ساتھ رکھنا اس کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ یہ اس کی قسمت تھی کہ ماہکان کی شادی اس سے ملنے سے پہلے ہی ہو چکی تھی اور وہ بھی اتنی چھوٹی عمر میں۔ اس نے جب ماہکان کو پہلی بار دیکھا تھا تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ ماہکان سے محبت کرے گا مگر جب اس کے دل نے اس سے بغاوت کر دی تو پھر قسمت نے اس کے ساتھ ایک عجیب کھیل کھیلا۔ ماہکان اس کے بہت قریب تھی اس کے چچا کی بیٹی جس کے ساتھ اس نے اپنا بچپن گزرا تھا مگر اسے یہ بھی یاد تھا کہ بچپن میں اس نے کبھی بھی ماہکان کے ساتھ نرمی نہیں کی تھی۔ ماہکان زیادہ تر چچی کی پاس ہوتی اور یہ وہ بچہ تھا جس کو گھر کے افراد کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ماہکان اگر رو بھی رہی ہوتی تو کبھی اس نے اتنی توفیق نہیں کی کہ اسے جا کر چپ کروائے۔ اب اس کا دل کرتا تھا کہ ماہکان کی جن یادوں پر اس نے جھوٹ کا نقاب چڑھا دیا ہے وہ سچ ہوتی۔ ان یادوں میں حیدر کا دھندلا چہرہ نہ ہوتا بلکہ ارش کا صاف چہرہ ہوتا۔ ارش جانتا تھا کہ یہ جو کر رہا ہے یہ غلط ہے مگر ارش نے زندگی اب گزارنا شروع کی تھی۔ اب یہ نہیں چاہتا کہ وہ خوشی اس کے پاس سے چلی جائے جو اسے کتنے سالوں بعد حاصل ہوئی تھی۔ ہاں شاید اس نے خود غرضی کا خول چڑھا لیا تھا۔ گھر کے اندر گاڑی داخل ہوتے ہی ارش نے سارے تحائف نکالے اور اندر کی طرف چلا گیا۔ اس وقت دن کے پانچ بج رہے تھے۔ یہ آج بہت جلدی آگیا تھا ورنہ یہ رات کے سات یا آٹھ بجے آتا اور شہر یار خان کے ساتھ بیٹھ کر ہی ماہکان اور یہ ڈنر کرتے تھے۔ صبح کا ناشتہ بھی یہ لوگ اکٹھے کرتے تھے۔ اماں کچن میں تھی۔ ارش کو اندر آتا دیکھ کر وہ فوراً پانی کا گلاس لے کر آئی۔ ارش نے سب تحائف صوفے پر رکھے اور اماں سے پانی کا گلاس لے کر پانی پینے لگ گیا۔

"اماں ماہکان کہاں ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"پتراپنے کمرے میں ہے۔ آج صبح سے ہی پورے گھر کو سرپراٹھایا ہوا تھا۔ دن میں دیوار پر چڑھ گئی تھی۔ شہریار صاحب آئے تو وہاں سے اتری۔ تو جانتا ہے نہ پتر کتنی شرارتی ہے وہ اسے جب تک اچھے سے ڈانٹ نہ دو تب تک اپنی شرارتیں کم نہیں کرتی۔"

اماں آپ اسے کچھ مت کہہ کریں۔ آپ نہیں جانتی اس کے ہونے سے ہی تو یہ گھر روشن ہے۔ اگر ماہکان نہ ہو تو آپ کو نہیں لگتا زندگی کتنی ویران ہے۔ میں نے اور بابا نے بہت سال تنہائی کے گزارے ہیں اس لیے میں جانتا ہوں کہ ماہکان کی کیا اہمیت ہے ہماری زندگی میں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کبھی بھی ماہکان کو نہ ڈانٹیں۔ ماہکان ہی ہماری زندگی ہے۔"

"ارے پتر تجھے پتا تو ہے نہ میں تو ماہکان کو اپنی بیٹی مانتی ہوں۔ بس اس کی فکر رہتی ہے کہ اس کو چوٹ نہ لگ جائے۔ تجھے پتا ہے نہ اس کی یاداشت نہیں ہے مجھے فخر لگی رہتی ہے کہ کہیں اسے کچھ ہو ہی نہ جائے۔"

"کچھ نہیں ہو گا اماں وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی اور مجھے یقین ہے جب وہ ٹھیک ہو جائے گی تو وہ آپ کو اور بھی تنگ کرے گی۔ میں ذرا کمرے میں جا رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ کب جاگتی ہے آج باہر جانے کا پلان تھا ہمارا۔"

ارش اٹھ کر چلا تو گیا مگر اس کے دل میں ایک بات ضرور آگئی کہ کیا ہو گا جب ماہکان کی یاداشت واپس آئے گی۔ ارش نے ارادہ کیا تھا کہ یہ ماہکان کو اپنے اتنا قریب کر لے گا کہ ماہکان کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا سوائے اس کی محبت کے۔ ارش شام سات بجے ماہکان کے کمرے میں آیا۔ ماہکان سو کر اٹھی تھی۔

"بھیا آپ آگئے۔ مجھے اٹھایا کیوں نہیں تھا آپ نے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"میں نے سوچا کہ کیوں نہ تم تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لو۔"

"یہ آپ سوچتے ہیں بھیا ورنہ اماں کا تودل کرتا ہے کہ میں سوئی ہی رہوں۔"

"اماں ہماری آیا ہیں ماہکان ہماری ماں کی طرح ہیں اس لیے وہ ہمارے لیے اچھا سوچتی ہیں جیسے کوئی ماں اپنے بچے کے لیے پریشان ہوتی ہیں۔ تم ان کی باتوں کو دل پر مت لیا کرو۔ اچھا تمہارے لیے بہت سارے تحفے لایا تھا میں۔"

ارش نے ماہکان کے سامنے پھول رکھے اور آج ماہکان کے پہننے کے لیے یہ کپڑے بھی لایا تھا۔ ماہکان نے سارے تحفے لیے۔

"تھینکیو بھیا آپ کو پتا ہے اگر آپ نے مجھے نہ پڑھایا ہوتا تو شاید میں پاس نہ ہو پاتی۔ ویسے بھیا کیا آپ بچپن میں بھی مجھے ایسے ہی پڑھاتے تھے۔"

"جی بلکل تم میرے پاس ہی پڑھتی تھی مگر مجھے باہر جانا پڑ گیا۔"

"مگر آپ کو پتا ہے مجھے یاد ہے کہ آپ رات کو اٹھ کر مجھے پڑھایا کرتے تھے میرے ساتھ سکول جایا کرتے تھے۔ بھیا کیا میرے کوئی دوست بھی تھا جو میرے ساتھ سکول جاتا تھا۔ آپ کو پتا ہے مجھے ایک بچے کا خیال آتا ہے جو مجھ سے کچھ ہی سال بڑا ہے۔ میں اور وہ اکٹھے سکول جاتے ہیں مگر مجھے چہرے یاد نہیں۔"

ارش کو پتا چل گیا تھا کہ یہ حیدر کی بات کر رہی ہے اور شاید حیدر کا ہی کوئی بھائی تھا یا ان کے گھر میں کوئی تھا جو ماہکان کے ساتھ جاتا تھا۔ ماہکان کا ہاتھ تھام کر ارش نے اس کی یادداشت میں اپنا خاکہ بنایا۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہم جہاں پہلے رہتے تھے نہ اس گھر کے ساتھ ایک اور گھر تھا ان کا بیٹا جاتا تھا تمہارے ساتھ۔ میں آیا تو کرتا تھا باہر سے چھٹیوں میں تو میں اور تم اکٹھے پڑھتے تھے۔ اچھا چلو ایسا کرواٹھو تیار ہو جاؤ بابا کو کہہ دیا ہے میں نے وہ بھی تیار ہو گئے ہیں۔"

ماہکان ارش کا تحفہ لیئے اٹھی جو اس نے اسے آج پہنے کے لیئے دیا تھا۔ ماہکان جب تیار ہو کر آئی تو یہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ ماہکان نے پنک رنگ کا خوبصورت گھٹنوں تک آتا ٹاپ پہن رکھا تھا۔ نیچے اس نے سفید رنگ کی جینز کی پینٹ پہن رکھی تھی۔ گلے میں سفید رنگ کا ہی خوبصورت منفرل پہن رکھا تھا اس نے۔ ماہکان نے اپنے بال ہونی کی صورت میں باندھے۔ ارش ماہکان کا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھ کر ارش کو لگا کہ کوئی گڑیا اس کے سامنے آگئی ہے۔ ارش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ شہریار بھی لاؤنچ میں آگئے۔ ارش اور ماہکان کو ساتھ کھڑے دیکھ کر شہریار کے دل میں بھی یہی خواہش آئی کہ کاش انہیں ان کی بیٹی پہلے ملی ہوتی مگر کہتے ہیں نہ قسمت میں جو لکھا ہو وہی ہوتا ہے۔ ماہکان اپنی اس چھوٹی سی فیملی کے ساتھ کھانا کھانے شہر کے سب سے مشہور ہوٹل میں گئی جہاں ارش نے ٹیبل بک کروایا تھا۔ کھانے کا آرڈر دینے کے بعد ماہکان اور شہریار ماہکان کے آنے والے مستقبل کے بارے میں بات کرنے لگے۔ ماہکان کو اب آگے ایم اے انگلش کروانے کا ارادہ تھا ارش تھا۔ یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ ماہکان کی زندگی کے بہت سارے فیصلے اب بھی ارش لیتا تھا۔ شہریار ماہکان کے معاملات میں کم بولتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک ارش کو بہت ساری باتوں کی زیادہ سمجھ تھی۔ ماہکان نے کھانا شروع کیا۔

"بھیا آپ مجھے آگے بھی پڑھایا کریں گے کیا۔ آپ کو پتا ہے حنا کہہ رہی تھی کہ آگے کی تعلیم اور بھی مشکل ہو جائے گی۔ بھیا کیا میں پہلے بھی سلو تھی یا اب ہو گئی ہوں۔ مجھے یاد بھی نہیں ہے جو میں نے پہلے پڑھا ہے۔ وہ تو



## Posted on Kitab Nagri

شکر ہے بابا کی بہت ساری کتابیں لا بیری سے لے کر میں پڑھ لیتی ہوں جس کی وجہ سے مجھے اتنا زیادہ مسئلہ نہیں ہوتا۔"

"ماہکان اس سب میں تمہاری خالٹی نہیں ہے۔ تمہیں اس وقت کچھ یاد نہیں ہے۔ تم بہت زیادہ لائق بچی تھی اب بھی بہت زیادہ لائق ہو۔ اپنی پرانی زندگی کو بھول جانا کوئی چھوٹی بات ہے۔ مگر تم نے خود کو بہت اچھے سے سنبھالا ہے۔ میں ہوں تمہارے ساتھ اور ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔ بابا بھی ہیں تمہارے ساتھ اور مجھے یقین ہے تم بہت اچھے سے خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کر رہی ہو۔ چلو اب آرام سے کھانا کھاؤ۔"

شہر یار ارش کو ماہکان کے لیے فکر مند دیکھ رہے تھے۔ شہر یار اس سب میں زیادہ تر خاموش ہی تھے۔ ڈنر کے بعد شہر یار نے ماہکان سے کہا کہ انہیں گھر جانا ہے ماہکان آرام سے ارش کے ساتھ گھر آجائے۔ ماہکان اور ارش دونوں واک کرتے ہوئے بہت دور نکل آئے۔ ارش ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ ہر طرف روشنیاں تھیں۔ ماہکان نے سامنے ہی ایک ریڑھی دیکھی۔ اس ریڑھی پر گول گپے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارش کا بازو ماہکان نے پکڑا۔ ارش نے ماہکان کو آگے جانے سے روکا۔

"ماہی دیکھو تم یہ سب نہیں کھاؤ گی۔ تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔"

"نہیں نہ پلیز میں نے کھانے ہیں یہ گول گپے۔ آپ کو پتا ہے بھیا مجھے گول گپے کتنے اچھے لگتے ہیں۔ میں بہت سارے گول گپے ایک دن میں ختم کر سکتی ہوں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"پھر بھی ماہکان میں تمہیں ہر گز اجازت نہیں دوں گا کہ تم یہ سب کچھ کھاؤ۔"

"پلیز بھیا آج تو میرے لیے خوشی کا دن ہے نہ۔ آپ کیا میری بات نہیں مانیں گے۔"

ماہکان نے بچوں جیسا منہ بنایا۔ آخر کار ارش کو ماننا ہی پڑا۔ ارش اور ماہکان رات کے گیارہ بجے اس ریڑھی کے آگے کھڑے ہو کر گول گپے کھا رہے تھے۔

"ماہکان یہ بہت گھٹا ہے اور کتنی مرچیں ہیں اس میں۔"

ماہکان نے مرچوں سے بھرا گول گپا ارش کے منہ ڈالا۔

"ارے گول گپے گھٹے اور تیکھے نہیں ہوں گے تو مزہ کیسے آئے گا بھیا۔"

ارش کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ماہکان کو کیسے روکے۔ ماہکان گول گپے کھانے کے بعد ارش کے ساتھ سڑک پر چل رہی تھی۔ بارش شروع ہو گئی۔ ارش اور ماہکان اس وقت گاڑی سے بہت دور تھے۔ ماہکان کو تو بارش شروع سے بہت پسند تھی۔ ماہکان کو حیدر تو کبھی ایسے بارش میں کھیلنے نہیں دیتا تھا۔ ارش ماہکان کو راستے میں کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"ماہی بیمار ہو جاؤ گی تم۔"

"کوئی بات نہیں بھیا آپ تو ہیں نہ۔ اگر میں بیمار ہو گئی تو آپ اور بابا میرا خیال رکھ لیں گے۔" ارش ماہکان کی بات پر ہنسنے لگ گیا۔ ماہکان کے چہرے پر بارش کے قطرے پڑ رہے تھے۔ رات کے اس پہر ماہکان کو نہیں پتا تھا کہ جس انسان کے یہ اتنے قریب ہے وہ اس کا کچھ نہیں لگتا۔ ایک ایسا انسان ہے جو رات کے اس پہر اسے یاد کر رہا

## Posted on Kitab Nagri

ہے۔ جس کی راتیں اسے یاد کرتے ہوئے گزرتی ہیں۔ مگر یہاں جو ماہکان کے ساتھ شخص کھڑا تھا وہ اسے ہر خوشی سے چھین لایا تھا۔ ارش کو زندگی میں یہی تو رونق چاہیے تھے۔ ماہکان کو واپس گھر لا کر ارش نے اماں سے کہا کہ وہ اسے دودھ کا گلاس دیں ماہکان کو دینے جانا ہے اس نے۔ اماں خود ہی ماہکان کو دودھ دے آئی۔ ارش کے لیے یہ دن بہت زیادہ یادگار تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

صبح کا وقت تھا۔ اماں ماہکان کو اٹھانے آئی۔ ماہکان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی اماں کو محسوس ہوا کہ انہوں نے تپتے کوئلے پر ہاتھ رکھ لیا ہے۔ اماں فوراً سے باہر آئی جہاں ناشتے کی ٹیبل پر شہریار اور ارش بیٹھے تھے۔ "پتر ارش ماہکان بیٹی تو تپ رہی ہے بخار میں۔ میں بلانے گئی اسے ناشتے کے لیے مگر وہ غنودگی میں تھی۔" شہریار اور ارش فوراً سے اپنی کرسیوں سے اٹھے۔ ان کا رخ ماہکان کے کمرے کی طرف تھا۔ ارش کو رات کو ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ ماہکان ضرور بیمار ہوگی۔ شہریار بھاگتے ہوئے بیٹی کے پاس آئے۔ ماہکان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی انہیں پتا چل گیا کہ یہ کتنی سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹر کو فوراً ہی بلا لیا گیا۔ یہ ڈاکٹر ماہکان کا علاج کر رہا تھا دماغی طور پر بھی۔

"دیکھیں شہریار صاحب آپ کو میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ نے ماہکان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے۔ یہ اب اس طرح صحت مند نہیں ہے جیسے ایک عام انسان ہوتا ہے۔ اسے بہت جلدی بخار ہو جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں نہ ماہکان کو پہلے ہی زندگی کا اہم حصہ یاد نہیں۔ اگر اب یہ بار بار بیمار ہوگی تو اسکے کومہ میں جانے کے چانسز زیادہ ہیں۔ ماہکان پہلے بھی کومہ سے نکلی ہے اور اس کا دماغ ابھی بھی ایک سکتے کی کیفیت میں ہے جس پر بہت ساری چیزیں اچانک اثر انداز کر سکتی ہیں۔ آپ کو شش کریں کہ ماہکان کو دور رکھیں ہر چیز سے۔ اسے زیادہ بیمار نہ ہونے دیں۔ زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں ماہکان کو۔"

## Posted on Kitab Nagri

شہر یار بہت زیادہ پریشان ہو گئے تھے۔ ماہکان بہت زیادہ بیمار تھی۔ ارش ماہکان کے سراپے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کپڑا تھا جسے یہ ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پٹیاں بنا کر ماہکان کے سر پر رکھ رہا تھا۔ اماں بھی ساتھ ہی بیٹھی تھی اور یہ ماہکان کے ہاتھوں پیروں پر بار بار پانی ڈال رہی تھی۔ بیڈ گیلا ہو گیا تھا مگر ان سب کو کوئی فکر نہیں تھی۔

"ارش بیٹا تم آئینہ ماہکان کو کبھی بارش میں مت جانے دینا۔ دیکھو تو سہی میری بچی کا کیا حال ہو گیا ہے۔"

اماں غنودگی میں پڑی ماہکان کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"اماں مجھے نہیں پتا تھا کہ ماہکان اتنی زیادہ سخت بیمار ہو جائے گی۔ ماہکان تو بہت زیادہ معصوم ہے آپ جانتی ہیں نہ کہ جب یہ ضد کرتی ہے تو پھر انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ یہ اتنی زیادہ بیمار ہو جائے گی۔"

"بس پتر آج کے بعد تو اسے کہیں لے کر مت جانا۔"

ماہکان کا بخار تو کم ہو گیا تھا مگر اس کو ہوش ابھی تک نہیں آیا تھا۔ شہر یار بھی پریشان بیٹھے تھے۔

"بابا آپ پریشان مت ہوں ماہکان بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔"

"میں کیسے پریشان نہ ہوں ارش تم جانتے ہو نہ وہ مجھے کتنے عرصے بعد ملی ہے۔ اس کی ماں کے آخری وقت میں بھی میں اس کے ساتھ نہیں تھا۔ جس خاندان کے پاس میں نے اسے اور اسکی ماں کو بھیجا تھا وہ خاندان اس کی شادی کر چکا تھا اور میرے بھیجے ہوئے پیسوں کو حاصل کرتے رہنے کی وجہ سے انہوں نے مجھے یہ بھی نہ بتایا کہ میری بیٹی کس حال میں ہے۔"



## Posted on Kitab Nagri

"بابا وہ لالچی لوگ تھے۔ کوئی کیسے کسی بچی کی اتنی چھوٹی عمر میں شادی کر سکتا ہے۔ بابا ویسے کیا انہوں نے آپ سے ابھی کوئی رابطہ کرنے کی کوشش کی۔"

"ہاں ماہکان کے ماموں نے مجھے کال کی تھی کہ ماہکان کو خرچا نہیں بھیج رہے آپ۔ میں نے بھی کہہ دیا کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے انہوں نے بارہ برس کی عمر میں میری بیٹی کی شادی کر دی تھی اور اتنے سال وہ میری بیٹی کے نام پر مجھ سے پیسے لیتے رہتے ہیں۔ میں نے انہیں یہ بھی کہہ کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ میری بیٹی کہیں کھو گئی ہے۔"

"بابا آپ یہ بات کسی کو پتامت لگنے دینا کہ ہماری ماہکان اب ہمارے پاس ہے۔ اگر کسی کو پتا چلے گا تو یہ ہمارے لیے مشکل ہو جائے گی۔"

"بیٹا ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں ہوگی کیونکہ ماہکان میری بیٹی ہے اور میں اپنی بیٹی پر پورا حق رکھتا ہوں۔ کوئی مجھ سے میری بیٹی کو الگ نہیں کر سکتا۔"

"مگر پھر بھی بابا ہمیں احتیاط کرنی ہے کم از کم اس وقت تک جب تک میں ماہکان کی طلاق نہیں کروادیتا۔" اماں انہیں بلانے آئی کہ ماہکان کو ہوش آگیا ہے۔

شہر یار بیٹی کے سر اٹھنے بیٹھے تھے۔

"ماہی بیٹا آئندہ کے بعد آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی جس کی وجہ سے آپ کی صحت پر اثر ہو۔ آپ جانتی ہیں آپ کی ماما کے بعد میرے پاس زندگی میں سب سے قیمتی چیز ہیں آپ۔"



## Posted on Kitab Nagri

شہر یار ماہکان کے چہرے سے اس کے بال بھی ساتھ ساتھ ہٹا رہے تھے۔ ماہکان شہر یار کے کندھے پر سر رکھ کر ان کی ڈانٹ سن رہی تھی۔

"بابا میں تو بہت مضبوط بچہ ہوں آپ کا۔ کچھ نہیں ہوا مجھے دیکھیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کو مزے کی ایک بات بتاؤں مجھے اچھا لگتا ہے جب آپ اور ارش بھائیوں میرا خیال رکھتے ہیں۔"

"ایسا نہیں کہتے بیٹا۔ مجھے میری بیٹی ہنستی کھلتی ہوئی اچھی لگتی ہے۔ تم جب یوں بستر پر لیٹی ہوتی ہو تو مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا۔ تم میری ایک ہی تو بیٹی ہو اور اپنی بیٹی کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"

"بابا آپ زیادہ ہی فکر کرتے ہیں میری۔"

"ارش تم ماہکان کا خیال رکھنا۔ یہ اگر باہر جانے کی ضد کرے تو تم نے اس کی بات ہر گز نہیں مانی۔"

"آپ بے فکر رہیں بابا ان محترمہ کی میں اب کوئی بات نہیں مانوں گا۔"

ارش نے ماہکان کو آنکھیں دیکھائی۔ ماہکان سمجھ گئی کہ ارش اس سے ناراض ہے۔ شہر یار بہت دیر ماہکان کے پاس رہے۔ ماہکان کو کھانا کھلانے کے بعد یہ اسے سلا کر ہی گئے۔ ارش بھی ان کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ بند کرتے چلا گیا۔ ارش باہر چلا گیا۔ اس وقت ارش کو ہمدان سے ملنے جانا تھا۔ ارش کا ارادہ تھا کہ یہ ہمدان سے مل کر جلدی آجائے گا۔ ہمدان کے اب دو بیٹے تھے۔ ماہکان کے مل جانے کے بعد ہمدان بہت بار اپنی بیوی کے ساتھ ماہکان کو دیکھنے آیا تھا۔ ہمدان اپنی سوسائٹی میں سب سے کامیاب جا رہا تھا شادی کے معاملے میں۔ ارش اس پر ہنستا تھا کہ یہ کیسے بدل گیا ہے مگر یہ یہی کہتا تھا کہ انسان کو محبت بدل دیتی ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

ہمدان کو جب پتا چلا کہ ماہکان بہت زیادہ بیمار ہے تو یہ اپنی بیوی کے ساتھ ماہکان کو دیکھنے کے لیے آیا۔ ہمدان کی بیوی اس کی سوسائٹی کی نہیں تھی۔ ہمدان نے جب اس کے ساتھ شادی کی تھی تو یہ محض بیس برس کی تھی۔ ہمدان نے اسے اپنی فیملی سے بالکل الگ رکھا تھا۔ ہمدان جانتا تھا کہ اس کی فیملی اسکی بیوی کو کبھی بھی اپنے لائف سٹائل میں نہیں اپنائے گی۔ اس لیے ہمدان اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو گیا۔ ہمدان اس وقت ارش کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ اس کی بیوی ماہکان کے پاس کمرے میں چلی گئی۔ اقر ایک بہت خوب صورت لڑکی تھی۔ اس کی گود میں اپنا دو سال کا ایک بیٹا تھا۔

"بھابھی آپ کیسی ہیں۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں آپ کو دیکھنے آئی ہوں ماہکان۔ مجھے ہمدان نے بتایا کہ آپ بہت زیادہ بیمار ہیں۔"

"ضرور ہمدان بھیا کو ارش بھیا نے بتایا ہو گا کہ میں بیمار ہوں۔ میں اتنی بیمار نہیں ہوں جتنا سب لوگ مجھے بنادیتے ہیں۔ آپ کو نہیں پتا بھابھی میں بالکل ٹھیک ہوں۔ یہ تو ویسے ہی سب لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں۔"

"مگر ماہکان آپ کو اپنا خیال رکھنا ہے۔ دیکھیں آپ کے ساتھ کتنا بڑا حادثہ ہوا تھا۔ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو آپ کے بغیر انکل اور ارش بھیا کو بہت زیادہ مشکل پیش آتی۔ انکل تو آپ کی ماما سے بہت محبت کرتے تھے اور آپ سے بھی وہ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپ کو کھونا ان کے لیے ایک بہت بڑا حادثہ ہوتا اور وہ اس سے نکل نہیں پاتے۔ اس لیے آپ کو اپنا خیال رکھنا چاہیے۔"

"بھابھی میں اپنا خیال تو رکھتی ہوں۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنا بہت زیادہ خیال رکھوں اور میری وجہ سے بابا یا بھیا کو کوئی مشکلات نہ ہوں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"مشکلات کی بات نہیں ہے ماہکان۔ بات یہ ہے کہ تم سب کے لیے بہت اہم ہو سو تمہیں اپنا خیال رکھنا ہے۔" اس کا بیٹا خیال رونے لگا تو اس نے عرش کے منہ میں فیڈر ڈالا۔

"بہت پیار ا بیٹا ہے آپ کا بھابھی۔ ویسے بھابھی مجھے آپ سے یہ سوال تو نہیں کرنا چاہیے کہ آپ خوش ہیں یا نہیں مگر میں پھر بھی پوچھتی ہوں کہ کیا آپ بھیا کے ساتھ خوش ہیں۔ میں نے آپ کو بھیا کے ساتھ خوش دیکھا ہے مگر کبھی آپ کے ماں بابا کے بارے میں نہیں سنا۔ آپ کے ماں بابا کہاں ہیں بھابھی۔"

اقرا کی شادی کے سالوں بعد کوئی اس سے سوال کر رہا تھا اس کے والدین کے بارے میں۔ یہ بھول چکی تھی کہ اس کے ماں باپ بھی ہیں جن کو یہ چھ سات سال پہلے چھوڑ آئی ہے یا یہ کہہ جاسکتا تھا کہ انہوں نے پیسے کی خاطر اپنی بیٹی کو بگڑے ہوئے نواب کے حوالے کر دیا۔

"میرے ماں بابا، میں ان سے ملیں ہی نہیں تو میں ان کے بارے میں کیا بات کروں۔"

"مگر بھابھی آپ کو اپنے ماں بابا سے ملنا چاہیے۔ آپ کے دو بچے ہیں جیسے آپ ان کی ماں ہیں ایسے ہی آپ کا بھی خاندان ہے۔ آپ کو یاد تو آتی ہو گی اپنے خاندان کی۔ انسان کی ہزار یادیں ہوتی ہیں اپنوں کے ساتھ۔"

اقرا کی آنکھوں سے بے شمار آنسو نکلے۔ یہ وہ طعنہ تھا جو ہمدان کی والدہ اسے ہمیشہ اسے دیتی تھی کہ ایک تو یہ بہت غریب خاندان سے ہے اور اوپر سے اس کے والدین بھی اس سے ملنے نہیں آتے۔ شادی کا شروع کے دو ماہ اسے یاد تھے۔ آخر کار ہمدان کو نجانے کیسے خیال آیا اور وہ اسے لے کر الگ شفٹ ہو گیا اور نہ شاید اقرار شاید کہیں اور چلی جاتی خود ہی۔ اقرا بہت زیادہ خود دار لڑکی تھی مگر ہمدان سے شادی کی بعد اس کی زندگی بالکل بدل گئی تھی۔ اپنے

## Posted on Kitab Nagri

ویسے پر اس نے بہت سارے لوگوں کی باتیں سنی تھی کیونکہ یہ ان کی سوسائٹی کی نہیں تھی اور اس کی حیثیت بھی کم تھی۔ کیا اس کی خالٹی تھی ہمدان کی زندگی میں آنا یا ہمدان کو اپنی طرف مائل کرنا۔ نہیں اسے تو زبردستی دلہن بنایا گیا تھا اور سب سے بڑی بات شادی والے دن اسے پتا چلا تھا کہ اس کے شوہر میں دنیا کی ہر برائی موجود ہے۔ اتنے سالوں میں نجانے اس نے ہمدان کے ساتھ کیسے گزرا گیا تھا۔ بچوں کے بعد ہمدان نے آہستہ آہستہ اپنی پرانی زندگی چھوڑ دی۔ مگر آج بھی اقرا کے دل میں ایک خلا باقی تھی۔

اقرا ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی۔ یہ کالج پڑھ رہی تھی اس کا آخری سال تھا بی اے کا۔ ان دنوں اس کے پیپر ہونے والے تھے۔ اسکی سہیلیاں کالج میں بہت کم تھی۔ کالج سے گھر اور گھر سے ہی ٹیوشن پڑھانے جاتی تھی یہ۔ اسکے والد ایک غریب انسان تھے جو ایک آفس میں نوکری کرتے تھے اور ان کا کام کلرک جیسا تھا۔ اقرا کا ایک چھوٹا بھائی تھا جو پڑھ رہا تھا۔ اقرا کے گھر میں یہ رواج تھا کہ لڑکی کو تعلیم نہیں دلوائی جاتی تھی۔ یہ تو نجانے اقرا نے کیسے تعلیم حاصل کر لی تھی۔ اقرا کے بھائی کو ہی اپنا مستقبل سمجھا جاتا تھا۔ اقرا کی ایک کزن تھی جو ان کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے تایا کی بیٹی تھی یہ جو گائوں سے شہر میں پڑھنے آئی تھی۔ اقرا کی زندگی پہلے ہی بہت زیادہ مشکل تھی مگر اپنی کزن کے آنے سے اس کی زندگی اور زیادہ مشکل ہو گئی تھی۔ دن رات مشین کی طرح کام کرتی تھی اقرا۔ اس کی کزن نایاب کچھ اچھے کردار کی مالک نہیں تھی۔ اقرا کو ان باتوں کے بارے میں زیادہ کچھ علم نہیں تھا کیونکہ اس کی زندگی زیادہ تر گھر سے کالج یا گھر سے ٹیوشن پڑھانے تک ہی محدود تھی۔ ہمدان کا ایک اور دوست تھا جسے عادت تھی بہت ساری لڑکیوں سے دوستیاں کرنے کی۔ ہمدان ایک دفعہ اس پرانی سے گلی میں اپنے دوست کی وجہ سے آیا کیونکہ اس کے دوست کا ایک تحفہ اسنے اس کی نئی دوست تک پہنچانا تھا۔ یہ ایسے کام کرنے پر راضی نہیں تھا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ یہ پھنس نہ جائے مگر اسکے دوست نے بھی بہت ساری باتوں میں اس کا ساتھ دیا تھا تو

## Posted on Kitab Nagri

مجبوراً یہاں اس گلی میں آنا پڑا ہمدان کو۔ اس نے اپنی گاڑی باہر سڑک پر ہی پارک کی۔ جس گھر کا پتا دیا تھا اس کے دوست نے اسے یہ اس گھر تک آیا۔ یہ دو کمروں پر مشتمل چھوٹا سا گھر تھا۔ ہمدان نے نایاب کے نمبر پر کال کی۔ ہمدان خاموشی سے دروازے کے باہر کھڑا تھا جب نایاب اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ سے تحفہ لے کر اندر چلی گئی۔ ہمدان واپس جانے ہی لگا تھا کہ اس کی ٹکرا ایک لڑکی سے ہوئی جس نے اپنے اوپر ایک چادر کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ کم کم نظر آرہا تھا۔ لڑکی کے ہاتھوں میں کتابیں تھیں اور کندھے پر تھیلا نما ایک بیگ تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی میک اپ نہیں تھا مگر اس کے باوجود اس کے چہرے پر بہت زیادہ نور تھا۔

"سوری۔۔۔۔"

ہمدان بولا تو اقرانے اوپر دیکھا۔ اس نے اپنی کتابیں فوراً نظریں نیچے جھکا کر اٹھائیں۔ اقرانے فوراً اسے گھر کی طرف ڈور لگا دی۔ ہمدان اس لڑکی کی حرکت پر ہنسنے لگ گیا مگر یہ حیران ہوا کہ یہ اسی گھر میں گھسی تھی جہاں سے ابھی نایاب نکلی تھی۔ نایاب کا رویہ اور اس لڑکی کا رویہ بہت مختلف تھا۔ اس لڑکی کی آنکھ میں ڈر تھا جب کے نایاب کی آنکھ میں بالکل بھی ڈر نہیں تھا۔ ہمدان کافی دیر اس لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا۔ اگلی بار نہ جانے کیا ہوا کہ یہ اسی گلی میں آگیا۔ اس محلے میں تو شاید یہ زندگی میں کبھی قدم نہ رکھتا مگر اس پری کی ایک جھلک دیکھنے کو یہ یہاں آجاتا۔ یہ جانتا تھا کہ یہ جس سوسائٹی سے تعلق رکھتا ہے وہاں ان غریب لوگوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور خصوصاً ان کی عزت کی۔ نایاب جیسی بہت ساری لڑکیاں پیسے کے پیچھے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتی تھیں جیسے نایاب آج کل اس کے دوست کے ساتھ تھیں اور ہمدان ان کے تعلق کی نوعیت بھی جانتا تھا۔ اس کے نزدیک معاشرے کی ساری لڑکیاں اسی جیسے ہوتی تھیں۔ اس کے اپنے گھر میں اس کے والدہ نے کبھی اس پر یا اس کی بہن پر توجہ نہیں



## Posted on Kitab Nagri

دی تھی۔ اب ہمدان کا رشتہ اس کی والدہ نے اس سے پوچھے بغیر ہی اس کی خالہ کی بیٹی سے طے کر دیا تھا۔ ہمدان ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ یہ ایسی لڑکی سے شادی کرے جو اس کے گھر پر بالکل بھی توجہ نہ دے۔ اس لڑکی کے نزدیک بزنس پارٹیاں اہم ہوں اور جب اس کے بچے روئیں تو بجائے ان کی ماں انہیں سنبھالے ان کو آیا کے سہارے چھوڑ دیا جائے۔ ہمدان بہت عرصے سے سب دیکھ رہا تھا۔ اقرا کے بارے میں اسے بہت سی باتیں پتا چلی تھی۔ یہ بہت کم گولڑی کی تھی۔ اس کا زیادہ تر وقت محنت میں گزرتا اور اس کے نزدیک اپنے کام سے زیادہ کچھ بھی اہم نہیں تھا۔ ہمدان نایاب اور اس میں فرق دیکھتا تھا کہ ایک ہی گھر میں رہنے والی دو لڑکیاں کتنی مختلف تھی۔ اقرا نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کرتا ہے۔ یہ تو یقین بھی نہیں کر سکتی تھی کہ کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے۔ اس نے ہمیشہ اپنی زندگی میں مشکلات سے دوری اختیار کی تھی۔ یہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ اس کی زندگی پر کوئی چیز اثر انداز ہو اور اس کے گھر والوں کو موقع مل جائے باتیں بنانے کا۔ ایک دن یہ ٹیوشن پڑھا کر واپس آرہی تھی۔ اس نے اپنے پیچھے آتی ہوئی ایک گاڑی دیکھی۔ یہ گرمیوں کے دن تھی۔ شام سات بجے کا وقت تھا۔ یہ سڑک سے آتی تھی اور اس کا گھر دس منٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس کا چھوٹا بھائی گلی کے کونے پر کھڑا ہوتا اور اسے اپنے ساتھ ہی گھر لے جاتا مگر آج وہ یہاں نہیں تھا۔ یہی بات اسے پریشان کر رہی تھی کہ آج چھوٹا کیوں نہیں آیا۔ شام کا وقت تھا اور نہ شاید یہ اتنی پریشان نہ ہوتی۔ ویسے تو اس وقت روشنی ہوتی تھی گرمیوں کی وجہ سے مگر آج بارش ہوئی تھی تو ہلکا ہلکا اندھیرا ہو گیا۔ یہ چل رہی تھی تو اسے محسوس ہوا کہ ایک گاڑی اس کے پیچھے روکی ہے اور اس میں سے ایک لڑکا نکلا ہے جس کی عمر تقریباً پچیس سے اوپر ہے۔ اس لڑکے کے سوٹ بوٹ سے ہی پتہ چلتا تھا کہ یہ کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اقرا کے دماغ میں فوراً سے یہ بات آئی کہ یہ وہی لڑکا ہے جو اس کے گھر کے باہر کھڑا تھا کچھ دن پہلے۔ اقرا کا دل حلق میں آگیا کیونکہ یہ لڑکا کہیں اور جانے کے بجائے اس کے گھر کی



## Posted on Kitab Nagri

قریب اس کے پیچھے آرہا تھا۔ اقرار فوراً سے اپنے گھر کی طرف بڑھی مگر اس لڑکے نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اقرار کو اپنی عزت بہت پیاری تھا اور اس لمحے اگر محلے کا کوئی آدمی یا عورت اسے دیکھ لیتے تو اس کے لیے اور بھی بہت سارے مسائل پیدا ہو جاتے۔ بابا تو شاید پھر اسے کبھی گھر سے ہی نہ نکلنے دیتے۔

"میری بات سنو اقرار۔"

اقرار نے نظر بھی اوپر نہیں اٹھائی۔ اس کا ننھا سادل کانپ رہا تھا۔

"پلیز دیکھیں مسٹر میری بہت زیادہ عزت ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میری عزت پر کوئی حرف آئے۔ میرا ہاتھ چھوڑیں میں آپ کو جانتی تک نہیں۔"

"مگر میں بہت اچھے سے تمہیں جانتا ہوں۔ مجھے اچھی لگتی ہو تم"

"پلیز مسٹر آپ جو بھی ہیں میں آپ کو ایک بات صاف صاف بتا دوں میں جس گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں وہاں آپ جیسے لوگوں کو جس لقب سے مخاطب کیا جاتا ہے وہ بہت برا ہے۔ میں آپ جیسے لوگوں کے نزدیک یا آس پاس بھی زندگی میں کبھی آنا نہیں چاہتی۔ میرے نزدیک آپ جیسے لوگوں کی خود کی کوئی عزت نہیں ہوتی اسکی لیے وہ کسی کی بھی عزت نہیں کرتے۔ انہیں احساس نہیں ہوتا کہ وہ اپنے غرور میں کسی کا کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں۔ آپ کے نزدیک میرا ہاتھ پکڑنا ایک عام سی بات ہوگی مگر میرے نزدیک میری پوری زندگی اس ایک لمحے کی نذر ہو جائے گی۔"

## Posted on Kitab Nagri

ہمدان کو جیسے ہی اقرا کی آنکھوں میں نمی نظر آئی اسے نجانے کیا ہوا کہ اس نے خاموشی سے اقرا کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اقرا نے ہاتھ چھوٹ جانے کے بعد پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اس وقت اقرا کی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہہ رہے تھے اور اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ گھر میں داخل ہو کر اسے ہمیشہ کی طرح نایاب صوفے پر بیٹھی نظر آئی جس کے ہاتھ میں اس کا فون تھا اور وہ کسی سے میسج پر بات کر رہی تھی۔ نایاب کو دیکھ کر کبھی کبھی اسے بہت زیادہ حیرت ہوتی تھی کہ ماں باپ نے کتنی مشکل سے پیشہ لگا کر پیچھا ہے اسے گاؤں سے شہر تعلیم حاصل کرنے کو اور یہ یہاں کیا کرتی پھر رہی ہے۔ اقرا کے ماں باپ نایاب پر سختی نہیں کر سکتے تھے کیونکہ یہ ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اور تائیداتی تو نایاب کی ہر بات کو نظر انداز ہی کر دیتے تھے۔ اقرا سر جھٹکا کر کمرے میں گئی اور سب کچھ اپنی جگہ پر رکھ کر یہ منہ دھونے چلی گئی۔ یہ جب شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی تو اسے احساس ہوا کہ اسکی آنکھیں لال ہو گئی ہیں۔ اپنے ہاتھ کونل کے نیچے رکھتے ہوئے اس کا دل کر رہا تھا یہ اس اجنبی کا لمس کسی طریقے سے خود پر سے مٹا دے۔ نجانے زندگی قسمت میں اس کے لیے کیا لانے والی تھی۔

اقرا کے لیے آنے والے دن بہت مشکل تھے۔ اقرا کا لُج جاتی مگر اسے یہی فکر لگی رہتی کہ کہیں کوئی اس کا پیچھا تو نہیں کر رہا۔ دن آہستہ آہستہ گزر رہے تھے۔ آخر کار اس کے امتحانات ختم ہو گئے۔ آج کل یہ فارغ تھی مگر یہ نہیں جانتی تھی یہ کچھ دن کی مستی ہے پھر ہمیشہ کے لیے یہ قید ہو جائے گی۔

ہمدان اپنی ماں کے سامنے بیٹھا تھا۔ اس کے والد بھی آج بہت عرصے بعد موجود تھے۔

"بیٹا کوئی خاص بات تھی جس کے لیے تم نے مجھے آج پارٹی میں جانے سے روکا ہے۔"

مسز خان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھا اور اپنے نرم لہجے میں بیٹے سے مخاطب ہوئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"مام آپ تحریم سے میرا رشتہ توڑ دیں۔ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپ اس کے گھر رشتہ لے کر جائیں میرے لیے اس کا ساتھ بہت زیادہ ضروری ہے۔"

مسٹر خان نے اخبار اپنے آگے سے ہٹائی اور ٹیبل پر رکھی۔

"بیٹا تم چاہے جتنی مرضی دوستیاں کرو مگر ایک بات یاد رکھو تمہارا رشتہ ایک ہی جگہ ہوا ہے اور تمہیں شادی وہاں ہی کرنی ہے۔"

"پلیز بابا میں اس لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا جس کو یہ ہوش نہ ہو کہ وہ کیا کرتی پھر رہی ہے۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے ہمدان تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ تحریم ہمارے بزنس سرکل کے لیے بہت اچھی ہے۔ وہ ایک دفعہ بات کرتی ہے اور کتنے لوگ اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔"

"مام مجھے گھر چلانے کے لیے ایک ہمسفر چاہی مجھے ایسی لڑکی ہر گز نہیں چاہیے جو ہر کسی کے لیے ایک شو بیس بن جائے۔ آپ کی بھانجی کل رات نشے میں تھی اور اپنے بزنس پارٹنر کے بیٹے کے ساتھ اس نے ہوٹل میں پوری رات گزاری ہے۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تو میں خود کلب میں موجود تھا جب اسے میں نے کسی اور کی بانہوں میں دیکھا۔ آپ کو پتا ہے میں ایسی لڑکی پر نگاہ ڈالنا بھی پسند نہ کروں۔"

مسز خان پریشان ہو گئی۔ یہاں بات ان کی بہن کی بیٹی کی تھی۔ جسے کسی کی بھی قیمت پر یہ باہر نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔ بہت زیادہ جائیداد تھی اس کے نام۔

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی ضرور۔"

## Posted on Kitab Nagri

"سوری مام میں بغیر ثبوتوں کے کوئی بات نہیں کرتا۔"

ہمدان نے کچھ تصویریں ماں کے آگے پھینکیں۔ مسٹر خان اور مسٹر خان دونوں کا سر جھک گیا۔

"میری پسند ہے اقرا۔ اس کی حشیت کے بارے میں اس سے یا مجھ سے کوئی کچھ سوال نہیں کرے گا۔ مام اور ڈیڈ آپ دونوں جائیں اور اس کا ہاتھ میرے لیے مانگیں۔"

"حشیت کی بات کر رہے ہو تم۔ کس کی بیٹی ہے وہ۔"

"ایک عام سے کلرک کی ڈیڈ۔" مسٹر خان نے غصے سے چائے کا گپ میز پر پٹخا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے چاہے ساری زندگی کے لیے اسے اپنے ساتھ شادی کے بغیر رکھ لو مگر میں ہر گز ایک ملازم کی بیٹی کو اس گھر کی بہو نہیں مانوں گا۔"

"میں بھی آپ کی طرح نہیں ہوں ڈیڈ جس کو یہ نہ پتا ہو کہ اس کی بیوی رات گئے کیوں گھر دیر سے آتی ہے۔ کیا

کام بنتا ہے اس کی بیوی کا کہ وہ رات کو بزنس کرنے والے لوگوں کے ساتھ باہر رہے یا آپ جو اپنی راتیں باہر

گزارتے ہیں۔ آپ دونوں اپنی زندگی میں آزاد ہیں۔ آپ کے نزدیک یہ آزادی ہے مگر میری نزدیک یہ آزادی

نہیں ہے۔ میں ہر گز آپ کی طرح یا مام کی طرح زندگی نہیں گزارنا چاہتا۔ مجھے میری بیوی میرا انتظار کرتے

ہوئے گھر چاہیے۔ اس کی گود میں میرے بچے کھیل رہے ہوں جب میں گھر آؤں۔ شراب کی بوتل کو ہاتھ لگانے

کے بجائے اس سے بات کرنا مجھے پسند ہوں۔"

اپنے ماں باپ کا چہرہ ہمدان دیکھ سکتا تھا جو اس وقت سخت غصے میں تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"اگر آپ لوگ اپنے اکلوتے بیٹے کو نہیں کھونا چاہتے تو میرا رشتہ لے کر آپ کو جانا ہوگا۔"

"تم ہمیں دھمکی دو گے۔ جائو جہاں جانا چاہتے ہو۔"

"ڈیڈ میں چلا جائوں گا مگر جاتے ہوئے میں آپ کو یہ بتا دوں کہ ہر تعلق میرا آپ سے ختم ہو جائے گا۔ میں ان آسائیشوں کا عادی نہیں ہوں نہ مجھے یہ چاہیں۔ میں جائوں گا تو ہمیشہ کے لیے۔ مجھے پر پھر کوئی گلہ مت کرے۔"

ہمدان سب کچھ چھوڑ کر اٹھ گیا۔

"خان بات مان لیں اس کی۔ ویسے بھی دیکھ لیں گے ہم کتنے عرصے تک یہ اس لڑکی کے ساتھ رہ پائے گا۔"

مسٹر خان اور مسز خان راضی ہو گئے مگر بہت سی شرائط کے ساتھ۔

نایاب نے سب کو آواز دی کہ دروازہ بند رہا ہے مگر شاید سب مصروف تھے۔ نایاب کو آخر کار خود ہی اٹھنا پڑا۔

"اس گھر میں تو میری کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔ جس کو دیکھو سب ہی اپنے کام میں مصروف ہیں۔" نایاب نے سب

کو اونچا اونچا سنا تے ہوئے دروازہ کھولا مگر آگے کھڑے لوگوں کو دیکھ کر حیران ہو گئی۔ ان کو کون نہیں جانتا تھا شہر

کے مشہور بزنس مین اور ان کی بیوی تھے یہ۔ نایاب نے فوراً اسے اپنے کپڑے درست کیئے۔

"یہ مسٹر افتخار کا گھر ہے۔"

"جی۔۔۔۔ جی انہی کا گھر ہے۔"



## Posted on Kitab Nagri

"ہم نے ان سے اہم بات کرنی ہے اس لیے ہم یہاں آئے ہیں۔"

نایاب کو لگا کہیں اس کے لیے تو کوئی بات نہیں کرنے آیا۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ نایاب کو لگتا تھا یہ دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی ہے جسے دیکھتے ہی کوئی بھی اس پر فدا ہو سکتا ہے۔ اس نے فوراً انہیں اندر آنے کا کہا اور صحن میں بٹھایا جو واحد وہ جگہ تھی جہاں کوئی آئے تو صوفوں پر بیٹھ سکتا تھا۔ اوپر چھوٹی سے چھت تھی نیچے صوفے رکھے تھے اور آگے تھوڑا سا کھلا صحن تھا۔ دونوں میاں بیوی دو کرسیاں پر بیٹھ گئے۔ مسز خان کو تو یہ گھر دیکھتے ہی الجھن ہو رہی تھی۔ ان کے خیال میں ضرور اقرانے ہی ان کے بیٹے کو پھنسا یا ہو گا۔ حالانکہ اس بیچاری کو تو پتا بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

افتخار صاحب اپنی بیوی کے ساتھ صحن میں آئے۔ سامنے اپنے باس کو دیکھتے ہی ان کے ہاتھ کانپ گئے۔ ان سے شاید کوئی غلط کام ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے باس ان کے گھر آ گئے تھے۔

"سر آپ یہاں میرے غریب خانے میں۔"

"اوہ تو تم ہوا افتخار۔ تمہیں تو میں سالوں سے جانتا ہوں یہ تمہارا گھر ہے۔"

"جی سر یہ میرا گھر ہے۔"

افتخار نے فوراً نایاب کو اندر بھیجا کہ کچھ کھانے کو بنالائے۔

"دیکھو افتخار ہم کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کریں گے۔ ہمارے بیٹے کو تمہاری بیٹی پسند ہے اور اس کی خواہش پر ہم

تمہاری بیٹی کا رشتہ کے کر آئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ملاقات تمہاری بیٹی سے ہو۔"



## Posted on Kitab Nagri

افتخار صاحب کو تو پہلے یقین نہ آئے کہ - صاحب کیا بول رہے ہیں پھر فوراً سے اپنی بیوی کو اندر بھیجا کہ بیٹی کو بولا کر لائے۔

"صاحب ہم غریب لوگوں پر چھوٹے صاحب کی نظر کیسے پڑ گئی۔"

افتخار کو اس لمحے یہ خیال نہیں تھا کہ کیسے انکی بیٹی کو پسند کیا ہے مسٹر خان کے بیٹے نے بلکہ انہیں تو اس لمحے اس بات کی فکر تھی کہ اتنے بڑے لوگ ان کے گھر آئے ہیں کچھ اونچ نیچ نہ ہو جائے۔ افتخار صاحب کی بیوی کمرے میں آئی تو اقرار کو دیکھا جو شاید ہاتھ میں کتاب لیے کل بچوں کو پڑھانے کی تیاری کر رہی تھی۔

"اقرار جلدی سے کوئی اچھا سا سوٹ پہن باہر تیرے ابا کے پاس آجائے ہیں۔"

"کیوں ماں میں کیوں تیار ہوں سب ٹھیک تو ہے نہ۔"

"سن زیادہ سوال مت پوچھ اور جلدی سے تیار ہو جا۔" اقرار کو تیار کروا کر یہ باہر لے آئی۔ اقرار نے نیلے رنگ کا سادہ سا سوٹ پہن رکھا تھا جبکہ کالی چادر سے سر کو چھپا رکھا تھا اس نے۔ مسز خان نے ایک تیز نگاہ اس چھوٹی سے لڑکی پر ڈالی جس کے پیچھے ان کا بیٹا پاگل تھا۔ اس میں اتنا کچھ خاص نہیں تھا کہ جس چیز کو ان کے بیٹے نے پسند کیا تھا۔ مسز خان کو یہ لڑکی ڈبو سے لگی۔ اس میں بات کرنے کا کنفیڈنس نہیں تھا۔ اپنی۔ نظریہ اوپر نہیں اٹھاتی تھی۔ ایک بات ماننے والی تھی کہ یہ پیاری تھی اور سادگی میں بھی خوبصورت لگتی تھی مگر کہاں یہ امیر لوگ اور کہاں یہ عام سی لڑکی۔ ہمارے معاشرے کی لڑکیاں بھی کتنی بے وقوف ہوتی ہیں انہیں خواب دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہیں کہ جس کچے مکان میں وہ رہ رہی ہیں وہاں سے انہیں رخصت کرنے کوئی شہزادہ آئے گا مگر ایسا نہیں ہے۔ جس کچے مکان میں وہ رہتی ہیں اسی طرح کے کچے مکان میں جانا ان کا نصیب ہوتا ہے۔ یہ امیر

## Posted on Kitab Nagri

لوگ کہاں کسی غریب کی بیٹی کو شادی کے قابل سمجھتے ہیں۔ کلاس کا فرق ہمیشہ ان کے پیچ رہتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ حقیقت ہے۔ بہت کم سننے کو ملتا ہے کہ کسی غریب کی لڑکی امیر کے گھر میں گئی اور بہت خوش رہی۔

"دیکھو افتخار تم میرے ملازم ہو۔ تم ہمارے خاندان کے بارے میں جانتے ہو۔ میرے بیٹے کا رشتہ ہو چکا تھا مگر اس نے وہ رشتہ توڑ دیا اور اب وہ تمہاری بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ ہم شاید تمہارے گھر کبھی نہ آتے مگر ہمارے بیٹے نے ہمیں یہاں آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ امید ہے اب تم ہمیں مایوس نہیں لوٹاؤ گے۔"

"صاحب ہماری مجال ہے کہ ہم ایسا کریں۔ بس کچھ وقت دے دیں ہم اپنی بیٹی کے مستقبل کا اچھا فیصلہ لے پائیں۔"

"ٹھیک ہے ہم اگلے ہفتے آئیں گے اور امید کہ جواب ہاں میں ہی ہو گا مجھے نہ سننے کی عادت نہیں ہے افتخار۔" مسٹر خان یہ بات کہہ کر اٹھ گئے۔ انہوں نے چائے تک نہ پی اس گھر سے۔ ان کے چلے جانے کے بعد افتخار سمیت سب گھر والے صحن میں ہی بیٹھے تھے۔

"ارے چچا پوچھیں تو سہی اپنی لاڈلی سے کیسے اس نے اتنے بڑے آدمی کے بیٹے کو پھنسا لیا کہ وہ سب کچھ بھول کر اسکے پیچھے آ گیا ہے۔"

نایاب کو توجہ سے پتا چلا تھا کہ رشتہ اقرا کے لیے آیا ہے اس کا منہ بن گیا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا یہ اقرا کا منہ نوچ لیتی۔

"بابا میں تو جانتی بھی نہیں ہوں کہ ان کے بیٹے کون ہیں۔ بابا میں نے آج تک ان کو نہیں دیکھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"نایاب تم چپ کر جاؤ ہم اپنی بیٹی کو جانتے ہیں۔ اس لمحے ہمیں اس بات کی فکر ہو رہی ہے کہ صاحب کو کیا جواب دیں گے ہم لوگ۔ بات تو یہ ہے کہ ہم اتنے بڑے لوگوں میں بیٹی دینے کی حشیت نہیں رکھتے۔ ایسے بڑے لوگوں کا کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کا دل ہر روز بدلتا رہتا ہے۔"

"کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں افتخار مگر بیٹی کا معاملہ ہے اگر انکار کر دیا تو آپ کو نوکری سے نکال دیں گے وہ لوگ۔"

اسی لیے تو میں پریشان ہوں۔ چلو دیکھتے ہیں کیا کرتا ہوں میں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

افتخار صاحب آفس کے باہر بیٹھے ہوئے تھے جب اندر سے ایک بلوایا آیا کہ چھوٹے صاحب انہیں بلارہے ہیں۔ یہ فوراً سے اندر آفس میں چلے گئے۔ ہمدان اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"آئیے افتخار صاحب میں نے ہی آپ کو بلایا ہے۔ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے کوئی۔"

افتخار کرسی پر بیٹھ گئے۔

www.kitabnagri.com

"میں جانتا ہوں آپ پریشان ہیں کہ نجانے میں آپ کی بیٹی کو خوش رکھوں گا یا نہیں۔ میں آپ کی بیٹی کو بہت خوش رکھو گا آپ کو اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"صاحب جی ہم جانتے ہیں آپ اچھے انسان ہیں مگر ہم میں اور آپ میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہم ایک کچے مکان میں رہنے والے لوگ اور آپ محلوں میں رہنے والے۔ میرا نہیں خیال کہ دور دور تک ہمارا آپ کا کوئی میل ہوگا۔"

"دیکھیں افتخار صاحب میں نے آپ کی بیٹی کو اتفاق سے دیکھا اور وہ مجھے پسند آگئی ہے۔ اسے مجھ سے شادی کرنے ہی ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ رہے ہیں۔ میں نے اسے پسند کر لیا ہے اور میں اب اسی سے شادی کروں گا یہ بات آپ کو سمجھ آ جائے گی۔ آپ کا ایک بیٹا ہے نہ چھوٹا اس کی تعلیم کے لیے آپ نے لون اپلائے کیا تھا آفس میں۔ آپ کو وہ رقم میں ادا کر دوں گا آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس آپ نے ہاں کرنی ہے اپنی بیٹی کے لیے۔"

"مگر صاحب۔"

"مجھے امید ہے افتخار صاحب آپ کو میری بات سمجھ آگئی ہوگی اور مجھے بار بار اپنی بات دہراتے کی عادت نہیں ہے۔ ہاں میں آپ کی بیٹی کو بہت خوش رکھوں گا آپ کی بھی ہر طریقے سے مدد کروں گا مگر شادی کے بعد آپ اقرا سے کوئی تعلق مت رکھیے گا۔ میں چاہتا ہوں وہ میری دنیا میں خود کو ایڈجسٹ کر لے۔ امید ہے میری ساری باتیں آپ کو سمجھ آگئی ہوں گی۔"

ہمدان نے خاموشی سے انہیں اپنا فیصلہ سنایا۔ افتخار صاحب کی بہت خواہش تھی ان کا بیٹا ڈاکٹر بنے اور اب انہیں نظر آرہا تھا کہ ان کو یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ اپنے بیٹے کے لیے انہوں نے بیٹی کا مستقبل نہیں سوچا۔ چپ

## Posted on Kitab Nagri

چاپ ایک ہفتے بعد انہوں نے ہاں کر دی۔ اقرار کو تو یہ تک نہیں پتا تھا کہ باس کا بیٹا کون ہے۔ یہ کمرے میں بیٹھی تھی جب نایاب اس کے پاس آئی۔

"کیسی ہود لہن صاحبہ۔ سنا ہے بہت ہوائوں میں اڑ رہی ہو۔ زمین پر آ جاؤ۔ میں نے چچا چچی کو باتیں کرتے سنا ہے کہ انہوں نے تمہاری شادی کے بدلے چھوٹے کی پڑھائی کے لیے پیسے لیے ہیں۔"

خود کو اتنا مت گراؤ نایاب۔

"بے بی میں جھوٹ نہیں بولتی۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ چچا اتنی آسانی سے کیسے مان گئے۔ بہت بڑی رقم دی ہے ہمدان خان نے انہیں اور یہ شرط بھی رکھی ہے تم سے کسی کا بھی کوئی تعلق نہیں ہوگا۔"

یہ بات شاید اقرار کو جھوٹ لگتی مگر اپنے باپ کے منہ سے سب سچ سن کر اس کے پاس اتنی بھی ہمت نہ بچی کہ یہ اٹھ پاتی۔ اس نے خاموشی سے قسمت کے لکھے کو قبول کر لیا۔

اقرار کو سمجھ نہیں آیا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ اس کو شادی کے لیے تیار ہونے کا کہا گیا۔ اس کے سسرال سے بہت سارا سامان آیا۔ جس میں سرفہرست سرخ رنگ کا لہنگا تھا۔ اس کے ساتھ کافی بھاری سونے کا سیٹ تھا۔ اقرار اپنے نصیب کا سوچ رہی تھی جو ایک دن کے اندر ہی بدل گیا۔ اقرار نے ہر گز کوئی بھی امید نہیں لگائی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسی شادیاں زیادہ نہیں چل پاتی۔ اقرار کی کچھ کزنز اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور نایاب اسکے بارے میں بہت ساری باتیں کر رہی تھی۔ اقرار کے لیے پارلروالی بھی اسکے سسرال سے آئی تھی۔ اقرار اس وقت بیوٹیشن سے مہندی لگاوا رہی تھی۔ شام کو اس کی بارات تھی۔ اقرار کی آنکھوں میں بار بار آنسو آ جاتے اور یہ اپنے آنسو صاف کرتی۔ اس کے کمرے میں بیوٹیشن کے جانے کے بعد اسکے والد اور والدہ دونوں آئے۔ افتخار



## Posted on Kitab Nagri

صاحب بیٹی کے پاس بیٹھ گئے۔ یہ ان کی وہ بیٹی تھی جس نے یہ بھی سوال نہیں کیا تھا کہ اس کی شادی کس کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ اقرا خاموشی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جو اپنی بیٹی کے ہاتھ پر لگی ہوئی مہندی دیکھ رہی تھی۔

"بیٹا اب میں تم سے جو کہنے والی ہوں اسکو غور سے سنا۔ تمہارے ہونے والے شوہر کو نہیں پسند کہ ہم تمہارے گھر شادی کے بعد آئیں۔ بیٹا ہمیں غلط مت سمجھنا ہم نے تمہارے لیے بہت اچھے لڑکے کا انتخاب کیا ہے۔ تمہارے وہاں شادی ہونے سے ہمارے لیے

بہت آسانیاں ہیں۔"

اقرا بالکل خاموش تھی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ یہ اپنی ماں کو کہے کہ جو آج سے یہی کہہ رہے کہ تم اپنے ماں باپ سے نہیں مل سکتی وہ مستقبل میں کیا کرے گا۔ مگر اقرا بیٹی تھی تو اسنے صرف ہلانے کو ہی بہتر سمجھا۔

"بیٹا تم نے اب ہر قسم کے حالات میں اپنے شوہر کے ہاں رہنا ہے۔ اب تم اس گھر سے جا رہی ہو تو اس گھر میں کبھی واپس مت آنا۔ اس گھر سے تمہارا سب کچھ اب ختم ہو گیا ہے۔ اب کوشش کرنا کہ اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں کو خوش رکھو۔ تم سے بہت سی امیدیں ہیں ہمیں۔"

اقرا کے والد نے بیٹی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ اور اسے سمجھانے لگے۔ اقرا تو یہ سب کچھ پہلے سے جانتی تھی کہ اب اس گھر سے اسکے سارے تعلق ٹوٹ رہے ہیں۔ اقرانے ماں باپ کی باتوں کو خاموشی سے سنا۔ اقرا سوچ نہیں سکتی تھی کہ اس کے ساتھ یہ سب ہو رہا ہے۔ اقرا کو معلوم تھا کہ اسے تیار کرنے کے لیے بیوٹیشن ابھی آرہی ہے۔ یہ اپنے گھر کی چھت پر تخت پر بیٹھی تھی اور اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جہاں آسکی قسمت اسے لکھی ہوئی صاف نظر آرہی تھی۔ اس سے تو اتنا بھی نہیں پوچھا گیا کہ کیا یہ شادی کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔ اس کا رزلٹ آیا تھا اور اس نے

## Posted on Kitab Nagri

بی اے میں ٹاپ کیا تھا مگر اسے کسی نے یہ بھی نہیں کہا کہ تم نے بہت اچھا کام کیا۔ اقرار کو لگا جو محنت اس نے اتنے سال کی ہے وہ سب تو شاید کبھی کسی کو نظر نہ آئے۔ اقرار خوابوں میں رہنے والی والی لڑکی نہیں تھی۔ یہ حقیقت پسند تھی اور اس کے نزدیک یہی حقیقت تھی کہ کوئی شہزادہ گھوڑے پر نہیں آئے گا اور نہ ہی اسے لے کر جائے گا۔ اقرار کے نزدیک جتنا حقیقت پسند رہا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ اقرار کا بھائی اس کے قریب آکر بیٹھا۔

"آپا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

"کچھ نہیں چھوٹے بس ویسے ہی میں یہاں بیٹھی ہوں۔ تم بتاؤ آپا کی شادی سے خوش ہو نہ۔"

"جی آپ بہت زیادہ خوش ہوں۔ آپ کو پتا ہے ابانے مجھے اتنا کچھ نیا لے کر دیا ہے۔ آپ کے ولیمے کے لیے ابانے مجھے اتنا پیار اکوٹ لے کر دیا۔ آپ کو پتا ہے میں نے اتنا کچھ لیا ہے آپا۔"

اقرار اپنے بھائی کی باتیں سن کر رو بھی رہی تھی مگر اس کے دل میں خوشی بالکل بھی نہیں تھی۔ اقرار جانتی تھی کہ اس کے والد نے اپنے بیٹے کے لیے ہی تو سب کیا ہے۔ چھوٹے نے ڈاکٹر بننا تھا اور ابانے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔ اقرار جانتی تھی کہ مستقبل میں اس کا بھائی بہت آگے ہو گا مگر یہ کہاں ہو گی۔ اقرار نے آزادی کا یہ کچھ وقت گزرا اور پھر نیچے چلی گئی۔ نایاب اس کے ساتھ ہی کمرے میں آئی۔

"بہت اونچی اڑ رہی ہو مگر مت بھولو تمہاری اوقات کیا ہے۔ دیکھنا اس امیر زادے کا دل بھر جائے گا تو واپس تمہیں اسی گھر آنا ہے اس لیے زیادہ خواب سجا کر مت جانا۔ تم تو جانتی ہو یہ امیر لوگ کیسے ہوتے ہیں تمہیں یاد آجائے گا یہ غریب خانہ جب تم وہاں جاؤ گی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بات یہ ہے کہ میں نے تمہاری طرح خواب نہیں دیکھے۔ جتنا حقیقت کی دنیا میں رہا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ میں حقیقت پسند ہوں اور یقین کرو میں زندگی میں ہر طرح کے حالات کے لیے تیار ہوں۔ تمہیں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے لیے۔"

!اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted on Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اقرا تیار ہونے کے لیے بیٹھ گئی۔ تیار ہونے کے بعد یہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ مختصر سی بارات اسے لینے آئی۔ اس نے تو اپنے شوہر کا چہرہ بھی نہ دیکھا۔ جب اسے خوبصورت محل نما گھر میں لایا گیا تو اس کے استقبال کے لیے کوئی نہیں تھا۔ مسٹر اینڈ مسز خان اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اقرا بہت زیادہ ذلت محسوس کر رہی تھی کیونکہ کوئی بھی نہیں تھا اس کے ساتھ سوائے ایک ملازمہ کے۔ ہمدان نجانے کہاں تھا وہ دروازے پر ہی اس چھوڑ کر چلا گیا۔

"آئیں بی بی میں آپ کو آپ کے کمرے میں چھوڑ دوں۔"

اقرا کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ یہ خاموشی سے ملازمہ کے پیچھے چلی گئی جو اسے ایک پھولوں سے سجے کمرے میں چھوڑ آئی۔ یہاں آکر ملازمہ اسے بٹھا کر چلی گئی۔ کسی نے اس سے نہیں پوچھا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب ہمدان کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے اس وقت شاید شراب پی رکھی جو اس کے دوستوں نے اسے پلائی تھی۔ اقرا بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی۔ ہمدان اقرا کے پاس آکر بیٹھا۔ جالی دار گھوگھٹ کو ہمدان نے ہٹایا۔ اقرا کی آنکھ کھل گئی مگر اپنے سامنے اسی دن والے لڑکے کو دیکھ کر اس کا دل حلق میں آگیا۔ یہ اٹھنے لگی جب ہمدان نے اس کا بازو تھاما۔

"میں ہی ہوں تمہارا شوہر اقرا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ دیکھو میں ہمدان خان جس سے تمہارا نکاح ہوا ہے۔ میں نے تمہیں تمہارے گھر کے پاس دیکھا تھا مجھے تم اچھی لگی تھی۔"

## Posted on Kitab Nagri

ہمدان نے اقرا کا بازو تھام کر کھا تھا۔

"آپ نے شراب پی رکھی ہے۔"

اقرا نے آنکھوں می نمی لیے ہمدان سے یہ سوال کیا۔

"ہاں مجھے عادت ہے اکثر یہ شراب پینے کی۔ مگر میں ہوش میں ہوں اپنے۔ دیکھو مجھے سب کچھ سمجھ آ رہا ہے۔"

"میں نے ایسے شخص کی خواہش کبھی نہیں کی تھی جو شراب پیتا ہو۔"

اب کی کریں بے بی بچپن سے عادت ہے نہ۔ تم مجھے اپنا اتنا عادی نہ لینا کہ مجھے کہیں جانے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔"

"میں نے تو اپنی زندگی میں ایسے شخص کی تمنا نہیں کی تھی۔ آپ کیوں میری زندگی میں آئے۔ کیا یہ میری ذمہ داری ہے آپ کو سب برے کاموں سے دور رکھنا۔"

اقرا کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے جو ختم ہی نہیں ہو رہے تھے۔ نجانے معاشرہ کیوں نہیں سمجھتا کہ کل کی آئی ہوئی معصوم لڑکی ایک بگڑے ہوئے لڑکے کو کیسے ٹھیک کر سکتی ہے جس کی خود کی ماں اسے اتنے سال سیدھے راستے پر نہ لاپائی ہو۔ ہمدان نے اقرا کا ڈوپیٹہ سر سے اتارا۔

"ویسے تم باتیں تو بہت اچھی کرتی ہو۔ تم جانتی ہو مجھے تمہاری معصومیت بہت اچھی لگتی ہے۔ ہماری سوسائٹی میں لڑکیاں گھر بسانے والی نہیں ہوتی۔ ان کی بہت سی بتائیں پیسہ چھپا دیتا ہے مگر ان کے پاس خوشی نہیں ہوتی۔ دنیا کی ہر چیز آپ کے پاس ہو اور خوشی نہ ہو تو پھر ایسی زندگی کا فائدہ ہی کیا۔"



## Posted on Kitab Nagri

ہمدان نے اقرا کی چوڑیاں اتارنا شروع کی۔ اقرا کی آنکھوں سے آنسو اب تھم گئے تھے۔ اقرا نے خود کو ایسے حالات کے لیے تیار کر لیا تھا۔

"تم مجھے نجانے کیوں اچھی لگی ہو ورنہ آج تمہاری جگہ شاید کوئی اور لڑکی ہوتی مگر میں نے جب تمہیں دیکھا تھا نہ تو دل نے خواہش کی تھی یہ چاند میرے آنکھوں میں کیوں نہ نکلے۔ ہمدان نے اقرا کے چہرے سے نکلنے والے آنسو صاف کیئے۔

"مجھے تمہارے چہرے پر خوشی نظر آنی چاہیے۔ شوہر ہوں میں تمہارا اور میں چاہوں گا کہ جب میں تمہارے ساتھ ہوں اس وقت دنیا کی ہر چیز مجھے بھول جائے اور صرف تم مجھے یاد رہو۔"

ہمدان نے اقرا سے اس کی زندگی کے مطلق زیادہ سوال نہیں کیئے۔ یہ رات اقرا کے لیے ایک عجیب رات تھی۔ صبح کے وقت نماز پڑھنے کے بعد اقرا کھڑکی کھول کر کھڑی تھی۔ اسکی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ اقرا جانتی تھی آگے کی زندگی کیسی ہے۔ اس گھر میں اسے اپنے مقام بناتے ہوئے سالوں لگ جائیں گے مگر پھر بھی کوئی اس کی قدر نہیں کرے گا۔ اس کا شوہر جو رات شراب کے نشے میں اس کے پاس آیا کیا یہ اس کی حفاظت کرے گا اسکی عزت کرے گا جو اس پر کرنے کا حق ہے۔ اقرا یہ بھی جانتی تھی آج ماں باپ سے ملاقات آخری ہوگی اسکے بعد شاید وہ ان سے کبھی مل نہ پائے۔

ناشتے کی میز پر سب ناشتے میں مصروف تھے۔ اقرا تو برائے نام ہی کھا رہی تھی۔ مسز جان نے نخوت سے اقرا کو رکھا جس نے سرخ رنگ کا فراک پہنا رکھا تھا اس پر ڈوپیٹہ سرپٹ تھا۔ ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیاں تھی جبکہ چہرے پر لائٹ میک اپ تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

"سنو لڑکی ہمارے ہاں کے طور طریقے تمہارے خاندان سے بالکل مختلف ہیں۔ آج تمہارا ولیمہ ہے تو شہر کی بہت سی بڑی شخصیات ہوں گی وہاں۔ اپنی پرانی زندگی بھول کر ان سے ملنا تم کہیں ایسا نہ ہو اپنی مڈل کلاس حرکتیں شروع کر دو وہاں۔"

مسز خان کا دل کر رہا تھا وہ اقرا کو خوب سارا اور سنائیں۔ ہمدان نے انہیں ٹوکا۔

"پلیز مام خیال کریں یہ میری بیوی ہے اب

آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا میری بیوی سے اس طرح کی بات کرنے کا۔"

اقرا نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا۔

"میں نے تو ویسے ہی بات کی اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم مجھ سے بد تمیزی کرو ہمدان۔ ابھی اسے آئے ایک دن

نہیں ہوا اور تم اس کی خاطر اپنی ماں سے الجھ رہے ہو۔"

مام پلیز آپ کیوں ایسی حرکتیں کرنے لگ گئی ہیں جو کوئی تعلیم یافتہ عورت نہیں کرتی۔ اگر آپ اقرا کو برداشت

نہیں کر سکتی تو اتنا سوچ لیا کریں کہ یہ آپ کے بیٹے کی بیوی ہے اس کی عزت۔"

"ارے ہاں ہاں بیوی جو آگئی ہے اب یہی تو کرو گے نہ تم میرے ساتھ۔"

اقرا نے اپنے کانپتا ہاتھوں کو چھپانے کے لیے انہیں ڈوپٹے کے نیچے کیا۔

"اقرا اٹھو تم کمرے میں جاؤ میں نہیں چاہتا ہماری زندگی کی شروعات ہی ایسی ہو مام کے کے طعنوں سے۔"

## Posted on Kitab Nagri

اقرا کو تو موقع چاہیے تھا وہ فوراً اٹھ گئی۔ ہمدان اسے پورا دن کمرے میں نظر نہیں آیا۔ ہمدان اسے کمرے میں چھوڑ کر کہیں باہر چلا گیا۔ سب سے مشکل مرحلہ تھا اس کا ولیمے کے لیے تیار ہونا۔ ولیمے کے لیے تیار ہو کر یہ باہر آئی تو ملازمہ نے اسے بتایا کہ صاحب کی گاڑی یعنی ہمدان کی گاڑی میں ڈرائیور اس کا منتظر ہے۔ یہ اس گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی۔ ہوٹل پہنچ کر اسے احساس ہوا کہ یہ کتنی اکیلی ہے۔ ہمدان اسے تھام کر اندر لے آیا۔ اس نے ہمدان کو پورے دن کے بعد دیکھا تھا۔ ولیمے پر اقرا کے ماں باپ آئے تھے مگر یہ لوگ ایک کونے میں بیٹھے رہے اور زیادہ نزدیک نہیں آئے۔ انہوں نے بیٹی سے یہ بھی نہ پوچھا کہ تمہارا سسرال میں پہلا دن کیسا گزرا ہے۔ اقرا کو صحیح معنوں میں علم ہو گیا تھا کہ زندگی اتنی آسان نہیں جتنی یہ سمجھ رہی ہے۔ زندگی بہت مشکل ہے اور اس کے لیے مستقبل اور بھی پریشانیوں کا انتظام کیے بیٹھی ہے۔

اقرا کی زندگی بے انتہا مشکل تھی۔ اقرا جب صبح ناشتے کے بعد کبھی کچن میں جاتی تو مسز خان اسے بہت ساری باتیں سناتی۔ مسز خان نے اقرا کو کبھی بہو کے طور پر دیکھا ہی نہیں تھا۔ اقرا کو لگتا تھا کہ یہ اگر کچھ اور دن اس جگہ رہی تو شاید یہ زندہ نہ رہ پائے۔ یہ اپنے کمرے سے بہت کم نکلتی تھی۔ اگر دن کا کھانا اسے چاہیے ہوتا تو اس کی ساس ملازمہ کو کہہ کر کھانے کو فریج میں رکھوا دیتی اور اقرا کو بھوکا رہنا پڑتا۔ ہمدان کے ساتھ ناشتہ اور کبھی کبھار اقرا رات کا کھانا کھاتی اس کے علاوہ اسے اس گھر میں پانی بھی شاید دیتے ہوئے ان لوگوں کو مسئلہ ہوتا تھا۔ اقرا کو اس وقت سخت بھوک لگی تھی۔ صبح یہ ناشتہ نہیں کر پائی تھی کیونکہ ہمدان کو آج جلدی جانا تھا اسی وجہ سے اسے اجازت نہیں تھی کہ یہ ناشتے کی ٹیبل پر آئے۔ اقرا کو صبح سے بخار تھا۔ ہمدان نے نوٹ ہی نہیں کیا کہ اس کی بیوی بیمار ہے۔ ہمدان کہنے کو تو اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا تھا مگر شادی کے ان دو ماہ اس نے اپنی بیوی کو ضرورت کے لیے بھی پیسے نہیں دیئے تھے۔ اقرا اپنے ماں باپ کے گھر میں کم از کم اچھا کھا لیتی تھی وہاں اسے بھوکا تو نہیں رہنا

## Posted on Kitab Nagri

پڑتا تھا۔ اقرا کمرے سے باہر نکلی۔ اس وقت اس کا وجود بخار میں تپ رکھا تھا۔ یہ کچن میں آئی۔ ملازمہ اس وقت دن کا کھانا بنا رہی تھی۔ ہمدان کی بہن کے لیے بریانی جبکہ مسر خان کے لیے قورمہ بن گیا تھا۔ ابھی ملازمہ روٹیاں بنا رہی تھی۔ میٹھے میں ہمیشہ فرتج میں کچھ نہ کچھ پڑا رہتا تھا۔ ملازمہ نے اقرا کا سرخ چہرہ دیکھا۔ اقرا کے لیے کھڑا رہنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"سنو مجھے کچھ کھانے کو ہے تو دو۔ چاہے صبح کا بچا ناشتہ ہی ہے۔"

ملازمہ نے رحم بھری نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا جس کو اس کچن سے کچھ بھی کھانے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ گھر کھانے کی چیزوں سے بھر رہا تھا۔ ملازم رات کو گھر کھانا لے کر واپس جاتے۔ چیزیں پڑی پڑی خراب ہو جاتی مگر اقرا کو اجازت نہیں تھی کہ یہ کچھ کھائے پیئے۔ نجانے ہمدان اس کی کوئی بات کیوں نہیں مانتا تھا اگر یہ کچھ کہتی بھی تو وہ اسے یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ دیکھو ہر جگہ پر انسان کو اجسٹ ہونے کے لیے وقت لگتا ہے تم بھی بہت جلدی ہمارے گھر میں اجسٹ ہو جاؤ گی۔ ہمدان شاید یہ بھول گیا تھا کہ جسے یہ اپنے ساتھ شادی کر کے لایا ہے وہ بھی انسان ہے اور سانس لیتی ہے۔ اقرا نے ملازمہ سے کھانے کا کہہ کر ڈائینگ کی کرسی سنبھالی۔ اس وقت اس کے پاس اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ یہ کھڑی ہو پاتی۔ ملازمہ نے بریانی کی ایک لیٹ اس کے سامنے رکھی اور پانی کا گلاس۔ اقرا نے ابھی ایک نوالہ بھی نہیں لیا تھا جب پلیٹ کو اس کے آگے سے کھینچا گیا۔ اقرا نے اوپر دیکھا مگر اس سے پہلے ہی مسر خان نے اسے بازو سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور اسے کھینچ کر تھپڑ لگایا۔

"بیچ ذات کی لڑکی تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کھانے کو ہاتھ لگاؤ جو میں نے اپنی بیٹی کے لیے بنوایا ہے۔"

اقرا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس لمحے اقرا کا سر جھک گیا تھا۔ ملازمہ کو اقرا پر بہت ترس آیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس وقت کچن میں آنے کی۔ تب باہر آیا کرو میرے بیٹے کے کمرے سے جب وہ یہاں ہو ورنہ تمہاری حشیت گارڈن میں بندھے ہوئے کتے سے بھی کم ہے۔ وہ گھر کی حفاظت تو کرتا ہے تم کیا کرتی ہو۔"

اقرا کی آنکھوں سے اس وقت جو آنسو نکل رہے تھے وہ شاید کوئی اور رحم دل انسان دیکھ لیتا تو شاید اسے ترس آجاتا۔ مگر یہاں بے حس لوگ بستے تھے۔

"میرے بیٹے کا دل جب تم سے بھر جائے گا تمہیں باہر اٹھا کر پھینک دوں گی۔ تم یہ سوچ کر آئی ہو گی کہ تم اس گھر کی مالکن بن جاؤ گی۔ میں تمہیں بتا دوں کہ میرے بیٹے کی عادت ہے ہر سال نئی لڑکی سے دل لگانے کی نجانے تمہیں کیوں وہ شادی کر کے لے آیا حالانکہ تمہیں تو یوں بھی رکھنا بہت آسان تھا۔ ماں باپ نے تمہیں بیچ دیا ویسے تم جیسے لوگوں کا اور کوئی کام بھی ہوتا ہے کیا۔"

مسز خان نے اقرا کو دھکا دیا۔ اقرا کرسی سے لگ کر نیچے گری۔ کمزوری کے باعث اقرا بہت زور سے نیچے گری۔ اقرا کو اچھی خاصی چوٹ آئی۔ اس لمحے اقرا کا دل کیا کہ یہ کہیں چلی جائے اور واپس مڑ کر کبھی نہ دیکھے۔ مسز خان نے چاول والی پلیٹ اقرا کو ماری۔ چاول اقرا کی گود میں گرے۔

"کتوں نے جس کھانے کو ہاتھ لگایا ہو اس کھانے کو ہم ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ اس گند کو میرے کچن سے نکال تو تم اور کبھی نظر نہ آئے یہ مجھے یہاں۔"

مسز خان سادگی سے یہ سب ملازمہ کو کہتی باہر چلی گئی۔ ملازمہ اقرا کے پاس آئی جس نے فرش سے سر کو نہیں اٹھایا تھا۔ اس لمحے اقرا اپنی ایک دنیا میں جانا چاہتی تھی جہاں یہ سب غم نہ ہوں۔ ملازمہ نے بہت مشکل سے اقرا کو

## Posted on Kitab Nagri

نیچے سے اٹھایا جس کے بازو زخمی تھے۔ پیر بھی مڑ گیا تھا۔ ملازمہ اسے بہت مشکل سے کمرے میں چھوڑ کے آئی۔ اقرا بیڈ پر بیٹھی اپنے لباس کی طرف دیکھ رہی تھی جس پر چاول لگے ہوئے تھے ابھی بھی۔ ملازمہ نے اس کا ایک لباس الماری سے نکالا اور بہت مشکل سے اسے لباس تبدیل کروایا۔

"بی بی تم سب کچھ چھوڑ جاؤ۔ یہاں کیوں رہ رہی ہو۔ صاحب کو نہیں پتا کیا کہ تمہیں تو تمہاری ساس کھانا کیا پانی نہیں دیتی۔"

اقرا بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔ اس وقت اس کے اندر سب جذبات ختم ہو گئے تھے۔

"میرے ماں باپ۔۔۔۔۔ سنو تمہارے پاس فون ہے۔"

اقرا کے پاس اس کا فون بھی نہیں تھا اور ہمدان نے اس لے کر بھی نہیں دیا تھا۔ ہمدان نے اسے آفس سے کبھی کال نہیں کی تھی۔ ملازمہ نے اقرا کو اپنا فون دیا۔ اقرا نے اپنی ماں کا نمبر ملایا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"کون ہے۔۔۔۔۔"

"میں اقرا امی۔۔۔۔۔ آپ کی بیٹی۔"

"ارے اقرا کیسی ہو۔ ویسے بڑا ہی یاد آتی ہو تم۔ ہمدان نے تمہیں فون کرنے سے بھی منع کیا تھا اس لیے میں نے تمہارا پتا نہیں کیا۔"



## Posted on Kitab Nagri

"امی میں گھر واپس آنا چاہتی ہوں۔ یہ لوگ بہت ظالم ہیں۔ میں یہاں کھانے کو ترس جاتی ہوں۔ مجھے واپس آنے دیں میں۔۔۔۔۔"

پیچھے سے اقرا کے والد اور بھائی کی آواز آرہی تھی۔

"دیکھ بیٹی تیری شادی کر دی ہے ہم نے۔ اب جیسے بھی ہیں سب تیرے گھر والے ہیں۔ وقت بدل جائے گا تو پریشان مت ہو۔ وہ نہ تیرے بھائی کا داخلہ کروا دیا ہے تیرے ابا نے بہت اچھے کالج میں۔ سن ہمدان کو ناراض مت کرنا اس نے ہماری بڑی مدد کی ہے۔ تم اب ہمیں کال نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمدان ناراض ہو جائے۔"

اقرا کی ماں نے فون بند کر دیا۔

اقرا اس لمحے بالکل خالی ہو گئی۔ اس کی ساس ٹھیک ہی تو کہتی تھی اس کے ماں باپ نے اسے بیچ ہی تو دیا تھا۔

"یہ لے جاؤ۔ سنو لائٹ بند کرنا میں سونا چاہتی ہوں۔" ملازمہ نے اقرا سے اور کچھ نہیں پوچھا اور باہر چلی گئی۔ لائٹ بند تھی۔ یہ کمرہ اقرا کے لیے قید خانہ تھا۔ اس کمرے میں بخار میں رہتے ہوئے نجانے اقرا کو کتنا وقت ہو گیا تھا۔ مسز خان نے اقرا پر زندگی تنگ کرنے کے لیے اس کے کمرے کی بجلی بھی بند کر دی۔ اس اندھیرے کمرے میں بیڈ پر لیٹی اقرا کو لگ رہا تھا اس جگہ ہی اس کی موت ہو جائے گی۔ اس کمرے میں کوئی نہ آیا نہ گیا۔ اقرا اسی بستر پر پڑے پڑے سو گئی۔ اسی تھوڑی دیر کے لیے ہوش آیا پھر یہ غنودگی میں چلی گئی۔ دودن مکمل ہو گئے تھے اور اقرا کو نہ ہی کوئی دیکھنے آیا اور نہ ہی اقرا باہر گئی تھی۔ سخت گرمی میں اقرا بیڈ پر ہی پڑی تھی۔ ہمدان دودن بعد گھر واپس آیا۔ اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا کیونکہ کوئی بھی گھر نہیں تھا۔ ہمدان کمرے میں آیا تو اس کو حیرت ہوئی۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔ پردے کھڑکی کے آگے پردے ہوئے تھے۔ ہمدان نے لائٹ آن کی مگر



## Posted on Kitab Nagri

لائٹ آن نہ ہوئی۔ ہمدان بیڈ کے قریب آیا تو اسے چادر میں لپیٹی ہوئی اقرار نظر آئی۔ ہمدان نیچے گیا تو اسے پتا چلا کہ اس کے کمرے کی لائٹ بند کی۔ گئی تھی۔ ہمدان نے ملازمہ سے کہہ کر بجلی بحال کروائی ہمدان کمرے میں آیا تو اسے حیرت ہوئی کہ سب کچھ ویسا ہی تھا جیسے یہ چھوڑ کر گیا تھا۔ ہمدان اقرار کے پاس آیا۔ اقرار کا پورا چہرہ گیلا تھا۔ شاید اسے پسینہ آیا ہوا تھا۔ ہمدان نے اس کے چہرے پر ہاتھ لگایا تو لگا کہ جلتا کوئلہ چھو لیا ہے۔ ہمدان نے اس کا چہرہ تھپتپایا۔ اقرار بے ہوش تھی اسے اس قدر بخار تھا کہ۔ ل یہ ہل بھی نہیں پار ہی تھی۔ ہمدان حیران ہوا کہ اقرار اتنی بیمار تھی اور گھر والوں کو خبر بھی نہیں تھی۔ ہمدان نے اقرار کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر اسے اندازہ ہوا کہ اقرار کو ہسپتال لے کر جانا ہو گا۔ یہ اقرار کو لے کر ہسپتال چلا گیا۔ گھر تو کوئی تھا ہی نہیں کہ یہ کسی سے کچھ پوچھتا۔ یہ ہسپتال آیا۔ لیڈی ڈاکٹر نے اقرار کا چیک اپ کیا۔ ڈاکٹر نے ہمدان کو کمرے میں بلایا۔

"مسٹر ہمدان کی آپ نے اپنی بیوی کو مارا ہے۔"

ہمدان نے یہ الزام سن کر حیران ہو گیا۔

"نہیں ڈاکٹر میں تو دودن کے لیے گھر تھا ہی نہیں۔ میں واپس آیا تو یہ بیمار تھی۔"

www.kitabnagri.com

"مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی وائف کا مس کر تے ہو گیا ہے۔ بھوک برداشت کرنے، کمزوری کی وجہ سے، سخت بخار اور مار پیٹ کے باعث ان کا مس کر تے ہو گیا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے تھے کہ آپ کی وائف دو ویک پرینٹ تھی۔"

## Posted on Kitab Nagri

ہمدان کے لیے یہ سب باتیں ایک طوفان کی طرح تھی۔ اقرار اپنے کمرے سے کبھی بھی نہیں نکلی تھی۔ اپنے گھر والوں سے بھی یہ نہیں ملی تھی ہمدان یہ جانتا تھا۔ اپنے کمرے میں ہی تھی اقرار بھوک، مار یہ سب کیسے۔ کیا اس کے گھر والے یہ سب کر سکتے تھے نہیں ایسا نہیں تھا۔

"ڈاکٹر آپ میری وائف کے لیے جو صبح ہے وہ کیجیے۔"

ڈاکٹر اقرار کو آپریشن تھیٹر لے گئی۔ ہمدان نے ارش کو کال کی جو ہسپتال آگیا۔ ڈاکٹر نے اقرار کو تین گھنٹے بعد خطرے سے باہر بتایا تھا۔ ہمدان نے گھر جانا تھا کہ پتا چلے کہ ہوا کیا ہے۔ ارش کو ہسپتال چھوٹ کر وہ گھر گیا۔ ابھی یہ گھر آیا ہی تھا کہ اس کا سا منا ملازمہ سے ہوا جس کو اقرار سے بہت ہمدردی تھی۔

"سلام صاحب مجھے آپ کا بہت انتظار تھا۔"

"کیوں تمہیں میرا کیوں انتظار تھا۔"

"صاحب چھوٹا منہ بڑی بات۔ ہم غریب لوگ ہیں بڑی بی بی نے ہمیں کچھ بھی کہنے سے منع کیا ہے مگر جی میں بھی انسان ہوں زیادہ دیر چپ نہیں رہ سکتی۔ اقرار بی بی پر بڑا ظلم کرتے ہیں جی یہ گھر والے آپ کے۔ آپ کی والدہ نے کبھی دن کو بی بی کو کھانا تو کیا پانی بھی کبھی پینے نہیں دیا۔" ہمدان کے دماغ میں ماں کی باتیں آرہی تھی جو اسے بار بار کہتی کہ اقرار تو اس گھر میں رہنا ہی نہیں چاہتی۔ اپنے کمرے سے بھی نہیں نکلتی اقرار اور مسز خان کے ساتھ بد تمیزی بھی کرتی ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

"صاحب دودن سے بی بی کے کمرے کی بجلی بھی بی بی نے بند کر دی تھی اور انہیں بہت بخار تھا کسی کو اجازت نہیں تھی کہ ان کے کمرے میں جائے۔ بڑی بی بی نے انہیں بہت مارا دودن پہلے صرف اس وجہ سے کہ وہ صبح سے بھوکے تھے اور آپ کی بہن کے لیے بنائی ہوئی بریانی سے ایک پلیٹ بریانی کھانے لگی تھی۔ صاحب اگر آپ نے بی بی کے ساتھ یہی سلوک کرنا ہے تو میری گزارش ہے کہ انہیں چھوڑو ہاں۔ بیچاری نے گھر فون کیا میرے فون سے مگر وہ بھی انکار کر گئے۔ انہیں کسی ادارے چھوٹ دیں اگر یہی سلوک ان کے ساتھ ہونا ہے تو۔ ہم غریب لوگ دال تو کھا لیتے ہیں انہیں تو گھر کا پانی بھی نصیب نہیں ہوتا۔" ہمدان کو لگا اس وقت یہ زمین میں گر گیا ہے۔ اس کی بیوی اس کی ذمہ داری اس وقت کس حال میں تھی۔ اس نے کبھی توجہ ہی نہیں دی تھی کہ اس کی بیوی کن حالات میں ہے۔ جب یہ آتا تو اس نے اقرار کو کبھی موقعہ ہی نہیں دیا تھا کہ وہ کچھ کہہ پائے۔ لعنت تھی اس پر کہ یہ روز ہزاروں پیسے کماتا تھا اور اس کی بیوی پانی کے لیے ترس جاتی۔ اقرار ٹھیک کہتی تھی یہ خود غرض تھا۔ ہمدان کچھ بھی سنے کہے بغیر ہسپتال چلا گیا۔ اقرار کو ہوش آ گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کنولا لگا ہوا تھا۔ اقرار ہسپتال کے چھت کو دیکھ رہی تھی۔ ڈاکٹر نے اسے بتا دیا کہ اس نے اپنی پہلی اولاد کھو دی ہے۔ ہمدان اقرار کے پاس بیٹھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے بہت افسوس ہے کہ میں نے تمہارا خیال نہیں رکھا اور اپنا پہلا بچہ کھو دیا ہے۔ میں نے تم سے بہت محبت کی ہے اور مجھے اس بات کی فکر تھی کہ تم میرے گھر میں پتا نہیں اجسٹ ہو پاؤ گی یا نہیں۔ میں نے سوچا تمہیں اور مام کو وقت دوں گا اور تم دونوں کے درمیان نہیں بولوں گا تو سب ٹھیک ہو گا مگر میں غلط تھا۔ تم میری ذمہ داری تھی جس کو میں پورا نہیں کر پایا۔ مجھے معاف کر دو میں تمہیں کبھی اب کسی کی ذمہ داری نہیں بنائوں گا تم میری ذمہ داری ہو اور میں ہی تمہارا خیال رکھوں گا اب۔ تم مجھے اپنے لیے بہت مختلف پاؤ گی اب۔" ہمدان نے اقرار کا ہاتھ

## Posted on Kitab Nagri

تھامگر اقرانے ہاتھ پیچھے کر لیا اور اپنا چہرہ موڑ لیا۔ ہمدان اسے بہت دیر دیکھتا رہا پھر اسے چھوڑ کر باہر چلا گیا۔ اقرارور ہی تھی مگر اب اس شخص کو چھوڑنے کا فائدہ بھی نہیں تھا کیونکہ اس کے پیچھے کے سارے دروازے بند تھے۔ ہمدان نے دو دن بعد اقرار کے ڈسچارج ہونے کے بعد اپنے وکیل سے بات کی۔ اس نے اپنے نام کی ساری جائیداد پہلے اقرار کے نام کروائی پھر اس نے اپنا خوبصورت سا گھر جو اسے اس کے دادا نے گفٹ کیا تھا اسے صاف کر دیا اور وہاں فرنیچر سیٹ کروایا۔ آج ہفتے بعد ہمدان اقرار کے جاگ جانے کے بعد اسے ساتھ لے کر نیچے آیا۔ ہمدان نے ملازمہ سے کہہ کر سامان پیک کروا دیا تھا۔ ہمدان نیچے آیا اقرار کے ساتھ جہاں اس کے ماں باپ اور بہن بیٹھے تھے۔

"کہاں جانے کی تیاری ہے اپنی بیوی کے ساتھ۔"

مسز خان نے ہمدان کو دیکھا جو کہیں جانے کے لیے تیار تھا۔ ہمدان پچھلے پورے ایک ہفتے سے آفس نہیں گیا تھا۔ "میں اور اقرار اپنے گھر جا رہے ہیں بابا۔" مسٹر خان کو بتاتے ہوئے ہمدان نے اپنی ماں کی طرف بھی نہیں دیکھا۔ دونوں میاں بیوی حیرانی سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے جو سیدھے طریقے سے بات کر رہا تھا۔

"ایسے کیسے تم اپنے گھر میں جا سکتے ہو۔ ہمارے ایک ہی بیٹے کو تم اور یوں کوئی بیٹا کیا کبھی اپنے ماں باپ کو چھوڑا کر جاتا ہے۔"

"بابا یوں کوئی اکلوتے بیٹے کی پہلی اولاد کو بھی نہیں مار دیتا۔ اپنے اکلوتے بیٹے کی بیوی کو اگر لوگ پسند نہیں کرتے تو پھر بھی انسانیت کے ناطے اسے کھانا تو دیتے رہتے ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

مسز خان کا چہرہ دوپیل کوتار یک ہوا۔ ہمدان کی بہن خاموشی سے سب تماشہ دیکھ رہی تھی۔ اس ان سب چیزوں سے کوئی غرض نہیں تھی۔

"ضرور اس بیچ نے تمہیں ماں باپ کے خلاف کیا ہوگا۔ کیا پتا جس بچے کا اس نے تمہیں بتایا ہے وہ کس کا گند تھا۔ ایسی لڑکیاں تو ہر دن۔۔۔۔۔"

"بس مام میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔ میری بیوی نے مجھے ابھی تک ایک لفظ نہیں کہا اور میرا بچہ میرا خون تھا۔ اپنی بیوی کی پاک دامن پر مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ میں نے آپ کو اپنی ماں سمجھا مگر آپ نے میرے ساتھ کیا کیا۔ خیر میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ آتا رہوں گا میں سب سے ملنے میرے ماں باپ ہیں آپ مگر میں اپنے ساتھ اپنی بیوی کو لے جا رہا ہوں جس کو اس گھر میں ایک جانور سے بھی بدتر کے طور پر رکھا گیا تھا۔"

"بھائی بات کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ اس سب میں تم بھی شامل ہو۔ مام اکیلی اس سب کی ذمہ دار نہیں ہیں تم بھی ہو۔ اتنی ہی محبت کرتے تھے نہ تم تو بھابھی کا خیال رکھتے انہیں یوں مام کے ہاتھوں ذلیل نہ ہونے دیتے۔ خیر اچھا فیصلہ ہے تمہارا میں تو جا رہی ہوں اپنے کمرے میں ملنے آتی رہوں گی تم سے۔"

www.kitabnagri.com

مسز خان کو اپنی بیٹی پر سخت غصہ آیا جو پرانی لڑکی کے حق میں بھائی کے سامنے بول گئی تھی۔

"ارے اس لڑکی کے لیے تم ماں باپ کو چھوڑ رہے ہو جسے اس کے ماں باپ نے چند پیسوں کی خاطر بیچ دیا۔"

اقرا کو اب سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تو کھودی تھی اب باقی کیا رہ گیا تھا۔ مرتویہ اس دن ہی گئی تھی جس دن اس کی شادی ہمدان سے ہوئی تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

"میں اقرا کے مطلق کچھ نہیں سننا چاہتا مام۔ میں اب اور مزید کچھ نہیں سنوں گا۔ میں نے اپنا بچہ کھویا ہے یہ بہت بڑی بات ہے۔ آپ کے لیے وہ چاہے اہمیت نہ رکھے مگر میری پہلی اولاد تھا اور پہلی اولاد کس کو عزیز نہیں ہوتی جیسے میں آپ کو بہت عزیز ہوں مگر میری خوشی ہر گز نہیں۔"

"نہیں ہمدان بیٹا ایسا نہیں ہے تم اپنی مام کو غلط سمجھ رہے ہو۔"

"نہیں ڈیڈ میں نے مام کو بالکل ٹھیک سمجھا ہے۔ آپ لوگ میرے ماں باپ ہیں میری طرف سے کسی کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ میں چلتا ہوں بابا بس مجھے اپنی دعا میں یاد رکھنا۔"

ہمدان اقرا کو لے کر دوسرے گھر شفٹ ہو گیا۔ یہاں ملازم تھے اقرا کو صرف آرام کرنے کا کہا تھا ہمدان نے۔ ہر چیز وہ اب اسے خود کھلاتا مگر اقرا کی روح ختم ہو گئی تھی۔ ہمدان نے اقرا کے نام اپنی جائیداد اس لیے کی تھی کہ اس کے مر جانے کے بعد کبھی اس کے بیوی بچے کسی کے محتاج نہ ہوں۔ اپنی ماں اور باپ سے یہ ملنے جاتا اور اس کے پہلے بیٹے کے پیدا ہونے پر سال بعد اقرا نے اپنے ساس سر کو دیکھا مگر آج بھی ان کے رشتے میں نفرت باقی تھی۔ ہمدان ہر برائی چھوڑ چکا تھا۔ اس کے لیے اپنے بچے اور بیوی اہم تھے۔ اقرا نے اپنے ماں باپ سے کوئی رابطہ نہ کیا اور وقت اپنی رفتار سے گزر گیا۔ اقرا کے دل میں لگے زخم بھرنے میں بہت وقت لے رہے تھے۔

ماہکان اس وقت اقرا کو خیالوں میں کھویا دیکھ رہی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں نہ بھابھی۔"

"ہیں میں ٹھیک ہوں۔ میرا خیال ہے کافی دیر ہو گئی ہے میں ہمدان سے کہتی ہوں کہ وہ گھر چلیں اب۔"



## Posted on Kitab Nagri

ایک کہانی اقر اپنے ساتھ اپنے دل میں لے جا رہی تھی جس کی ناجانے کیا منزل تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted on Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

حیدر کب سے ایک پانچ ماہ کے بچے کو سنبھال رہا تھا۔ اس کے کمرے میں بھا بھی آئی۔ جو بیوہ ہو چکی تھی۔ ان کی دنیا ختم ہو گئی تھی۔ اپنے شوہر، بیٹے سیف اور بہو ایمن کو یہ ایک کار ایکسڈینٹ میں پانچ ماہ پہلے کھو چکی تھی۔ اب اس گھر میں زید اور حیدر ہی تھے۔ حیدر کی والدہ تو چار پائی کی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس گھر کو کسی کی نظر لگی تھی۔

"حیدر اسے مجھے دے دو تمہیں تنگ کر رہا ہو گا۔"

"ارے نہیں بھا بھی کیوں تنگ کرے گا یہ تو میری جان ہے۔ دیکھیں کتنا بڑا ہو گیا ہے مجھے پہچانتا ہے۔"

"تمہیں نہیں جانے کا تو کسے جانے گا حیدر۔ اسے تم نے ہی تو سنبھالا ہے۔"

"یہ میرا ہی بیٹا ہے بھا بھی اب۔ سیف کا نام اس کے نام کے ساتھ تو ہے مگر اسے میں باپ بن کو پا لوں گا۔"

"نہیں حیدر تم اپنی زندگی جی لو۔ تمہیں اپنی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گی میں۔"

www.kitabnagri.com

"بھا بھی ماہکان کے بغیر بھی کوئی زندگی ہے کیا۔ میں نے سوچ لیا ہے اگر ماہکان ملی مجھے تو میرا بیٹا اسے ہی ماں کہے

گا ورنہ میں اور میرا بیٹا اپنی زندگی میں ایک دوسرے کے لیے کافی ہیں۔ آپ زید سے کہیں وہ اپنی پڑھائی ہر دھیان

دے۔ وہ باہر جا رہا تھا نہ اعلیٰ تعلیم کے لیے اسے کہیں وہ چلا جائے۔"

"مگر حیدر تم بالکل اکیلے ہو جاؤ گے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"میں اکیلا نہیں ہوں بھابھی آپ ہیں ماں ہیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے پھر ہمارے چھوٹے ابراہیم بیٹے بھی تو ہیں نہ۔"

حیدر نے ابراہیم کے چہرے پر پیار دیا جو کھکھلا کر ہنسا۔ بھابھی کمرے سے چلی گئی۔ ابراہیم کو تھامے حیدر ماہکان کی تصویر کے پاس آیا۔

"میرے زندگی کا چاند میری ماہکان تم کہاں ہو۔ تمہارے حیدر کو تمہاری بہت ضرورت ہے ہمارے بیٹے کو تمہاری ضرورت ہے۔ مجھے پتا ہے تم زندہ ہو تبھی تو میری سانس چل رہی ہے۔ جلدی آجاؤ دیکھو اس گھر کو تمہاری ضرورت ہے مجھے ضرورت ہے تمہاری اپنی زندگی میں میرے چاند۔"

حیدر کی آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسو اس کے کرب کا بتا رہے تھے۔ گزرے سال بہت کچھ پیچھے چھوڑ آئے تھے مگر ماہکان آج بھی اس کمرے اور گھر کے ہر فرد کے دل میں تھی جبکہ حیدر کے تو وجود کی روح تھی وہ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابراہیم پورے گھر میں بھاگتے ہوئے

اپنی دادی کو تنگ کر رہا تھا جن کے ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ تھی۔ ابراہیم اس وقت ساڑھے چار برس کا تھا۔ ابراہیم کو بہت پیار اور توجہ سے بڑا کیا تھا حیدر نے۔ یہ ابھی سکول سے آیا تھا اور اس نے ہر طرف ادھم مچا رکھا تھا۔

"امی مجھے نہیں کھانا یہ سب۔ بابا کہاں ہیں"

## Posted on Kitab Nagri

"بابا آفس میں ہیں بیٹا وہ آئیں گے تو آپ کو بہت سارا پیار کریں گے۔ یوں تو بابا کو تنگ نہیں نہ کرتے۔"

دائمہ کمرے سے نکل کر باہر آرہی۔ تھی۔ ان کے ہاتھ میں ابراہیم کے لیے بنائی ہوئی ایک سویٹر تھی۔

"ارے بہو چھوڑ اسے میں دیکھتی ہوں اپنے بچے کو۔ یہاں آیا میرا بچا۔"

ابراہیم بھاگتے ہوئے اپنی بڑی دادی کی ٹانگوں سے چپک گیا۔

"دادی جان آپ کو پتا ہے آج سکول میں میرے سارے دوست اپنی ماما کے لیے کچھ ڈرائینگ کر رہے تھے مگر

میں نے نہیں کی۔ میڈیم نے مجھ سے پوچھا کہ میں کیوں کچھ نہیں بنا رہا تو میں نے انہیں بتایا کہ بابا کہتے ہیں میری

ماں ابھی میرے پاس نہیں ہیں۔ وہ جلد ہی آجائیں گی۔ دادی جان وہ کب آئیں گی میں نے ان کے لیے بہت کچھ

کرنا ہے۔"

ابراہیم اپنی معصوم خواہشیں سنارہا تھا۔ اب دائمہ اسے کیا کہتی۔ پیدا ہوتے ہی اس نے اپنی ماں اور باپ دونوں کو

کھو دیا اور اس کے بابا کی بیوی تو کہیں کھو گئی تھی ان سب کو اپنے لیے انتظار کی سولی پر لٹکا کر۔ نجانے ماہکان کہاں

www.kitabnagri.com

تھی۔

"بیٹا بہت جلدی تمہاری ماہکان ماں تمہارے پاس ہوں گی۔ تم یہ سویٹر پہن کر آؤ مجھے دیکھاؤ کیسی لگ رہی ہے

پھر میں تمہیں اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی ہوں۔"

دائمہ نے ابراہیم کو اندر پیچھا۔ یہ اپنی بہو کی طرف متوجہ ہوئی جو جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھی۔ اب اس گھر میں

ویرانی ہی ویرانی تھی۔ زید باہر چلا گیا تھا پڑھنے کے لیے جبکہ حیدر اور ابراہیم ہی تھے اس گھر کی رونق۔ سیف اس

## Posted on Kitab Nagri

کی بیوی اور دائمہ کے بیٹے نمر وز تو بہت پہلے گزر گئے۔ ماہکان اس گھر کی رونق بھی نہیں روٹھ کر چلی گئی۔ اب اس گھر میں صرف ویرانی تھی اور ایسی ویرانی جو اپنے اندر چھپی ایک مکمل داستان سناتی تھی۔

"ماں جی دیکھیں نہ ہمارے گھر کو کس کی نظر کھا گئی ہے۔ ہمارا حیدر تو بالکل ویران ہو گیا ہے۔ مجھے نہیں لگتا وہ کبھی زندگی کی طرف واپس آئے گا۔ ماہکان تو شاید اب اس دنیا میں ہی نہیں ہے۔"

"نہ بیٹا ایسا نہ کہہ۔ میرا بیٹا تو اسی کی آس پر زندہ ہے۔ جس دن اسے پتا چلا وہ نہیں رہی اس نے بھی کہاں جینا ہے۔"

"بس ماں جی میری توحیدر کے لیے ڈھیر ساری دعائیں ہیں۔ وہ مجھے بالکل سیف کی طرف عزیز ہے اور اس گھر کو جیسے اس نے سنبھالا ہے میں نہیں سمجھتی کوئی اور سنبھال سکتا تھا۔"

"بس ہم دعا ہی کر سکتے ہیں بیٹا۔ جادیکھ اپنے پوتے کو کیا کر رہا ہے۔"

دائمہ نے اپنی آنکھیں بند کی اور اس وقت کو یاد کرنے لگی جب کبھی یہ گھر آباد ہوتا تھا۔

www.kitabnagri.com

حیدر اس وقت میٹنگ سے باہر نکلا تھا جب سہیل اپنے بیٹے کے ساتھ باہر ہی اس کا منتظر تھا۔

"ارے تم۔ مجھے پہلے بتا دیتے کہ تم آئے ہو۔ بندہ بتا ہی دیتا ہے کہ وہ آ گیا ہے۔"

"یار تو اتنا مصروف تھا مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں تجھے یوں ڈسٹرب کروں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ارے تو اپنے چھوٹے شہزادے کو بھی لایا ہے۔ ابراہیم یہاں ہوتا تو بہت خوش ہوتا۔ اسے بھیجا کہ نہ گھر کچھ وقت کے لیے۔ ابراہیم اسے دیکھ کر بہت خوش ہو گا۔"

"میں اسے بھیج دوں گا تیرے گھر مگر مجھے یہ تو پتا حیدر آ کر کب تک ایسا چلتا رہے گا۔ ماہکان نے اگر ملنا ہوتا تو وہ اب تک مل چکی ہوتی۔ تو اپنی زندگی کیوں نہیں بسالیتا۔ ابراہیم کو ایک ماں کی ضرورت ہے اور تجھے ایک ساتھی کی۔"

"سہیل میں نے تجھ سے کہا تھا کہ مجھے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنی۔ مجھے پتا بھی چل پارہا کہ ماہکان کے والد کہاں ہیں۔ وہ اگر مجھے مل جائیں تو شاید ماہکان کا کچھ پتا چل جائے۔ تم جاتے ہو ماہکان سے شادی کے وقت میں نے خود سے یہ عہد کیا تھا کہ میں دوبارہ شادی نہیں کروں گا۔ اب میں خود کے اس عہد کو کیسے توڑ دوں میرے یار۔ تو ان سب باتوں کو چھوڑ مجھے بتا کہ وہ جو میں نے تجھ سے نہ میٹنگ کا کہا تھا لاہور والی وہ تو دیکھے گا یا نہیں۔"

"یار وہ تیری بھابھی مصروف ہیں ان دنوں میں۔ اس کی بہن کی شادی ہے تو میرا بھی وہاں ہونا ضروری ہو گا۔ تو ایسا کر کہ خود چلا جا وہاں۔ تجھے ویسے بھی کچھ دن کے لیے ابراہیم کے ساتھ جانا چاہیے۔"

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ کچھ دنوں سے ابراہیم بھی بہت ضد کر رہا تھا کہ کہیں لے کر نہیں جاتا میں اسے۔"

"چل پھر تو پہلے میرے ساتھ گھر آ جا۔ تیری بھابھی نے بہت اچھا کھانا بنایا ہے۔"



## Posted on Kitab Nagri

"نہیں یار وہ ابراہیم آج بہت غصہ کر رہا تھا کہ بابا گھر آجائیں جلدی۔ گھر جائوں گا ورنہ محترم مجھے سونے نہیں دیں گے۔"

"چل ٹھیک ہے جاتا ہوں میں بھی گھر۔ سوچا تجھے بتا دوں کہ لاہور نہیں جا پاؤں گا میں۔"

سہیل اپنے بیٹے کے ساتھ واپس چلا گیا۔ اس وقت شام کا وقت تھا۔ آفس تقریباً خالی تھا۔ حیدر اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ماہکان کے ڈوپٹے کا ایک ٹکڑا بندھا ہوا تھا جو ہر صبح یہ اپنے ہاتھوں سے باندھا کرتا تھا۔ اسے ایسا لگتا تھا کہ ماہکان کہیں اس کے آس پاس پی ہے۔ ماہکان اسے بہت عزیز تھی اور اس جانے کے بعد اس کی ہر ایک چیز سے اس کی خوشبو آتی تھی۔

"میری جان میری زندگی کہاں ہو تم۔ اب واپس آ جاؤ۔ کیسی ناراضگی ہے ماہکان جو ختم ہی نہیں ہو رہی۔ اب میں تھک گیا ہوں تم جانتی ہو ہمارا بیٹا بھی اب تمہیں بلاتا ہے روز۔ وہ مجھ سے سوال کرتا ہے کہ بابا مجھے بتا دیں میری ماما کہاں ہیں۔ اسے تمہاری ضرورت ہے اور تمہارے حیدر کو تو تمہاری بہت زیادہ ضرورت ہے۔ مجھے تمہارا ساتھ چاہیے۔ تمہاری سانسوں کا احساس چاہیے جس سے مجھے علم ہو کہ میرے ساتھ جینے والا کوئی ہے۔"

www.kitabnagri.com

حیدر نے ماہکان کے ڈوپٹے کے ٹکڑے پر لب رکھے۔ اس لمحے اس کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔ بظاہر یہ ایک کامیاب بزنس میں تھا مگر اندر سے یہ مکمل طور پر ٹوٹ گیا تھا اس کے پاس کچھ بھی تو باقی نہیں تھا سوائے تنہائی کے۔

## Posted on Kitab Nagri

حیدر نے سب کو گھر میں برادیا کہ اسے لاہور جانا ہے۔ ابراہیم تو بہت خوش تھا کہ یہ اپنے بابا کے ساتھ لاہور جا رہا ہے۔ ویسے تو یہ اپنے بابا کے ساتھ اکثر ہی جایا کرتا تھا مگر اس دفعہ اسے بہت زیادہ خوشی تھی کیونکہ حیدر نے اپنے مصروف دنوں میں سے ایک دن اس کے لیے نکالا تھا۔ نائلہ ابراہیم کا بیگ حیدر کو پکڑاتے ہوئے اسے بہت ساری نصیحتیں بھی کر رہی تھی۔

"بھابھی یقین کریں آپ کو اتنا پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اپنے بیٹے کو بچپن سے پالا ہے تو میں اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں اکیلا۔ میں اس کی ہر ایک عادت کو جانتا ہوں۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس کے بارے میں۔"

"حیدر میرا دل بند ہو جاتا ہے جب یہ مجھ سے دور ہوتا ہے۔ میرے پاس میرے بیٹے کی نشانی ہے یہ۔"

"بھابھی یہ میرے بھی بھتیجے کی نشانی ہے میرے پاس۔ میں اس سے بالکل ایسے ہی محبت کرتا ہوں جیسے اپنے کسی بیٹے سے کرتا بلکہ یہ تو بہت خاص ہے کیونکہ یہ اس وقت ہماری زندگی میں آیا تھا جب ہم سب کو بہت ضرورت تھی کسی ایسے کی جو ہمیں تنہائی سے نکالے۔"

"بس حیدر بیٹا ایک تم ہی تو جس سے ہم نے اپنی زندگی کی ہر امید جوڑی ہے۔ تم تو ہمارے لیے ہمارا سب کچھ ہو۔ اپنا اور میرے پوتے دونوں کا بہت خیال رکھنا۔"

"آپ فکر مت کریں بس دعا کریے گا۔ ابراہیم امی کو مل لو اور دادا جان کو بھی پھر ہم نکلیں گے۔"

## Posted on Kitab Nagri

حیدر ابراہیم کو اندر چھوڑ کر باہر چلا گیا کہ دیکھے ڈرائیور نے گاڑی چیک کر لی ہے نہ۔

!

لاہور آنے کے بعد حیدر نے ہر جگہ ابراہیم کو اپنے ساتھ رکھا۔ ابراہیم ایک بہت سنجیدہ سا بچہ تھا جس نے بچپن سے اپنے ساتھ اپنے باپ کو دیکھا تھا۔ یہ جب بھی اپنے باپ سے اپنی ماں کے مطلق پوچھتا تو وہ یہی کہتا کہ وہ بہت جلدی ان کے ساتھ آنے والی ہیں مگر بہت لمبے انتظار کے بعد بھی اس کی ماں نہیں آئی تھی۔ شاید وہ اس سے اور اس کے بابا سے ناراض تھی۔ ابراہیم اس وقت بیچ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بہت سارے بچے کھیل رہے تھے۔ ابراہیم حیدر کو دیکھ رہا تھا جو دور کھڑے کوئی فون کال سن رہا تھا۔ ابراہیم کے پاس ایک بال آکر گری۔ ابراہیم نے نظر اٹھائی تو ایک خوبصورت لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اس وقت اس نے چیز پر شارٹ کرتا پہن رکھا تھا اور گلے میں چھوٹا سا ڈوپٹہ تھا۔ ابراہیم نے غور سے اسے دیکھا تو اس کے دماغ نے فوراً سے جواب دیا کہ یہ اس کی ماما ہیں ماہکان ماما۔ ابراہیم فوراً سے اٹھ کر اس کی طرف بھاگا اور اس کی ٹانگوں سے لپٹ گیا۔

"بابا۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔ میری ماں مجھے مل گئی۔۔۔۔۔ ماما آپ کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔ میں نے آپ کو کتنا یاد کیا۔۔۔۔۔"

ماہکان نے اس چھوٹے سے بچے کو غور سے دیکھا جو اسے ماما کہتے ہوئے اس کے ساتھ ہی چپک گیا تھا۔ ماہکان نے بچے کو غور سے دیکھا اور اس بچے کے سر پر پیار دیا۔

"بیٹا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میں آپ کی ماما نہیں ہوں۔ میں تو آنٹی ہوں۔ آپ کی ماما کہاں ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں ماما آپ ہی میری ماما ہیں۔ آپ کی اتنی بڑی تصویر لگی ہوئی ہے ہمارے کمرے میں اور بابا کے والٹ میں بھی آپ کی تصویر ہے۔ ماما آپ کہاں تھی میں نے آپ کو بہت زیادہ والا یاد کیا۔"

"بیٹا آپ کی ماما نہیں ہوں میں۔ آپ کے بابا کہاں ہیں ایسے کسی بچے کو پارک میں تھوڑی نہ چھوڑتے ہیں۔"

"وہ دیکھیں وہ ہیں میرے بابا۔ وہ بھی آپ سے بہت پیار کرتے ہیں ماما۔"

ابراہیم نے دور کھڑے حیدر کی طرف اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں فون تھا اور وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔

"بیٹا آپ اپنے بابا کے پاس جانو جلدی سے ورنہ آپ کہیں گم جانو گے پھر آپ کے بابا آپ کو کیسے ڈھونڈیں گے یہ تو اچھی بات نہیں ہے نہ کہ آپ اپنے بابا کو یوں چھوڑ کر اکیلے بیٹھے ہیں۔"

"ماما آپ رکنا میں بابا کو لے کر آتا ہوں۔"

ابراہیم ماہکان کا ہاتھ چھڑوا کر حیدر طرف گیا۔ ماہکان کو حنا بلانے کے لیے آگئی۔ یہ بال لے کر یہاں سے چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

"بابا میں نہیں ماما کو دیکھا وہاں۔"

ابراہیم حیدر کے پاس آیا اور اس کی ٹانگوں کو ہلا کر اسے بتانے لگا۔ حیدر نے فون بند کیا اور اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا ہوا ابراہیم۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بابا میں نے ماما کو دیکھا ہے وہاں۔"

ابراہیم کی بات پر حیدر چونک گیا اور سامنے دیکھا جہاں سے دو لڑکیاں ابھی ابھی چلی گئی تھیں۔

"میرا بچہ آپ کو ویسے ہی لگا ہو گا۔"

"نہیں بابا میں نے سچ میں اپنی ماما کو دیکھا ہے۔ آئیں نہ میں آپ کو دیکھتا ہوں۔ ماما نے مجھ سے بات بھی کی۔"

ابراہیم حیدر کو اس جگہ لے آیا جہاں اس کے مطابق اس نے ماہکان کو دیکھا تھا۔ مگر یہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

"دیکھ لیں میرا بچہ یہاں کوئی نہیں ہے۔"

"بابا میں نے خود دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

ابراہیم وہاں کسی کو نہ پا کر رونے والی صورت کے ساتھ حیدر سے بولا۔ حیدر کو اپنے بیٹے کا احساس ہوا جو اس کی طرح بہت زیادہ اکیلا ہو گیا تھا۔

"میرا بیٹا ہم ماما سے ملیں گے وہ بھی بہت جلدی۔ آپ فکر مت کرو ٹھیک ہے۔ آجائو ہم چلتے ہیں کچھ کھاتے ہیں۔"

ابراہیم حیدر کے ساتھ چل پڑا مگر اس کی نظر بار بار پیچھے جاتی تھی جہاں اس نے اپنی ماما کو دیکھا تھا ماہکان کی یونورسٹی ختم ہو گئی تھی۔ اس نے اپنی زندگی کے سب سے اچھے سال گزارے تھے یہ چار سال۔ اس کے بابا اس سے بہت محبت کرتے تھے اور ارش وہ تو اس پر جان دیتا تھا۔ ان کے گھر میں ماہکان کی وجہ سے رونق تھی اور

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان کا بھی کام تھا بس پر وقت شرارتیں۔ اس کی زندگی میں اس کے لیے سب سے اہم اس کے بابا تھے جسوں نے اس کی ماما کے بعد شادی بھی نہیں کی تھی اور پھر اس کی اتنی اچھی پرورش کی۔ کبھی کبھی ماہکان کو یاد آتا تھا کہ اس کی یادداشت نہیں ہے۔ اسے اس پر افسوس ہوتا تھا کہ کاش اس کی یادداشت واپس آجائے اور یہ جان پائے اس کی سابقہ زندگی میں کیا ہو چکا ہے۔ یہ اس ارش کا کار میں انتظار کر رہی تھی جو شاید آئس کریم لینے گیا ہوا تھا۔ یہ دونوں ڈنر کے بعد باہر آگئے تھے اور ان کا ارادہ آئس کریم کھانے کا تھا تو ارش نے فوراً ہی گاڑی ایک دکان کے آگے روکی۔ اس وقت ماہکان گاڑی میں اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے یاد نہیں رہا تھا اپنا سیٹ بیلڈ بند کرنا۔ اچانک اسے کچھ یاد آیا۔ ایک چہرہ اور ایک خوبصورت سی آواز مگر چہرے دھندلا تھا۔

"مانو کتنی بار کہا ہے میں نے آپ کو کہ اپنی سیٹ بیلڈ بندھا کرو۔ آپ میری بات نہیں سنتی ہو۔ پتا ہے آپ کو چوٹ لگ سکتی ہے۔"

خان آپ خود یہ سب کام کیوں نہیں کر لیتے۔ آپ کو پتا گوپے میں ان سب کاموں میں نکمی نہیں ہوں۔"

"مجھے سچ میں پتا ہے کہ میری مانوسچ میں نکمی ہے۔"

www.kitabnagri.com

"خان۔۔۔۔۔ بہت برے ہیں آپ۔"

گاڑی کا دروازہ کھلا اور ارش سامنے آیا جس کے ہاتھ میں آئس کریم تھی۔ ماہکان کے منہ سے پہلا لفظ ہی یہی نکلا۔

"خان۔۔۔۔۔"

"ماہی کیا ہوا تمہیں۔"



## Posted on Kitab Nagri

"خان۔۔۔ کیا میں آپ کو خان کہتی تھی ارش۔۔۔۔۔"

ارش اس کی بات پر چونک گیا۔ اسے پتا چل گیا تھا کہ شاہد ماہکان کو کچھ یاد آیا ہے۔

"ماہی کبھی بچپن میں تم مجھے خان کہا کرتی تھی۔"

"نہیں ارش بھائی وہ آواز۔۔۔ وہ آواز جو مجھے آئی تھی وہ بالکل مختلف تھی۔ وہ کوئی اور تھا۔ وہ مجھے مانو کہا رہا تھا اور

میرا سیٹ بیلڈ باندھتے ہوئے مجھے ڈانٹ بھی رہا تھا۔"

"ارے ماہی تمہیں پتا تو ہے نہ تم ہمیشہ بھول جاتی ہو سیٹ بیلڈ لگانا تو وہی لگایا ہو گا کبھی بچپن میں میں نے۔ چلو

چھوڑو سب کچھ اور کھانا شروع کرو۔"

ماہکان کو آئس کریم پکڑا کر ارش گاڑی میں بیٹھا۔ ارش کو اس لمحے سخت فکر لگ گئی کہ آج ماہکان کو اتنا کچھ یاد آیا

ہے۔ اگر سچ میں ماہکان کو سب کچھ یاد آ گیا تو یہ کیا کرے گا۔ نہیں اس سے پہلے اسے ماہکان کی طلاق کروانی ہے

تاکہ یہ ماہکان کو اپنا سکے۔ اتنے سال اس نے ماہکان کو اپنے ساتھ ایک کزن کے طور پر رکھا تھا۔ یہ چاہتا تھا کہ

ماہکان اس کے ساتھ کی عادی ہو جائے۔ مگر اب ماہکان کی یادداشت واپس آنے لگی تھی تو اسے یہی ڈر کھائے جا رہا

تھا کہ سچ میں اگر ماہکان کی یادداشت واپس آگئی تو یہ کیا کرے گا۔

گھر پہنچ کر ارش نے ماہکان کی طرف دیکھا جو سوئی جاگی کیفیت میں تھی۔

"ماہی اٹھ جاؤ دیکھو گھر آ گیا ہے۔"

"گھر آ گیا ہے۔ ارش بھیا میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے آج۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں۔"

نہیں نہیں میں سونا چاہتی ہوں۔ ایک بار بھر پور نیند لوں کی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ماہکان گاڑی سے اتر کر کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے ارش نے یہ سوچ لیا تھا کہ یہ ماہکان کے ڈاکٹر سے ایک ملاقات کرے گا۔ یہ نہیں چاہتا تھا کہ ماہکان کی یادداشت جلدی آئے۔

ماہکان کمرے میں آئی تو اسے عجیب سا احساس ہوا۔ یہ احساس اسے ہوتا رہتا تھا۔ ماہکان نے اتنے سال اپنی یادداشت کے بغیر گزارے تھے مگر اس سے گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اس بات کا احساس ہونے لگ گیا تھا کہ بابا اور ارش دونوں اس سے کوئی چیز چھپا رہے ہیں۔ اسے یہ نہ بتا تھا کہ اس نے کہاں سے اپنا سکول مکمل کیا تھا۔ نہ اسے یہ پتا تھا کہ اس کی ماں کیسے اس دنیا سے گئی۔ سب سے بڑی بات اس کی کوئی تصویر نہیں تھی بیچ کے سالوں کی۔ نہ اس کے بابا کے پاس اور نہ ارش کے پاس۔

ماہکان شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے اپنے گلے پر ہاتھ پھیرا۔ اسے کسی کمی کا احساس ہوا۔ اس کے گلے میں ایک لاکٹ ہوتا تھا شاید۔ ماہکان اس لاکٹ کو یاد کرنے لگی۔ اس لاکٹ میں ایک چاند بنا ہوا تھا۔ اس کا نام ماہکان تھا تو حیدر نے اسے ایک چاند جیسا لاکٹ لے کر دیا تھا جو ہیرے کا بنا ہوا تھا۔ اس لاکٹ میں ایک تصویر تھی۔ وہ تصویر ماہکان اور حیدر کی تھی۔ ماہکان کو اس لاکٹ کی شکل یاد تھی مگر اسے یہ یاد نہیں تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ اسے لگنے لگ گیا تھا کہ ارش کچھ بہت بڑی چیز چھپایا ہے اس سے۔ کچھ تھا اس کے ماضی میں جس کا گہرا اثر ہونے والا تھا اس کے مستقبل میں۔

## Posted on Kitab Nagri

حیدر آج اپنے بیٹے کے ساتھ مال آیا ہوا تھا۔ اس نے ابراہیم کے لیے بہت ساری شاپنگ کی تھی۔ اس کو لیڈیز کی شاپ نظر آئی تو یہ اندر چلا گیا۔ ابراہیم اس کے ساتھ ہی تھا۔ ماہکان کے لیے اکثر یہ کپڑے لے کر رکھ دیتا۔ اسے احساس ہوتا تھا ایسا کرنے سے کہ ماہکان بہت جلدی اس کے پاس واپس آجائے گی۔ ماہکان کی ہر سالگرہ پر یہ اپنے گھر کو سچ کر کرتا اور اس کی سالگرہ اپنے بیٹے کے ساتھ مانتا تھا۔ اسے یہ سب کرنے سے یہ احساس رہتا تھا کہ یہ ماہکان کا منتظر ہے اور بہت جلد اس نے ماہکان سے ملنا ہے۔ یہ اس وقت کپڑے دیکھ رہا تھا جب ایک ڈریس پر اس کی اور ماہکان کے اکٹھی نظر پڑی۔ حیدر نے بھی اس ڈریس پر ہاتھ رکھا اور ماہکان نے بھی۔ حیدر نے جیسے ہی نظر اٹھائی اس کی دنیا ہی تھم گئی۔ اس کی ماہی یہ کیسے اسے نہیں جان سکتا تھا۔ نیلی آنکھوں والی اس کی گڑیا جس نے اس وقت کرتا پجامہ پہن رکھا تھا اور ڈوپٹا گلے میں تھا۔ اپنے کندھوں تک آتے بالوں کو اس نے کھلا چھوڑا ہوا تھا اور شاید وہ بھی یہی ڈریس خریدنا چاہتی تھی جو حیدر اس کے لیے لینے والا تھا۔

"مانو-----"

حیدر کا ہاتھ کپڑوں سے ہٹ گیا۔ ماہکان اس اجنبی کو آپ نے لیے مانو لفظ استعمال کرتے دیکھ کر حیران ہو گئی۔ ماہکان اب کافی بڑی ہو گئی تھی۔ اس کی عمر 24 برس تھی مگر حیدر نے اسے ایک نظر میں ہی پہچان لیا تھا۔ پہچانتا بھی کیوں نہ۔ یہ اس کی مانو تھی پیاری سے جس کے ساتھ اس نے اپنی زندگی کے بہت خوبصورت سال گزارے تھے۔

"مانو-----"

حیدر نے ماہکان کو کھینچ کر سینے سے لگا لیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ماہکان میری مانو کہاں تھی تم۔ میں نے تمہیں کتنا یاد کیا تم۔ جانتی ہو۔ تمہارا حیدر کتنا اکیلا ہو گیا تھا۔ ہر لمحہ ہر وقت تم میرے دل میں رہی ہو۔ میں نے تمہیں بہت تلاش لیا۔ کہاں تھی تم اپنے حیدر کو چھوڑ کر کہاں چلی گئی تھی تم۔"

ماہکان دو منٹ کے لیے تو بالکل سن۔ ہو گئی پھر اس نے حیدر کو زور کا دھکا دیا۔

"شرم نہیں آتی آپ کو یوں کسی لڑکی کو گلے لگاتے ہوئے۔ ارے شرم مر گئی ہے کیا آپ کی مسٹر۔ شکل سے اچھے خاصے لگتے ہیں آپ اور حرکتیں ایسی ہیں آپ کی۔"

حیدر ماہکان کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"مانو میں تمہارا حیدر ہوں۔ تمہارا خان جسے تم نے ہمیشہ اپنی زندگی سے بڑھ کر چاہا ہے۔"

"شٹ اپ مسٹر نجانے کہاں کہاں سے آ جاتے ہیں آپ جیسے لوگ۔ آپ کو خیال نہیں آیا کہ ایسا سب کرنے سے آپ کی کیا عزت رہ جائے گی اس دنیا میں۔ دیکھیں لوگ کیسے دیکھ رہے ہیں آپ کو۔ اچھے خاصے لگ رہے ہیں لیکن اپنی حرکتیں دیکھیں۔"

www.kitabnagri.com

ابراہیم اتنے میں آگیا۔

"اما۔۔۔۔۔ میری ماما دیکھیں نہ بابا میں نے آپ کو کہا تھا نہ میں نے ماما کو دیکھا ہے اور یہ دیکھیں میری ماما آگئی ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

ابراہیم ماہکان کو اپنے باپ کے ساتھ کھڑا دیکھ کر ہنسنے لگ گیا اور اس کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ حیدر اس وقت کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اس کے گلے میں ایک لاکٹ تھا۔ حیدر نے ابراہیم کو اٹھالیا۔

"بیٹا آپ کی ماما شاید ہمیں پہچان نہیں پارہی۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595



## Posted on Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ابراہیم نے اپنے باپ کے گلے سے وہ لاکٹ اتارا۔ یہ لاکٹ سامنے آتے ہی جہاں حیدر حیران ہوا وہاں ماہکان بھی اس لاکٹ کو دیکھ کر سکتے میں چلی گئی۔

"ماما یہ دیکھیں آپ کی تصویر۔" ابراہیم نے لاکٹ کھولا اور اندر سے ماہکان اور حیدر کی تصویر نکلی۔ ماہکان کو اس وقت اپنے سر میں درد کی سخت لہریں محسوس ہوئی۔ یہ سب کچھ چھوڑ کر باہر کی طرف بھاگی۔ حیدر بھی اس کی پیچھے ہی گیا مگر ماہکان کو اتنی جلدی تھی کہ یہ اس رش والے مال میں کچھ ہی لمحوں میں حیدر سے دور ہو گئی۔

"بابا۔۔۔۔۔ بابا ماہکان چلی گئی ہیں پھر۔ کیا وہ ہم سے ناراض ہیں۔"

"نہیں بیٹا وہ ہم سے ناراض نہیں ہیں مگر کچھ بات تو ہے جس کی وجہ سے تمہاری ماما مجھے اور آپ کو پہچان نہیں پا رہی۔ آپ بے فکر رہو میں آپ کی ماما کو بہت جلد اپنے پاس واپس لے آؤں گا۔"

ماہکان جو گاڑی کی طرف بھاگی تھی اس نے ڈرائیور کو کہا کہ فوراً اسے گھر کی طرف لے چلے۔ ڈرائیور بھی فوراً سے ہی گاڑی کو گھر کی طرف لے کر چل پڑا تھا۔ ماہکان کے کانوں میں وہ الفاظ کو نہ سہے تھے خان اور مانو۔ یہ لفظ تو اسے خود بھی یاد آتے تھے اور وہ تصویر۔۔۔۔۔ ماہکان کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ ماہکان کا رخ اس لمحے حنا کے گھر کی طرف اپنے گھر کے بجائے۔ حنا اس لمحے گھر میں ہی تھی۔ حنا کی والدہ نے جیسے ہی ماہکان کو دیکھا اور اس کی حالت تو یہ ڈر گئی۔



## Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔"

"آنٹی حنا کہاں ہے۔"

"بیٹا وہ تو کمرے میں ہے آپ کو کیا ہوا ہے۔"

"آنٹی اس وقت میں صرف حنا سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے حنا کے پاس لے جائیں۔"

آنٹی اسے فوراً ہی حنا کے پاس لے گئی جو شاید اس وقت اپنی الماری سیٹ کر رہی تھی۔

"حنا۔۔۔۔۔ حنا۔۔۔۔۔"

حنانے جیسے ہی ماہکان کو دیکھا اور اس کی حالت تو یہ فوراً اس کے پاس آئی۔ ماہکان حنا کے گلے لگ گئی۔ آنٹی بھی پریشان ہو گئی۔ حنانے اپنی ماں کو اشارہ کیا کہ وہ باہر چلی جائیں۔ حنانے ماہکان کو بٹھایا اور پانی پلایا۔

"کیا ہو پے ماہی مجھے بتاؤ نہ۔ تمہاری اتنی بری حالت کیوں ہوئی ہے۔ میری جان کوئی بات ہوئی ہے بابا نے ڈانٹا ہے۔"

www.kitabnagri.com

"نہیں حنا۔۔۔۔۔ بابا نے مجھے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ میں اس دن پارک میں ایک بچے سے ملی تھی وہ مجھے ماما کہا رہا تھا مجھے لگا وہ مذاق کر رہا ہے مگر آج مال میں مجھے ایک آدمی۔۔۔۔۔ اس کی عمر تقریباً 34 تھی اس نے مجھے گلے لگا لیا اور وہ میرا نام لے کے کہہ رہا تھا کہ میری مانو کہاں چلی گئی تھی۔"

"کوئی فضول قسم کا شخص ہو گا وہ۔ تم اتنی زیادہ پریشان کیوں ہو گئی ہو۔"

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں حنا سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے پریشان کیا ہے وہ یہ نہیں کہ اس اجنبی نے مجھے گلے لگایا بلکہ اس کے پاس وہ لاکٹ تھا جو مجھے آج بھی یاد ہے۔ اس میں میری اور اس کی تصویر تھی۔ وہ جس نام سے مجھے بلارہا تھا وہ نام اکثر میرے خوابوں میں آتا ہے مجھے بلاتا ہوا۔"

"تم پریشان کیوں ہو رہی ہو ماہکان تمہارا وہم ہے۔ دیکھو کبھی کبھی اتفاق بھی تو ہوتے ہیں نہ اور ارش بھائی کو ہی تم۔ خان کہتی ہو گی۔ وہ تمہیں مانو کہتے ہوں گے۔"

"نہیں حنا وہ مجھے ماہی کہتے ہیں مگر مانو مجھے کوئی اور کہتا تھا۔ حنا مجھ سے کوئی بہت بڑی بات بھائی اور بابا چھپا رہے ہیں۔ کوئی ایسی حقیقت جس کا میری زندگی سے بہت اہم تعلق ہے۔"

"ماہکان تم نہیں جانتی کہ ماضی میں کیا تھا۔ ہو سکتا ہے انکل نے اور بھائی نے کچھ ایسا تم سے چھپا دیا ہو جس کا نہ جاننا ہی تمہارے حق میں بہتر ہو۔ وہ تمہارے اپنے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان سے زیادہ تمہاری بہتری کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔"

نہیں حنا میرا ماضی بہت اچھا تھا۔ مجھے یاد آتی ہیں وہ پیار بھری باتیں۔ میرے چہرہ پر بہت ساری محبت کی داستانیں رقم ہیں۔ کوئی تھا میرا اپنا جو میرے بہت قریب تھا۔۔۔۔۔"

ماہکان کے رونے سے حنا بھی پریشان ہو گئی تھی اور اس نے سوچ لیا تھا کہ یہ انکل سے بات کرے گی کہ ماہکان کے ڈاکٹر سے ماہکان کو ایک بار چیک کروائیں اس کی حالت بگڑ رہی ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

!اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

## Posted on Kitab Nagri

حیدر اس وقت سہیل سے بات کر رہا تھا۔ ابراہیم اس کے پاس ہی لیٹا ہوا تھا۔ یہ جب سے ماہکان سے مل کر آیا تھا اس کے دل کو ایک لمحہ بھی چین نہیں تھا۔ اس کے شک سب سے پہلے اپنے سر کی طرف ہی گیا تھا۔ کچھ تو ایسا تھا جو اس کے سر نے اس سے چھپا رکھا تھا۔ اس کے سر نے اپنا گھر چھوڑ دیا تھا اور پیچھے کوئی نشان بھی نہیں چھوڑا تھا۔ ان کا بزنس بھی ختم ہو گیا تھا اور شاید وہ اپنا سب کچھ چھوڑ گئے تھے۔ کہاں گئے تھے وہ کسی کو علم نہیں تھا۔ ارش نے سب بزنس تبدیل کر دیا تھا ان سالوں میں اور بہت کم لوگ جانتے تھے کہ ارش نے شہر یار کی کمپنی کو سنبھالا ہے۔ زیادہ لوگ یہی جانتے تھے کہ ارش نے ان کی کمپنی خریدی ہے مگر ایسا نہیں تھا۔ شہر یار نے ارش کو اپنی کمپنی میں سی ای اور کھا تھا مگر وہ اب بھی اپنے بزنس کو دیکھتے تھے مگر منظر عام پر ارش تھا۔

"یار بھابھی کیسے ہو سکتی ہیں لاہور میں تو خود سوچ۔ ان کا یہاں کون ہے جو انہیں یہاں پناہ دے گا۔"

"یہی تو میں بھی سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں کہ ایسا کون ہے جس نے میری ماہکان کو مجھ سے دور کر دیا ہے۔ تم نہیں جانتے میرا پہلا شک ہی شہر یار خان کی طرف جارہا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے میری ماہکان کو کے کر جانے والے وہی ہیں۔ ماہکان نے مجھے نہیں پہچانا اس کا مطلب ہے جو حادثہ ہوا تھا اس میں ماہکان کے دماغ پر ضرور اثر ہوا تھا جس کی بدولت وہ مجھے نہیں پہچان پارہی۔"

"ہو سکتا ہے حیدر تیرا وہم ہو۔"

"میرا وہم نہیں ہے۔ میں جان گیا ہوں کہ ماضی میں کچھ ایسا ضرور ہوا تھا کہ جس کی وجہ سے ماہکان مجھ سے دور ہو گئی۔ کوئی ہے جو ماہکان کو مجھ سے ملنے نہیں دینا چاہتا۔ تم ایسا کرو ماہکان کا بتا کرو اس شہر میں۔ مگر شہر یار خان کو تلاش کرو پہلے۔ وہ مل گئے تو ہر معاملہ خود ہی درست ہو جائے گا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے حیدر میں، تلاش کرتا ہوں تیرے سسر کو۔ پھر دیکھتے ہیں کیا معاملہ ہے۔"

حیدر کی نظر اپنے بیٹے پر پڑ بجو یہ سوچ کر ہی خوش تھا کہ اس کی ماما واپس آگئی ہیں اور یہ ان کے ساتھ رہنے والا ہے اب۔

"تم جہاں بھی ہو مانو بہت جلد میرے پاس آنے والی ہو۔ اس بار تم مجھے مل جاؤ پھر میں تمہیں کہیں بھی جانے نہیں دوں گا۔ تم جانا بھی چاہو گی تو نہیں۔"

ہمدان اور ارش دونوں ساتھ بیٹھے ہوئے ماہکان کی طلاق کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ ارش کا ارادہ خلا کے لیے کیس کرنے کا تھا۔

"ارش کیا تو ٹھیک کر رہا ہے میرا مطلب ہے بھابھی کو کچھ بھی یاد نہیں ہے۔ اگر وہ سچ میں اپنے شوہر سے پیار کرتی ہوئی تو کیا یہ ٹھیک رہے گا کہ تو ان کی علیحدگی کروائے گا۔"

"ہمدان مجھے اس بات سے بالکل فرق نہیں پڑتا کہ ماہکان اپنے شوہر کے بارے میں کیا سوچتی ہے۔ اگر وہ اپنے شوہر سے پیار کرتی تو اب تک اسے یاد آچکا ہوتا کہ اس کا کوئی شوہر ہے مگر اس کی یاد میں اتنا بھی نہیں ہے کہ اس کہ شادی ہوئی تھی کبھی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے اور میں کبھی ماہکان کو یہ یاد نہیں آنے دوں گا کہ وہ حیدر کی بیوی تھی۔ وہ میرے ساتھ رہے گی تو اس کی ماضی کی ہر یاد میرے ساتھ جڑ جائے گی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ارش ہم قدرت پر اختیار نہیں رکھتے یہ بات یاد رکھنا۔ سوچو اگر بھابھی کی یادداشت خود ہی واپس آگئی تو اس وقت تم کیا کرو گے ان کو یاد آئے گا کہ تم نے اور تمہارے چچا نے ان کے ساتھ جھوٹ بولا ہے تو وہ شاید تمہیں کبھی معاف نہ کریں۔"

"مجھے اس کی معافی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ماہکان کو جب میں ساتھ لایا تھا تو میں نے یہ بات سوچ رہی تھی کہ اب جو بھی ہو جائے۔ ماہکان اب کبھی بھی اپنے سابقہ گھر واپس نہیں جائے گی اسے میرے ساتھ رہنا پڑے گا کیا تم میری زندگی کے بارے میں نہیں جانتے ہمدان۔ میں نے اپنی زندگی کے کتنے سال ماہکان کو کو دیے ہیں اس کو اپنے قریب رکھنے کے لیے میں نے اپنی زندگی سے بہت ساری چیزیں ختم کر دی ہیں جو کبھی میری زندگی میں بہت زیادہ ضروری ہوا کرتی تھی۔ تم شاید اس بات کو جانتے ہو کہ میں نے بابا سے بہت پہلے کہہ دیا تھا کہ اب ماہکان میری ہے اور اسے کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا۔"

"جو بھی ہے ارش مجھے تمہارا یہ فیصلہ بالکل بھی پسند نہیں آیا ایک مرتبہ تو تم بھابھی سے پوچھ لیتے کہ کیا وہ طلاق لینا چاہتی ہیں یا نہیں۔ چاہے ان کو کچھ یاد ہو یا نہ ہو مگر یہ ان کی زندگی کا فیصلہ ہے۔ میں تمہیں ایک بات بات اچھے سے بتا دوں کہ ہم جس چیز کو اپنے ساتھ رکھنے کے لیے بہت زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ وہ بے شک جتنی مضبوطی سے تھام لی جائے اتنی ہی جلدی وہ ہمارے ہاتھ سے دور چلی جاتی ہے۔"

"پلیز حمدان میرے ساتھ ایسی باتیں مت کرو تم تو میرے دوست ہو تم میری زندگی کے ہر پہلو سے واقف ہو۔ یہ امید نہیں رکھتا میں تم سے کہ تم میرا ساتھ دینے کے بجائے اس حیدر کا ساتھ دو گے۔ وہ تو منتظر ہے کہ کب اسے ماہکان دوبارہ ملے اور وہ ماہکان کو مجھ سے چھین لے۔"



## Posted on Kitab Nagri

"ماہکان بیوی ہے اس کی اور یقین کرو اس کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے کچھ بھی کرے۔"

"پلیز ہمدان میں ابھی کچھ بھی سننا نہیں چاہتا۔ میں سکون چاہتا ہوں تو مجھے سکون حاصل کرنے دو۔"

اقران جوان کے لیے چائے لار ہی تھی وہ دروازے پر کھڑے ہو کر سب باتیں سن چکی تھی اور اسے یہ جان کر بہت زیادہ حیرت ہوئی کہ کتنی بڑی بات چھپائی گئی ہے ماہکان سے کہ وہ شادی شدہ ہے اور اس کا ایک شوہر بھی ہے۔

ماہکان اس وقت اپنے بابا شہریار کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ جب یہ حنا کے گھر سے آئی تھی اس نے اپنے آپ کو بہت زیادہ مضبوط کر لیا تھا۔ اس نے یہ بات سوچ لی تھی کہ یہ اپنے بابا سے پوچھے گی آخر ماضی میں ایسا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے بابا اس کو کچھ بھی نہیں بتاتے۔

"بابا میں آپ سے ایک سوال کروں۔"

Kitab Nagri

"میرا بچہ آپ کو پوچھنے کی ضرورت کب سے پڑ گئی ہے۔"

www.kitabnagri.com

"بابا میرا ماضی کیسا تھا۔ میرے ماضی کی بند کتاب میں ایسا کیا ہوا تھا جو مجھ سے چھپایا گیا ہے۔ بابا دیکھیں میں اتنی سمجھدار تو ہوں کہ جان پائوں آپ لوگوں نے مجھ سے کچھ چھپایا ہے۔ میں یہ تو نہیں جانتی سب کیا ہے مگر کچھ بہت اہم ہے جو میری زندگی پر سیدھے سے اثر انداز ہوتا ہے۔"

"بیٹا ایسا کچھ نہیں ہے آپ کو وہم ہے۔ آپ سے ہم نے کچھ نہیں چھپایا۔ ہم آپ کو آپ کے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گے اور پتا کریں گے کہ کہیں آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہو رہا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بابا میں پاگل نہیں ہوں۔ آپ غلط ہیں آپ نے مجھ سے میرا ماضی چھپایا ہے۔ میری کوئی یاد نہیں ہے آپ کے پاس میری زندگی کے پیچ کی سالوں کی۔ میں کیا بھول گئی ہوں میں نے اپنی زندگی کے سال کہاں گزارے ہیں۔"

"بیٹا میں نے آپ سے کچھ نہیں چھپایا۔"

"نہیں بابا آپ نے مجھ سے میرا ماضی چھپایا ہے۔ مجھے کیوں نہیں بتاتے آپ کے اور ماما کے درمیان علیحدگی کیوں ہوئی تھی۔ مجھے یاد آتا ہے ماما اور آپ کی لڑائیاں۔ میں اپنی یادداشت کھو چکی ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھے اتنا یاد نہیں کہ میری ماں اور آپ کے تعلقات کیسے تھے۔ خیر میں خود پتا کر لوں گی کہ میری ماضی کی زندگی کیسی تھی۔ مجھے اتنا بتادیں یہ خان نامی شخص کون تھا میری زندگی میں۔"

شہر یار خان نام کے سنتے ہی کھڑے ہو گئے۔

"میں نے ت۔۔۔ سے کہہ دیا نہ کہ وہ کوئی نہیں تھا۔ اپنی زندگی پر دھیان دو ماہکان اور ان فضول باتوں کو چھوڑ دو۔"

آئندہ تمہارے منہ سے یہ باتیں نہ سنوں۔"

شہر یار غصے سے چلے گئے مگر ماہکان جان گئی تھی کہ اس کے بابا اور بھائی نے کچھ چھپایا ہے اور اب اسے خود ہی سب کچھ پتا کرنا تھا۔ "حیدر کو شہر یار کا علم ہو گیا تھا۔ ارش کے بارے میں سب سے پہلے اس نے پتا کر لیا تھا کیونکہ ارش شہر یار کی کمپنی چلا رہا تھا جو آج تک حیدر یہی سمجھتا رہا کہ شاید ارش نے خریدی ہے۔ حیدر اس وقت اس گھر کے باہر کھڑا تھا جس کا پتا اسے ملا تھا۔ یہ ایک خوبصورت منشن تھا۔ حیدر نے اس منشن کا دروازہ بجایا۔ چونکہ حیدر نے باہر اکر سب سے پہلا سوال اس سے کیا کہ یہ کون ہے جس پر اس نے یہ جواب دیا کہ یہ حیدر ہے اور اسے شہر یار صاحب سے ملنا ہے۔ شہر یار اس وقت گھر پر تھے۔ ماہکان بھی گھر پر تھی۔ چونکہ حیدر اندر سے اجازت ملنے پر

## Posted on Kitab Nagri

حیدر کو اندر لے گیا۔ حیدر نے گھر کا جائزہ لیا تو اسے پتا چلا کہ اس گھر میں بہت ساری چیزیں ماہکان کی پسند کے مطابق ہیں۔

شہریار نے حیدر کو نہیں دیکھ رکھ تھا اس لیے یہ اسے پہچان نہیں پائے۔

"آئیے کیا کام ہے آپ کو ہم سے۔"

"آپ مسٹر شہریار ہیں نہ رائے شہریار کے شوہر۔"

"جی میں ہی ہوں۔"

"تو پھر آپ بھی مجھے اچھے سے جانتے ہوں گے میں ان کا بھانجا ہوں حیدر شمر و زخان۔ آپ کی بیٹی ماہکان حیدر خان کا شوہر۔"

شہریار صاحب حیرت سے کھڑے ہو گئے۔ ان کے سامنے یہ لمبا جوڑا خوبصورت نوجوان کھڑا تھا جس کے چہرے پر ڈاڑھی تھی اور اس کے چہرے پر نور بھی تھا۔

"تم۔۔۔۔ میں تمہیں نہیں جانتا اور میری بیٹی کی شادی کسی حیدر سے نہیں ہوئی۔"

"سسر صاحب آپ کو لگتا ہے کہ آپ میری بیوی کو مجھ سے اتنے سال دور رکھ کر اس کو مجھ سے چھپا پائیں گے تو یہ آپ کی بھول ہے۔ میں حیدر ہوں اور آپ میری زندگی کی یاد کبھی اپنی بیٹی کے دل سے نہیں نکال پائیں گے کیونکہ وہ میری ہے اور میں نے اسے تب اپنا لیا تھا جب آپ بھی اس کے پاس نہیں تھے اور اسے کسی سہارے کی سخت ضرورت تھی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ارے میں نے کیا چھپایا ہے تم سے۔ تم نے مجھ سے میری بیٹی چھپینی ہے۔"

"میں نے آپ سے آپ کی بیٹی نہیں چھپینی مسٹر شہریار۔ آپ کی بیوی نے آپ کو ایک عورت کے ساتھ اپنے ہی گھر میں پکڑا تھا اور پھر وہ آپ کو چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی تھی۔ جن کی موت کی خبر بھی آپ تک نہ پہنچ پائی۔ آپ جانتے ہیں ایک بوڑھے آدمی سے شادی کروا رہے تھے وہ آپ کی بیٹی کی اور میں نے اسے اپنی پناہ میں لیا تھا۔ آپ مجھے کسی چیز کے لیے الزام نہیں دے سکتے آپ خود ہر چیز میں قصور وار ہیں۔"

ماہکان جو کسی شخص کے چیخنے کی آواز سن کے نیچے آئی تھی وہ یہ سب باتیں سن کر اپنی جگہ پر فریز ہو گئی۔ یعنی بابا نے اس کی ماں کے ساتھ دھوکا کیا تھا اور ان کا حق کسی اور عورت کو دیا تھا۔

"تم نے میری معصوم بچی کو زبردستی ساتھ ایک رشتے میں باندھ کر رکھا۔ میں تم پر کیس کروا سکتا ہوں۔"

"سسر صاحب میری شادی ضرور ہوئی تھی آپ کی بیٹی سے مگر میرا کوئی تعلق نہیں تھا اس سے۔ میں نے آپ کی بیٹی کو اس کی مرضی کے بغیر ہاتھ بھی نہیں لگایا آپ پوچھ سکتے ہیں اپنی بیٹی سے۔"

www.kitabnagri.com

"نہیں ہے میری بیٹی کو یاد اپنا ماضی۔"

"اسی لیے وہ میرے پاس نہیں آئی ورنہ وہ اپنے خان سے بہت محبت کرتی تھی۔"

"نہیں کرتی وہ تم سے محبت۔ چلے جاؤ یہاں سے تم"

"بابا۔۔۔۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان نے شہریار کو بلایا۔ شہریار بیٹی کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ماہی بیٹا یہ شخص بکواس کرتا ہے۔ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"بابا آپ نے ماما۔۔۔۔۔"

ماہکان کو اپنی ماں کی بے بسی یاد آگئی جو اس نے اپنی نانی کے گھر رہ کر سہی تھی۔ ماہکان کو کچھ یاد آیا اپنی ماں کو اپنے ماموں کے ہاتھوں ذلیل ہوتے دیکھنا۔ ماہکان کا دھیان اس لمحے حیدر کی طرف تھا ہی نہیں۔

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی بابا۔ آپ نے میری ماں کو بہت تکلیف دی ہے"

ماہکان یہاں سے چلی گئی۔ حیدر اپنی جگہ کھڑا رہا۔

"میں دوبارہ آؤں گا سر صاحب اور اگر مجھے میری بیوی نہ دی گئی تو میں اسے یہاں سے لے جانے کا حق رکھتا ہوں۔ امید ہے آپ سمجھ تو گئے ہوں گے۔"

حیدر اپنی بات کر کے رکا نہیں تھا۔ شہریار کو احساس ہو گیا تھا کہ جو دھوکا انہوں نے اتنے سال پہلے اپنی بیوی کو دیا تھا وہ اب واپس ان کے سامنے آ گیا ہے۔

!اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ارش کو جب پتا چلا کہ حیدران کے گھر آیا تھا تو اس کا دماغ کھول گیا۔ اس نے شہریار کو یہی کہا کہ انہوں نے اسے گھر میں اندر آنے ہی کیوں دیا۔ اس وقت یہ ماہکان کے کمرے میں آیا جو رو رہی تھی۔ اس نے اپنے بابا سے کہا تھا کہ یہ اپنے بابا کو کبھی معاف نہیں کرے گی جو انہوں نے اس کی ماما کے ساتھ کیا ہے۔



## Posted on Kitab Nagri

"ماہکان ماہکان کیا کر رہی ہو تم۔"

ارش ماہکان کے پاس اندر آیا۔

"نظر آرہا ہے نہ آپ لوگوں کو کہ کیا کر رہی ہوں۔ ویسے ارش بھائی آپ کو شرم نہیں آئی مجھے دھوکا دیتے ہوئے۔ میں کسی کی بیوی تھی اور آپ نے مجھے اسی شخص سے دور کر دیا۔ کس نے آپ کو اتنا حق دیا تھا کہ آپ مجھے اس شخص سے دور کرتے۔"

"کیا ہوا ماہکان تمہیں اس شخص کی یاد آگئی ہے کیا۔"

"نہیں مجھے اس شخص کی یاد نہیں آئی مگر آپ اتنا بڑا دھوکا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔ میں کسی کی بیوی تھی جسے آپ نے اس کے شوہر سے اتنے سال دور رکھا۔"

"تم جانتی ہوں تم بہت چھوٹی تھی تو اس شخص نے زبردستی تم سے شادی کی۔ وہ ایک ظالم انسان ہے جس نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ تم ایک بچی ہو۔"

"بس کر دیں ارش بھائی ایسا نہیں ہے میں جانتی ہوں۔ اس نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تھا میری مرضی کے بنا۔"

"بس کر دو ماہکان تم اپنی زبان سے اس شخص کا نام بھی نہیں لوگی۔ تم صرف میری ہو تمہیں میرا بننا ہے۔ میں تمہاری طرف سے خلا کا کیس کرنے لگا ہوں۔ اس کے بعد تمہاری شادی میرے ساتھ ہو جائے گی۔"

"آپ سے کس نے کہا کہ میں آپ سے شادی کروں گی۔ خبردار جو آپ نے میرے مطلق ایسا کچھ بھی سوچا تو

۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارش نے ماہکان کو بازو سے پکڑ کر نزدیک کیا۔ ماہکان کو اس کے سخت ہاتھ اپنی بازو کے اندر جاتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

"کیا بولا ہے تم نے کہ تم میری نہیں بن سکتی۔ جانتی کیا ہو تم میرے اور اپنے رشتے کے بارے میں ہاں۔ وہ شخص جس نے تم پر ظلم کیا تھا اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو۔"

"میں نے آپ کو ہمیشہ اپنا بھائی مانا ہے۔ آپ کو کبھی ایک شوہر کی نظر سے نہیں دیکھا میں نے۔"

"تو کوئی بات نہیں تم اب دیکھ لینا۔ میرے بارے میں ہی سوچو گی تم آئی سمجھ۔ وہ شخص تمہاری زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ صرف ایک سراب ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے تمہاری زندگی میں۔"

"مت کریں ایسا آپ۔"

"میں تم سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا یہ سن لو اچھی طرح سے۔"

ارش ماہکان کا بازو چھوڑ کر غصے سے باہر چلا گیا۔ ماہکان کو پتا چل گیا تھا کہ اسکی زندگی دھوکا تھی جو یہ اب تک گزارتی آئی ہے۔ اسنے ڈاکٹر سے ملنے کا سوچا تھا۔ کوئی اور ڈاکٹر جو اسے پتا سکے کہ اس کی یادداشت ابھی تک واپس کیوں نہیں آئی۔

حیدر نے گھر میں سب کو پتا دیا تھا کہ ماہکان کا پتا چل گیا ہے۔ دائمہ اس وقت ہاتھ میں فون پکڑے ہوئے بیٹھی تھی اور حیدر سے بات کر رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"حیدر تو پتاناہ ہم کب آئیں اپنی بیٹی کو لینے۔"

"ماں جان ابھی صبر کر جائیں۔ میں آپ لوگوں کو بتائوں گا پھر آپ اور بھابھی آنا اپنی ماہکان کو لینے آنے کے لیے۔ میں یقین نہیں کر سکتا تھا ماں کے شہر یار خالو اس قدر گر سکتے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اپنا گھر برباد کیا بلکہ اپنی بیٹی کا گھر بھی برباد کرنے چلے تھے۔ کیا انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ میں ان ان کی بیٹی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ اپنی بیٹی کی طلاق کروانی چاہتے تھے مجھ سے ماں۔"

"چھوڑ دے حیدر اس کو۔ اس شخص کی خاطر میری بہن نے بڑی ذلت سہی ہے۔ وہ اس کے ساتھ وفادار نہ ہو پایا تو اپنی بیٹی کے ساتھ کیسے وفادار ہوتا۔ میں تو کہتی ہوں چھوڑ دو اس کو۔ ہمیں اپنی بیٹی سے تعلق رکھنا ہے۔ اچھا یہ تو بتا کیا یاد کرتی پے ہماری بیٹی ہمیں۔"

"ماں آپ کی بیٹی کو تو ہم یاد ہی نہیں ہیں۔ اس کی یاداشت چلی گئی تھی مگر آپ فکر مت کریں بہت جلدی اسے سب یاد آ جائے گا پھر خالو کچھ نہیں کر پائیں گے۔"

"اچھا سن ہمیں جلدی بلانا اپنے پاس۔ ہم اپنی بیٹی کو جلدی گھر لائیں گے تاکہ ہمارے ویران گھر میں رونق ہو۔"

"آپ فک مت کریں میں جلدی ہی آپ کی بیٹی کو گھر لے آؤں گا۔ ابھی تو آپ اپنے پوتے سے بات کریں جو بہت زیادہ خوش ہیں کہ آپ کی بیٹی ملنے والی ہے۔"

حیدر اپنے بیٹے کو فون دے کر پیچھے ہو گیا۔ یہ اپنی ماں کو کیا بتانا کہ اس نے کتنا انتظار کیا تھا اپنی بیوی کا اور اب تو اس کے دل کے ہر ایک کونے میں سکون ہوا تھا کہ اس کی بیوی بالکل ٹھیک ہے اور سہی سلامت ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان ڈاکٹر کے پاس آئی تھی۔ مگر راستے میں ہی اسے حیدر نے روک لیا۔

"ماہکان میری بات سنیں۔"

ماہکان نے حیدر کو دیکھا تو اس کے چہرے پر غصے سے بل پڑ گئے۔ ماہکان اس لمحے کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اور خصوصاً اس شخص کا تو بالکل بھی نہیں۔"

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی۔"

"سنی پڑی کی آپ کو میری ہر بات۔ آپ جانتی ہیں میں نے کتنی مشکل سے گزاریں ہیں یہ دن آپ کے بغیر۔ ارے آپ کو کیسے پتا ہوگا آپ نے تھوڑی نہ میری وہ تکلیف دیکھی ہے محترمہ جو میں نے آپ کے بغیر گزاری ہے۔"

"چھوڑیں میرا بازو میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جائوں گی۔ آپ نے ایک بچی سے شادی کی۔ آپ کو ایک بچی سے شادی کرتے ہوئے شرم نہیں آئی تھی۔"

"شرم کیسی۔ تمہارے ماموں تمہارا نکاح کر رہے تھے ایک بوڑھے آدمی سے۔ نانی جان نے ہم دونوں کی شادی کی تھی۔ کاش وہ زندہ ہوتی تو تمہیں پتا پاتی کہ کیسے میری اور تمہاری شادی ہوئی تھی۔"

"بس کر دیں۔ وہ بچہ کون ہے جو مجھے ماں کہتا ہے۔ آپ نے دوسری شادی کر لی ہے نہ۔ مجھے پتا ہے آپ اتنے سال کیسے انتظار کر سکتے تھے میرا۔"

## Posted on Kitab Nagri

حیدر اور ماہکان ہسپتال کے سامنے ہی جو باغ تھا اس کے سامنے کھڑے تھے۔

"اچھا تو یعنی میری بیوی کو جیسی ہو رہی ہے ہمارے بیٹے سے۔ وہ میرا سگا بیٹا نہیں ہے۔ شاہد تمہیں یاد نہیں ہے کہ سیف میرا اور تمہارا بھتیجا تھا۔ اس کی شادی تمہاری دوست سی ہوئی تھی مگر ان کی قسمت اچھی نہیں تھی۔ ان کی وفات ہو گئی تھی شادی کے کچھ دن بعد ہی اور پھر ان کے بیٹے کو میں نے گود لے لیا تھا۔ اس نے ہمیشہ تمہارے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے یہی کہا کہ تم ہم سے کچھ عرصے کے لیے دور ہو اور تم اس کی ماں ہو۔ اس لیے اس نے جیسے ہی تمہیں دیکھا تو اسے یہی لگا کہ اس کی ماں آگئی ہے اور یہ حقیقت بھی ہے۔ میں اور تم دونوں مل کر اپنے بچے کی اچھی سی پرورش کریں گے۔"

"آپ کو کس نے کہا دیا کہ میں ایک بچے کی پرورش کروں گی۔"

"تم مجھے سے محبت کرو گی نہ تو تم اس بچے کو اپنا لو گی۔ وہ بہت پیارا ہے اور سب سے بڑی بات وہ ان دو لوگوں کا بیٹا ہے جن سے تم بہت زیادہ محبت کرتی ہو۔"

"میں کچھ بھی سننا نہیں چاہتی نہ مجھے شوق ہے کہ آپ جیسے انسان کے ساتھ رہوں میں۔"

"میری بھی ایک بات سن لو تم۔ رہنا تمہیں میرے ساتھ ہی ہے جو مرضی ہو جائے۔ آجائو تم ڈاکٹر کے پاس جا رہی تھی نہ میں تمہیں ساتھ لے جاتا ہوں اپنے۔"

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے ساتھ آنے کا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بے فکر رہو بہت جلدی تمہیں عادت ہو جائے گی میرے ساتھ ہر جگہ آنے جانے کی پھر تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"

حیدر اس کا ہاتھ تھام کر اسے ہسپتال میں لے آیا۔ یہاں آکر ان کی ملاقات ایک بہت اچھی ڈاکٹر سے ہوئی۔

"مسٹر حیدر آپ ان کے کیا لگتے ہیں۔"

"میں شوہر ہوں ان کا۔"

"آپ کی وائف کو وہ دوائیاں دی گئی ہیں جس سے ان کی یادداشت واپس نہ آئے۔ آپ جانتے ہیں ان کی زندگی کا بہت سارا حصہ یہ بھول چکی ہیں اور یہ خود اس چیز کو یاد نہ کریں ایسی دوائیں دی گئی ہیں انہیں۔"

"ڈاکٹر کیا یہ سچ ہے مطلب میرا علاج میرے بابا اور ارش بھائی نے کروایا تھا۔ وہ یہ سب نہیں کر سکتے۔"

"دیکھیں مسز حیدر میں اس سب کے بارے میں نہیں جانتی۔ ہاں مگر اتنا ضرور کہوں گی آپ کو کہ جو بھی تھا آپ کو ان دوائیوں کے دینے کے پیچھے وہ یہی چاہتا تھا کہ آپ ماضی کو یاد نہ کریں۔"

"ڈاکٹر کیا یہ سب ہماری آنے والی زندگی میں اثر انداز ہوگا۔ میرا مطلب ہے ہم دونوں اپنی فیملی شروع کرنا چاہتے ہیں۔"

"نہیں مسٹر حیدر میرا خیال کہ یہ سب ان کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہوا ہے۔ یہ اپنی شادی شدہ زندگی آرام سے گزار سکتی ہیں۔"



## Posted on Kitab Nagri

"تو ڈاکٹر کیا ہم بے بی پلان کر سکتے ہیں۔"

ماہکان نے اس بات پر حیدر کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں اس لمحے حیدر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جن میں واضح شرارت تھی۔

"جی جی بلکل۔۔۔۔۔ آپ کو ایک اچھی ڈاکٹر کا پتہ دے رہی ہوں میں جو آپ کو اس سب کے مطلق اچھا مشورہ دے سکتی ہیں۔"

"شکریہ ڈاکٹر۔"

ڈاکٹر کے کمرے سے باہر آتے ہی ماہکان نے اپنا غصہ حیدر پر اتارا۔

"آپ کو شرم نہیں آئی ڈاکٹر کے ہاں یہ سب کہتے ہوئے۔"

"کیا سب کہتے ہوئے ذرا مجھے بھی تو پتا چلے۔"

"کون سے بے بی کی پلاننگ کر رہے ہیں آپ جو آپ نے ڈاکٹر سے اس بارے میں پوچھا۔"

www.kitabnagri.com

"اچھا وہ۔۔۔۔۔ مسز میں تمہیں پتا دوں کہ میں نے اپنی شادی میں تمہیں بہت زیادہ وقت دیا ہے۔ تمہیں اگر

کچھ یاد نہیں ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ اب جب تم میرے گھر آ جاؤ گی تو میں چاہوں گا کہ ابراہیم

کے لیے ایک بہن یا بھائی جلدی سے لے آئیں ہم۔ کیونکہ میرا بچہ بھی بہت زیادہ اکیلا ہو گیا ہے۔"

"آپ جیسے چھچھوڑے انسان سے تو بات ہی کرنا فضول ہے۔ میں گھر جا رہی ہوں آپ میرا راستہ چھوڑیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ابھی نہیں مسز تمہیں میرے ساتھ آنپے ہمارا بیٹا انتظار کر رہا ہے کھانے پر ہمارا۔"

حیدر ماہکان کی کوئی بھی بات سننے بغیر ہی اسے ساتھ لیئے چل پڑا۔ حیدر اسے ایک بہت خوبصورت جگہ پر لایا جو پوری ہی سچی ہوئی تھی۔ گارڈ ابراہیم کو لے کر آگئے۔ ابراہیم آتے ہی سب سے پہلے ماہکان کے پاس آیا۔

"ماما۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے ماہکان کے پاس آکر اسے حسرت سے بلانا شروع کر دیا۔ ماہکان نے ابراہیم کو دیکھا پھر اسے اٹھالیا۔  
"ماما آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو کتنا سارا مس کیا۔ بابا سے میں روز پوچھتا تھا کہ میری ماما کہاں ہیں وہ کہتے تھے وہ آجائیں گی ہمارے پاس۔ آپ کہاں تھی ماما۔"

ماہکان نے ابراہیم کی بات پر حیدر کی طرف دیکھا جو ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہا تھا۔

"ہاں بھئی جواب دو ہمارے شہزادے کو کہاں تھی تم۔"

"میں یہاں پر ہی تھی بیٹا۔ آپ بتائو کس کلاس میں پڑھتے ہو۔"

www.kitabnagri.com

"میں نرسری میں ہوں۔ پتا ہے ماما میرے سکول میں بہت ساری ٹیچرز مجھ سے پوچھا کرتی تھی کہ کیا آپ کے بابا سنگل ہیں مجھے نہیں پتا تھا وہ کیا کہہ رہی ہیں تو میں انہیں کہہ دیتا تھا کہ میرے بابا میری ماما کے میرے پرنس ہیں اس لیئے کوئی ان پر نظر نہ رکھے۔"

"او میرا پیارا سا بچہ۔ آپ کتنے سویٹ ہو۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ماما آپ ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو گی نہ تو میں آپ کے پاس سوئوں گا۔ میں اور آپ بابا کو مل کر خوب تنگ کریں گے۔"

"ٹھیک ہے جیسا ابراہیم کہے گا ہم ویسا ہی کریں گے۔"

اچھا ابراہیم اب ماما کو کچھ کھانے دو بیٹا۔"

حیدر ابراہیم اور ماہکان کو لیئے ٹیبل کے پر آیا۔ آج سب چیزیں ماہکان کی پسند کی تھی ابراہیم ماہکان کے ساتھ والی کرسی پر ہی بیٹھ گیا اور اس نے ماہکان کے ہاتھ سے ہی کھانا کھایا۔ ماہکان کو ابراہیم بہت پسند آیا تھا اور ابراہیم کو دیکھ کر ہی پتا چلتا تھا کہ یہ کتنی محبت کرتا ہے ماہکان سے جو اس ماں مانتا ہے۔ ابراہیم کھانے کے گارڈ کے ساتھ تھوڑا سا دور گیا تو ماہکان نے حیدر سے سوال کیا۔

"آپ نے ابراہیم کو نہیں بتایا کیا کہ آپ اور میں اس کے اصل ماں باپ نہیں ہیں۔"

"وہ جانتا ہے اپنے ماں باپ کو بھی مگر اسے اتنا بھی پتا ہے کہ ہم دونوں اس کے ماما بابا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں جو

یہاں اس دنیا میں اس کی حفاظت کریں گے۔" [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

"آپ نے اسے یہ کیوں کہا کہ میں اس کی ماں ہوں۔ وہ شاید میری یاد سے بہت زیادہ قریب ہے کہ وہ مجھ سے دو پل کے لیئے بھی دور نہیں جانا چاہ رہا۔"

"وہ میرا بیٹا ہے اور جیسے اس کا باپ اس کی ماں کو یاد کرتا تھا ویسے ہی وہ بھی یاد کرتا آیا ہے۔ تمہاری ایک چیز میرے پاس ہے۔ تمہارا ایکسڈینٹ ہوا تھا جب تو یہ گر گیا تھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"حیدر نے اپنے گلے سے لاکٹ اتارا اور ماہکان کو اپنے نزدیک کیا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔"

"بیوی ہو تم میری اور تمہارے ساتھ سب کچھ کرنے کا حق ہے میرا۔ ابھی کے لیے میں صرف تمہیں تمہاری چیز لوٹا رہا ہوں۔"

حیدر نے ماہکان کے گلے سے ڈوپٹا ہٹایا اور آگے ہو کر اسے پہنایا۔ ماہکان نے حیدر کے قریب آتے ہی آنکھیں بند کر لی۔ حیدر نے ماہکان کے گلے میں لاکٹ پہنایا۔ حیدر نے ماہکان سے دور ہونے سے پہلے اس کے گال پر پیار دیا۔

"یہ تمہیں ہمیشہ یاد دلائے گا کہ تم حیدر خان کی بیوی ہو اور تم کبھی اب مجھ سے جدا نہیں ہو گی۔"

ابراہیم اتنے میں آگیا اور یہ ابراہیم کو لے کر کافی دیر گھومتے رہے پھر حیدر نے ماہکان کو گھر چھوڑ دیا۔ ماہکان جیسے ہی گھر آئی تو اسے ارش پریشان سالانچ میں ہی مل گیا۔

www.kitabnagri.com

"کہاں گئی تھی تم۔۔۔۔"

"اس بات کو پوچھنے کا حق نہیں رکھتے آپ مجھ سے۔"

"میں نے تم سے کیا پوچھا ہے ماہکان اور تم مجھے کیا جواب دے رہی کو۔ کہاں گئی تھی تم کیا اس حیدر سے ملنے گئی تھی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں ملنے گئی تھی اور اگر میں گئی تھی تو اس سے آپ کو کوئی بھی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے وہ میرے لیے خیر نہیں ہے شوہر ہے میرا وہ۔"

ارش کو ماہکان کی بات پر سخت غصہ آیا۔ اس نے پاس پڑا گلہ ان دور پھینکا۔

"تمہاری ہمت بھی کیا ہوئی مجھ سے ایسے بات کرنے کی۔ میں تمہیں اپنا بننا چاہتا ہوں یہ بات میں تمہیں پہلے بھی پتا چکا ہوں۔ مگر شاید تمہیں لگ رہا ہے کہ تمہارے ساتھ یہاں اس گھر میں کوئی مذاق چل رہا ہے۔"

میں نے ایسا نہیں سوچا اور نہ ہی مجھے آپ کے بارے میں کچھ بھی سوچنے کی ضرورت ہے۔ آپ کے اپنے دماغ میں ہی گند ہے جس کی بدولت ایک شادی شدہ لڑکی پر نظر رکھے ہوئے تھے آپ۔"

"ماہکان۔۔۔۔۔ تم اتنا گھٹیا الزام مجھ پر کیسے لگا سکتی ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ میں تمہیں چاہتا ہوں مگر آج تک میں نے کبھی ہماری دوستی کا فائدہ اٹھانے کے بارے میں سوچا بھی نہیں۔ میرے چچا کی بیٹی ہو تم ہماری عزت ہو اور اپنی عزت کو کوئی کیوں خراب کرے گا۔"

"میری زندگی سے دور رہیں یہی ہم سب کے لیے بہتر ہے۔" www.kitabnagri.com

ماہکان کمرے میں چلی گئی۔ اسے نفرت ہو رہی تھی ارش سے

ارش اپنی بات جو اس کی ماہکان کے ساتھ ہوئی تھی اس کے بعد بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ بہت جلد ماہکان کو حیدر اپنے ساتھ لے جانے کے لیے مانا لے گا اور اسے اس سے پہلے کچھ ایسا ضرور کرنا تھا کہ

## Posted on Kitab Nagri

یہ جلد از جلد ماہکان کو اپنا پاتا۔ اس کا ارادہ ایک اچھے لائبر سے بات کرنے کا تھا تاکہ یہ ماہکان کی طلاق کروا پائے۔ اسے یقین تھا کہ ماہکان اس کی بات مان لے گی کیونکہ وہ ایسے کسی انسان کے ساتھ توہر گز نہیں جائے گی جسے وہ جانتی تک نہیں تھی۔ یہ اس یقین کے ساتھ ایک بزنس ٹرپ پر جا رہا تھا جہاں اسے بہت پہلے جانا تھا۔ یہ ٹرپ یہ مس نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہ بزنس کے لیے بہت اچھا تھا۔

ارش کے چلے جانے کے بعد ہمدان اور اقرآئے تھے ماہکان سے ملنے کے لیے۔ اقرآماہکان سے ملنے کے لیے اس کے کمرے میں آئی۔ ماہکان کچھ پرانی چیزیں لے کر بیٹھی ہوئی تھی جن میں نجانے وہ کیا تلاش کر رہی تھی۔

"کیسی ہو تم ماہکان۔"

"میں بالکل ٹھیک۔ بھابھی آپ بتائیں۔"

"میں بھی بالکل ٹھیک ہوں۔ بس سوچا تھا تم سے ملنے کے لیے آؤں گی دیکھو آج موقع مل ہی گیا۔ تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔"

"جی جی بھابھی یہ بھی بھلا کوئی پوچھنے والی چیز ہے آپ بتائیں کیا بات ہے۔"

"ارش بھائی تمہاری طلاق کروانا چاہتے ہیں۔ مجھے بتا چلا کہ تم پہلے سے شادی شدہ تھی اور تم سے یہ ساری بات چھپائی گئی ہے۔ ماہکان میری بات مان لو تم اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ ایک لڑکی کا وہی گھر ہوتا ہے جو اس کے شوہر کا ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے تمہارا شوہر تم سے بہت محبت کرتا ہوگا۔ یہاں جو بھی ہوا ہے اتنے سال تم وہ بھول جاؤ۔"

"بھابھی آپ کو کیسے پتا کہ ارش بھائی میری طلاق کروانے والے ہیں۔"



## Posted on Kitab Nagri

"وہ ہمدان سے بات کر رہے تھے تو مجھے پتا چل گیا۔ تم مجھے بڑی بہن مانتی ہو نہ تو میرا مشورہ مان لو اور چلی جاؤ اپنے شوہر کے گھر۔ اگر اس شخص نے اتنے سال تمہارے انتظار کیا ہے تو وہ ضرور تم سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے ورنہ کوئی بھی انسان اتنا لمبا انتظار نہیں کرتا۔ ماہکان مجھے پتا ہے تمہاری زندگی میں بولنے کا مجھے کوئی حق نہیں ہے مگر پھر بھی تمہیں ایک بہن کے طور پر کہتی ہوں کہ لوٹ جاؤ۔ ارش تمہیں کبھی خوش نہیں رکھ پائے گا۔ تم اپنے شوہر کے ساتھ ہی خوش رہو گی۔ تم ارش کی ضد ہو بس۔"

"میں ارش بھائی سے ایسی کوئی امید نہیں رکھتی تھی۔ آپ پریشان مت ہوں بہت جلد ہی میں ان سے بہت دور چلی جاؤں گی۔"

ماہکان نے اپنی زندگی کا ایک فیصلہ لینا تھا اور وہ بھی ارش کے آنے سے پہلے۔

ماہکان نے حیدر کا نمبر اس سے سے لے لیا تھا اور اب یہ اسے کال کر رہی تھی۔ ماہکان جان گئی تھی کہ اس کی بقا صرف اس کے شوہر کے ساتھ ہی ہے۔ اس نے حیدر سے اپنی رخصتی کی بات کرنی تھی۔

"ارے میری مانو نے مجھے آج کیسے کال کر لی۔"

"میں نے آپ سے کہنا ہے کہ مجھے یہاں سے لے جائیں۔"

حیدر دوسری طرف بہت زیادہ حیران ہوا۔ اتنی جلدی اسے امید نہیں تھی کہ ماہکان اسے بلا لے گی۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیا سچ میں آجائوں میں۔ سوچ لو تم مانو ایک بار تم میرے پاس آگئی تو پھر یہاں سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔"

"آپ پریشان مت ہوں میں نے سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ لیا ہے۔ آپ کب آئیں گے۔"

"میں آج ہی ماں اور بھابھی کو بلاتا ہوں۔ وہ آجائیں تو میں تمہارے بابا سے آکر بات کرتا ہوں۔"

"سنیں ہماری مکمل اچھی شادی ہوگی۔ میں چاہتی ہوں کہ ہمارا دوبارہ سے نکاح ہو۔ مجھے پہلے والے نکاح کے

بارے میں یاد نہیں ہے کچھ بھی تو میں چاہتی ہوں کہ ہمارا دوبارہ سے نکاح ہو۔"

"تم نے حکم کر دیا ہے سب ایسا ہی ہوگا۔ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ ہمیں دوبارہ سے شادی کرنی چاہیے۔ تمہیں تو کچھ

یاد نہیں ہے یوں تمہیں پتا چلے گا کہ ہمارا رشتہ کتنا مضبوط ہے۔"

"میں انتظار کروں گی آپ کا۔"

ماہکان نے اتنا ہی کہہ کر کال بند کر دی۔ حیدر نے فوراً سے گھر اطلاع کی کہ وہ لوگ جلدی سے آجائیں۔ انہیں

ماہکان کی طرف جانا ہے۔ حیدر نے گھر والوں کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ یہ اور ماہکان دوبارہ سے شادی کر رہے ہیں۔

ماہکان نے اپنے بابا سے بات کرنے کے لیے ان کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ وہ رانمہ کی تصویر لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"بابا کیسے ہیں آپ۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں میرا بیٹا۔ تم مجھ سے ناراض ہونہ۔ میں تم سے معافی مانگتا ہوں جیسے تمہاری ماں سے ہر لمحہ میں معافی مانگتا رہا ہوں۔ میں نے اپنی جوانی میں ایک غلطی کر دی تھی جس کی بدولت اپنی زندگی کی سب سے خوبصورت ہستی اپنی بیوی کو کھو دیا۔ اسے قبر میں اتارنا نصیب نہیں ہوا مجھے۔"

"بابا میں آپ کو اپنی ماں کی طرف سے معاف کرتی ہوں۔ وہ آپ کی بیوی تھی میں یہ حق نہیں رکھتی کہ آپ کی اور ماں کی زندگی میں ہونے والے واقع پر آپ کے لیے فیصلہ لوں۔ آپ ایسا کرو ایک کام کر دو جس سے میری زندگی آسان ہو جائے۔"

"بولو میرا بیٹا کیا چاہتا ہے۔"

"مجھے رخصت کر دیں۔ میں چاہتی ہوں میں اس گھر چلی جاؤں جہاں میں نے اپنی زندگی کے اتنے سال گزارے ہیں۔ میرے دماغ میں وہ سب یاد تو نہیں مگر ایک بات ہے جو مجھے یاد ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ بہت اچھے تھے۔ مجھے صرف اتنا یاد آیا ہے کہ حیدر کیسے مجھے لے کر گئے تھے اپنے گھر۔ وہ بہت اچھے ہیں اور ان کی اچھائی اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے ایک معصوم بچی کو اپنا ہمسفر بنایا۔ ان کے پاس ہمارا بیٹا ہے جسے میری ضرورت ہے۔"

"کون سا بیٹا مجھے یاد پڑتا ہے تمہارا تو کوئی بیٹا نہیں تھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"میرے بھتیجے سیف کا بیٹا ہے۔ حیدر نے اسے پالا ہے اور یقین کریں بابا وہ جب مجھ سے پہلی بار ملا تو مجھے احساس ہوا کہ جیسے کوئی بہت قریبی میرے سینے سے لگ رہا ہے۔ اس پاکر میں نے زندگی میں پہلی بار ممتا کا احساس حاصل کیا ہے۔"

"تم فیصلہ کر لو۔ اب تمہارا شوہرا کیلا نہیں ہے۔ ایک بچہ پے اس کے ساتھ۔ تمہاری اپنی اولاد ہوگی تو کیا تم اس بچے پر توجہ دو گی۔"

"بابا حیدر مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے اتنے برس میرا انتظار کیا ہے میرے لیے یہی کافی ہے۔ ایک بات اور میں نہیں چاہتی کہ ارش یا ہمدان بھائی کو میری شادی کا پتا چلے۔ میں آرام سے اس گھر سے رخصت ہونا چاہتی ہوں۔ مجھے زیادہ شور شرابا پسند نہیں۔"

"میرا بچہ جو تمہاری زندگی کی مرضی ہے وہی میری بھی مرضی ہے۔ میں انتظام کرتا ہوں تمہاری رخصتی کا۔ تم حیدر کو بلا لو۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تھینکیو بابا۔"

ماہکان اپنے بابا کے گلے لگی۔ آج انہوں نے اپنی بیٹی کی بات کو اہمیت دے کر اس کی زندگی کا بہترین فیصلہ لیا تھا۔

دائمہ اور بھابھی دونوں حیدر کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ زید بھی اپنی تعلیم ختم کر کے آگیا تھا۔ اس وقت وہ بھی سب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابراہیم ماہکان کے پاس گیا اوپر اس کے کمرے میں۔ ماہکان تیار ہو رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ماما۔۔۔۔"

ابراہیم ماہکان کے پاس بھاگتا ہوا آیا۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔"

"میں ٹھیک ہوں ماما۔ آپ ہمارے ساتھ ابھی ہی جارہی ہیں نہ۔"

"نہیں بیٹا آج نہیں مگر اس سنڈے کو میں آپ کے ساتھ ضرور جائوں گی ٹھیک ہے۔"

"ماما آپ اب ہمارے ساتھ ہی رہیں گی نہ۔"

"جی ہیں اب ماما اپنے پرنس کے ساتھ ہی رہیں گی۔"

"ماما آپ میرے ساتھ روز سکول جانا۔ میں سب کو بتائوں گا کہ آپ میری ماما ہیں۔ دیکھنا میرے سب دوست کتنے جلیس ہوں گے۔"

"میرا پرنس تو ماما کی جان ہے نہ۔ بابا کسی آنٹی سے تو بات نہیں کرتے تھے۔"

"نہیں ماما آپ کے بہت سارے کپڑے ہماری الماری میں پڑے ہیں۔ بابا آپ کے لیے بہت ساری چیزیں لیتے ہیں اور آپ کو پتا پے پچھلی مرتبہ آپ کی سالگرہ پر ہم نے بہت بڑا فنکشن کیا تھا۔ میں نے اور بابا نے کیک کاٹا تھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان یہ سب سن کر بہت زیادہ خوش ہوئی تھی کہ اس کے لیے حیدر اتنا سب کچھ کرتا رہا ہے۔ ماہکان اور حیدر دونوں کی ایک بڑی سی تصویر بھی تھی ان کے کمرے میں یہ بھی ابراہیم نے بتایا تھا ماہکان کو۔ ابراہیم ہر بات ماہکان کو بتاتا رہا تھا جو یہ بتا سکتا تھا۔ ماہکان ابراہیم کے ساتھ ہی نیچے آئی۔ سب سے پہلے اس کی نظر زید پر پڑی۔ یہ وہ زید تھا جس کے ساتھ یہ سکول کالج بھی گئی تھی۔ جس نے اسے ہر لڑکوں والا کام سیکھایا تھا جس سے حیدر بہت تنگ ہوا کرتا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri



Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"زید تم زید ہونہ۔"

ماہکان کیسی ہو تم"

"زید نے ماہکان کے سر پر ہاتھ رکھا۔ ماہکان کو یاد آئی کچھ پرانی یادیں۔

"میں ٹھیک ہوں۔ مجھے یاد آیا تم شاید میرے ساتھ سکول جاتے تھے۔ ہم مل کر کھیلا کرتے تھے۔"

"ہاں ہماری بہت ساری یادیں ہیں ساتھ۔ دیکھا چاچو میں نے آپ کو کہا تھا کہ ماہکان مجھے کیسے بھول سکتی ہے

اسے میں یاد ہوں۔"

www.kitabnagri.com

"ارے تم سب تو ہٹ جاؤ پہلے مجھے میری بیٹی سے تو ملنے دو۔"

دائمہ آگے آئی اور ماہکان کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ ماہکان کو ایسا محسوس ہوا یہ اپنی ماں سے مل رہی ہے۔"

"ماں آپ دائمہ ماں ہیں نہ میری خالہ۔"

"ہیں بیٹا میں ہی تیری دائمہ ماں ہوں تیری خالہ۔"

## Posted on Kitab Nagri

دائمہ نے ماہکان کے سر پر پیار دیا پھر بھابھی اس کے ساتھ ملی۔

"بھابھی آپ ٹھیک ہیں نہ۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں میرا بچہ۔ دیکھ تیرے جانے کے بعد کتنا کچھ بدل گیا ہے۔ تیرے سیف لالہ اس دنیا سے چلے گئے۔ ایمن بھی چلی گئی اور تیرے نمر و زلالہ وہ بھی بہت جلدی چلے گئے۔" بھابھی ماہکان کو بتاتے ہوئے رو پڑی۔

"سب ٹھیک ہو گا بھابھی۔ میں آپ سب سے اتنے سال بعد ملی ہوں مگر میری یادوں کے دھندلا سائے آپ لوگوں پر مشتمل ہیں۔ میں آپ سب لوگوں کو دیکھ کر پرانے وقت میں چلی گئی ہوں۔ مجھے کچھ یاد آرہا ہے میرا ماضی۔"

"میرا بچہ تمہیں ماضی یاد بھی نہ آئے تو پھر بھی تم ہمارے لیے ہماری اپنی ہو۔ ہم نے اتنے سال تمہارا انتظار کیا ہے اور تم جب ملی ہو تو کتنی بدل گئی ہو۔ ماں دیکھیں اسے کتنی بدل گئی ہے۔ پہلے دو پونیاں کرتی تھی یاد ہے۔"

بھابھی ماہکان کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ حیدر شہریار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ماہکان کو اپنے سب گھر والوں کے ساتھ بولتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور اس کے دل کے ہر ایک کونے میں سکون آ گیا تھا کہ ماہکان کو اس کے گھر والے دیکھ کے یاد تو آئے۔ حیدر نے ماہکان کو دیکھا جو لیمن کلر کے فرائ میں پیاری لگ رہی تھی۔ اس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھی۔ ماہکان نے بھابھی کے ساتھ بیٹھے ہوئے حیدر کو بھی سلام کیا۔

## Posted on Kitab Nagri

شہریار نے پہلے کی نسبت آج حیدر کی بہت زیادہ عزت کی تھی کیونکہ اب یہ جان چکے تھے ان کی بیٹی حیدر کے خاندان کے ساتھ ہی خوش رہ سکتی ہے۔

"تو بس بھائی صاحب ہم اس ہفتے کو اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے کر چلے جائیں گے اپنے گھر واپس۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔"

دائمہ نے ماہکان کے سر پر ہاتھ پھیرا کر شہریار کی طرف دیکھا۔

"نہیں نہیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کی بیٹی ہے آپ لے جائیں۔ بس میری بیٹی کو مجھ سے ملنے سے کبھی مت روکیے گا۔"

"آپ کی بیٹی ہے بھائی صاحب ماہکان۔ آپ کو اتنے سال ہمارے بیٹے سے ہماری بیٹی کو دور نہیں رکھنا چاہیے تھا۔ ہم نے اپنی بیٹی کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دی۔ ہماری بیٹی ہمارے لیے بہت اہم رہی ہے ہمیشہ۔ آپ بس اسے ہمیں دے دیں۔ بھول جائیں ماضی میں اب جو بھی ہوا تھا۔"

"بس آپ مجھ سے ماضی میں بہت ساری غلطیاں ہوئی ہیں جن کے لیے میں سب سے شرمندہ ہوں۔"

"انکل آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہماری شادی جن حالات میں ہوئی تھی ان میں یہ سب ہونا ایک عام سی بات تھی مگر میں یہ بات سب کو باور کروادینا چاہتا ہوں کہ ماہکان میری ہے۔ آپ نے اسے مجھ سے دور رکھا اس کا مطلب نہیں تھا میں نے ماہکان کو ڈھونڈا ہی نہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"میں اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتا ہوں حیدر بیٹا۔ بس اب جو ہو گیا ہے اسے بھول جائو۔"

"چلیں بھائی صاحب اب ان باتوں کو چھوڑتے ہیں آپ ہمارا منہ تو میٹھا کروائیں۔"

شہر یار نے سب کے لیے مٹھائی منگوائی۔ حنا بھی سب سے ملی تھی۔ ابراہیم نے ماہکان کو دو منٹ کے لیے بھی نہیں چھوڑا تھا۔

"ارے بھئی یہ کون ہیں چھوٹے سے پرنس۔"

حنانے ابراہیم کا گال پر پیار دیا تو ابراہیم نے اپنا چہرہ ماہکان کی بازو میں چھپا لیا۔

"ارے یہ بہت زیادہ شرمنا ہے ماہکان۔"

"ابھی تو مجھے ملا ہے نہ اس لیے شرم رہا ہے۔ تم دیکھنا تھوڑے دنوں میں کیسے سب کے ساتھ سیٹ ہو جائے گا۔ پرنس یہ ماما کی دوست ہیں آپ ملوان سے۔"

www.kitabnagri.com

ماہکان نے ابراہیم کا ہاتھ حنا کے ہاتھ میں دیا۔

"دیکھو تمہیں تو ایک بچہ ریڈی میڈ ہی مل گیا۔ ہم تو سوچ رہے تھے تمہارے بچے ہوں گے یہاں تو یہ ریڈی میڈ

بچہ مل گیا۔"

"چل اب بس کر۔ دو دن بعد میری رخصتی ہے میرے ساتھ ساری تیاری کرو۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان سب سے مل کر اندر چلی گئی۔ دو دن بعد اس کی رخصتی تھی اپنے بابا کے گھر سے۔ ماہکان کو آج احساس ہو رہا تھا کہ اس کی حقیقت میں شادی ہو رہی ہے۔

!اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted on Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

دو دن بہت جلدی گزرے۔ کسی کو معلوم بھی نہیں ہوا اور ماہکان کی رخصتی کا دن آگیا۔ ماہکان اس وقت اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔ حنا اس کے ساتھ مدد کروا رہی تھی۔ ماہکان نے گولڈن رنگ کا غرارہ پہن رکھا تھا جو اس کے بابا نے بتایا تھا کہ اس کی ماما نے پہنا تھا اپنی شادی میں۔

ماہکان نے اپنے سونے کے زیور پہنے۔ حنا نے اس کی اسے ننھ پہنائی۔ شہر یار اندر آئے۔ حنا ماہکان کو تیار ہی کر رہی تھی تب۔

"حنا بیٹا ماہکان کے ساتھ مجھے کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیں۔"

حنا باہر چلی گئی۔ شہر یار اپنی بیٹی کی چوڑیاں پہنانے لگے۔

"میرا بیٹا تمہاری ماں ہوتی آج کے دن تو تمہیں ڈھیر ساری نصحتیں کرتی۔ مگر شاید اس نے مجھے معاف کیے بغیر ہی اس دنیا سے جانا تھا۔"

www.kitabnagri.com

"بابا پلیز آپ پریشان مت ہوں۔ جو ہو گیا سو ہو گیا اب آپ بھول جائیں۔ ماما نے ضرور آپ کو معاف کر دیا ہو گا۔ وہ آپ سے بہت محبت کرتی تھی۔"



## Posted on Kitab Nagri

"بیٹا میں نے اس کی محبت کی قدر نہیں کی مگر تم اپنے شوہر کی قدر ضرور کرنا۔ وہ جو بات کہے اس کی بات کو بہت زیادہ اہمیت دینا تم سمجھ رہی ہو نہ اب تم پر ایک بچے کی ذمہ داری بھی ہے اسے بھی نبھانا۔ وہ بچہ یتیم ہے اگر تم اس کی اچھی پرورش کرو گی تو مستقبل میں تمہاری یہ اچھائی تمہارے شوہر بھی ہمیشہ یاد رکھے گا اور وہ بچہ بھی۔"

"آپ اپنی بیٹی پر اعتبار کر کے دیکھیں۔ میں آپ کو کبھی شرمندہ نہیں کروائوں گی۔ ماضی میں جو ہو گیا وہ ہو گیا اب اسے بھول جائیں۔ میرے لیے اب آپ نے دعا کرنی ہے اور بہت خوش رہنا ہے آپ نے میرے بعد۔ ارش بھائی کے لیے میں خود ایک بہت اچھی سی لڑکی ڈھونڈوں گی۔ آپ ان کے لیے بالکل بھی پریشان مت ہونا۔"

"وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے بہت عرصے سے۔ اس کے دل کے جذبات کو مجھے آگے بڑھنے سے روک دینا چاہیے تھا مگر شاید یہ میری غلطی ہے کہ میں نے اسے یہ بات نہیں بتائی کہ تم شادی شدہ ہو اور تم پر پہلے سے کسی کا حق ہے۔"

"جو ہو گیا ہے اب اس کا ذکر مت کریں۔ میں انہیں اپنی زندگی کا ایک اہم حصہ سمجھتی ہوں کیونکہ وہ ہمیشہ سے میرے لیے اہم رہے ہیں جیسے آپ میرے لیے اہم ہیں۔ انہوں نے ایک محافظ کی طرح میرا خیال رکھا ہے۔ مجھے بالکل چھان نہیں لگ رہا کہ میں نے انہیں اپنی شادی میں شامل نہیں کیا مگر کچھ چیزیں بھلائی کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ ان کے حق میں اچھا ہے کہ وہ میری زندگی سے دور رہیں۔ یوں وہ بھی تکلیف سے بچ رہیں گے اور میں بھی۔"

"میری بیٹی بہت زیادہ سمجھدار ہو گئی ہے۔ مجھے یقین ہے میری بیٹی بہت جلد اپنے گھر کو بھی اچھے سے سنبھال لے گی۔ میں جانتا ہوں اب باہر تم آجانا۔"

## Posted on Kitab Nagri

حنماہکان کے پاس آئی۔ بارات آچکی تھی۔ ماہکان مکمل طور پر تیار تھی۔ ماہکان سے نکاح کا پوچھنے کے لیے زید اور شہریار آئے تھے۔ ایک بار پھر سے ماہکان نے اپنے اور حیدر کے نکاح نامے پر دستخط کیئے تھے۔ نکاح کے بعد ماہکان کو باہر لے جایا گیا۔ شہریار اور حنادونوں نے ماہکان کو تھام رکھا تھا۔ ماہکان بہت زیادہ خوش نظر آرہی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ ابراہیم نے پکڑ رکھا تھا۔ ابراہیم نے اپنے باپ کی طرح سفید رنگ کا کرتا پہن رکھا تھا اس پر چھوٹی سی وسکٹ پہن رکھی تھی۔ ماہکان کو حیدر کے ساتھ لا کر بٹھایا گیا۔ حنانے ہی ساری رسمیں کی۔ رخصتی کے بعد ماہکان اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس گھر کو دیکھ رہی تھی جہاں آج سے کچھ سال پہلے یہ اپنے بابا کے ساتھ آئی تھی۔ اس کی بہت خواہش تھی کہ آج کے دن ارش بھی موجود ہوتا مگر ماہکان کو ڈر لگتا تھا کہ کہیں ارش کچھ ایسا نہ کر دے کہ جس سے ان کی زندگیوں میں مشکلات کا اضافہ ہو۔ شہریار نے اپنا ہاتھ ماہکان کے سر پر رکھا پھر اسے سینے سے لگایا۔

"اپنا خیال رکھنا ہے آپ نے بابا بہت سارا۔"

"میں اپنا خیال رکھوں گا تم بھی اپنا خیال رکھنا ٹھیک ہے۔"

www.kitabnagri.com

شہریار نے بیٹی کے سر پر پیار دیا اور اس کا ہاتھ حیدر کے ہاتھ میں دیا۔

"میری بیٹی کا بہت زیادہ خیال رکھنا

اسے کوئی تکلیف مت ہونے دینا۔"

"آپ بے فکر رہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ماہکان کو۔ وہ میرے لیے بہت ضروری ہے ہمیشہ سے۔"

## Posted on Kitab Nagri

حیدر سے گلے ملے شہریار۔ پھر زید نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ماہکان کے ساتھ ابراہیم بھی بیٹھ گیا۔ حیدر دوسری طرف سے گاڑی میں بیٹھا۔ پیچھے زید اور سہیل شہریار سے ملے اور پھر سب گاڑیوں میں بیٹھ گئے۔

بہت دیر سفر کرنے کے بعد رات کے پہلے پہر یہ مختصر سی بارات خان منشن کے آگے رکی۔ ماہکان نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تو اسے وہ گھر نظر آیا جہاں اس نے بچپن گزرا تھا۔ سیف کے ساتھ اس کے اور زید کے مذاق۔ اس کی ہنسی گونجا کرتی تھی اس گھر میں۔ بھابھی کا اس کے اور زید کے پیچھے جانا کہ یہ دونوں گرجائیں کے اتنا تیز مت بھاگیں۔ شام کے وقت سیف اور ماہکان کا سب گھر والوں کو لان میں لانا اور چاند کی روشنی میں ان کا کھیلنا۔ لڈو کھیلنے ہوئے زید کا لڈو پھاڑ دینا۔ کتنی یادیں تھیں جو ماہکان کے دماغ میں آگئی۔ ماہکان کے چہرے پر ایک ہنسی تھی جو ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔ بھابھی ماہکان کو تھام کر گھر کے اندر لے آئی۔ گھر میں ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔ ماہکان کو ان پھولوں کے سائے میں بھابھی اندر لائی۔ ماں نے ان سب کو روک دیا۔

"رک جاؤ پہلے ہم اپنے بچوں کا صدقہ تو دیں۔ اس حویلی کو عرصے بعد خوشیاں نصیب ہو رہی ہیں۔" ماں سائیں نے حیدر اور ماہکان کا صدقہ کا اتارا۔

"ماہی تمہیں یاد ہے یہ گھر۔ ہم نے یہاں اپنا بچپن بہت اچھا گزرا ہے۔ سیف لالہ کو ہم کتنا تنگ کرتے تھے نہ اور تم درخت پر چڑھ جایا کرتی تھی حیدر لالہ کو تنگ کرنے کے لیے۔ تمہاری مانو تھی ایک یاد ہے۔"

زید نے ماہکان کو پرانی باتیں یاد کروانا چاہیے۔ ماہکان بہت زیادہ خوش ہو گئی تھی۔ ماہکان کو بہت ساری یادیں یاد آئی اس گھر میں گھومتے ہوئے اور درخت پر چڑھنے کی۔ حیدر اس کے ساتھ کھڑا اس کی پر ایک حرکت پر نظر

## Posted on Kitab Nagri

رکھے ہوا تھا۔ بھابھی ماہکان سے ابراہیم کو لے کر اپنے کمرے کی طرف چلی۔ گئی۔ باقی سب بھی چلے گئے۔ ان کے گھر کوئی لڑکی تو نہ تھی نہیں جو کوئی رسم کرتی اسی لیے حیدر اور ماہکان ہی تھے اب باقی۔ حیدر ماہکان کی طرف گیا۔ ماہکان اب حیدر کو دیکھ رہی تھی۔ حیدر نے ماہکان کو آنکھ ماری۔ جس سے ماہکان جھینپ گئی۔ حیدر ماہکان کے پاس آیا اور اسے اٹھالیا۔ ماہکان کو بانہوں میں اٹھائے حیدر اپنے کمرے کی طرف چل پڑا۔

"جب تم پہلی بار آئی تھی اس گھر میں تو بہت چھوٹی تھی۔ اس وقت تم کچھ بھی نہیں سمجھتی تھی جہاں تمہیں صرف اتنا پتا تھا کہ میں تمہارا خان ہوں اور تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے۔ میرے ساتھ ہی سویا کرتی تھی تم میرے ہاتھ سے ہی کھانا کھاتی تھی تم۔ میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ تمہیں کتنا یاد کیا ہے میں نے اس سب عرصے میں۔ کاش تم جان پاؤ کہ تمہارا حیدر تمہارے بغیر کتنا اکیلا ہو گیا تھا۔ تم میری زندگی ہو اور آج سے ہم اپنی زندگی کی ایک نئی شروعات کریں گے۔ اب نہ ہم اپنا ماضی دیکھیں گے نہ ہمیں اپنا ماضی یاد رکھنا چاہیے۔ ہمارا حال ہمارا منتظر ہے۔" حیدر نے کمرے کا دروازہ کھولا تو یہ ایک خوبصورت کمرہ تھا۔ ہر طرف سرخ گلاب تھے اور کہیں کہیں موم بتیاں تھیں۔ حیدر نے ماہکان کو بیڈ پر لٹایا۔ ماہکان نے کمرے میں اپنی اور حیدر کی بڑی سے تصویر دیکھی جو شاید سیف کی شادی پر لی گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"یہ سیف کی شادی کی تصویریں ہیں نہ۔"

"ہیں یاد ہے سیف کی شادی پر ہم دونوں کتنے خوش تھے۔ تمہاری دوست آرہی تھی اس گھر میں اور اس گھر میں پہلی شادی تھی ہماری اگلی نسل میں سے۔ مگر کچھ بھی اچھا نہیں ہوا اور ہمارے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے خالی ہاتھ کے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"سب کچھ بہت بدل گیا تھا نہ حیدر میرے جانے کے بعد۔"

"بہت کچھ۔"

حیدر ماہکان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ ماہکان حیدر کے ہاتھوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"مانو میں نے گزرے سال بہت زیادہ کرب میں گزارے ہیں۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ تمہارے جانے کے بعد میں نے ایک بھی رات سکون کی گزاری ہو۔ میں نے ہر رات تمہیں یاد کیا ہے۔"

حیدر ماہکان کے قریب ہوا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ماہکان نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔

"مانو میری طرف دیکھو۔ دیکھو میں نے اتنے سال تمہاری یہ آنکھیں نہیں دیکھی۔ تم جانتی ہو میں نے تمہیں کتنا یاد کیا ہے۔ مجھے لگتا تھا کہ میری مانو نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اب تم آگئی ہو نہ تو ہم ایک نئی دنیا آباد کریں گے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حیدر نے ماہکان کے ڈوپٹے کو اس کے سر سے اتارا۔ ماہکان کے گلے میں وہ لاکٹ تھا جو حیدر نے اسے پہنایا

تھا۔ اب کی بار حیدر نے اپنے ڈراز میں سے ایک خوبصورت بریسلٹ نکالا جس پر ماہکان حیدر خان لکھا ہوا تھا۔

"یہ تمہارے لیے تمہاری رونمائی کا تحفہ۔ تم جانتی ہو نہ مجھے تمہارے ہاتھ میں کانچ کی چوڑیاں بہت پسند ہیں۔ ان

ہاتھوں کو کبھی کانچ کی چوڑیاں سے خالی مت ہونے دینا۔ ان ہاتھوں میں ہمیشہ چوڑیاں بجاتی رہیں تاکہ مجھے احساس

ہو کہ میری بیوی میرے آس پاس ہے۔" حیدر نے ماہکان کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑا۔ ماہکان اس وقت اپنی



## Posted on Kitab Nagri

آنکھیں کھولے حیدر کو دیکھ رہی تھی جس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ اس کے ایک ایک نقش پر حیدر نے اپنی چھاپ چھوڑی تھی۔ حیدر کو بہت پسند تھا کہ وہ ماہکان کو اپنے دن کی ہر بات بتائے۔ اب بھی حیدر کا یہی ارادہ تھا کہ وہ ماہکان کو اپنے سارے دن کی باتیں بتایا کرے۔ جب یہ تھکا ہارا آفس سے آئے تو ماہکان اس کی منتظر ہو۔ ماہکان کو اپنی دن کی مصروفیات بتائے یہ اور پھر ماہکان کی گود میں سر رکھے یہ۔ ماہکان اپنے ہاتھوں کی نازک انگلیوں سے اس کے بالوں کو سہلائے اور یہ وہیں سو جائے۔ یہ سب خواب تھے حیدر کے جو اس نے اپنی ماہکان کے لیے سجائے تھے۔ ماہکان اس کی زندگی تھی اور آج ان کے ملن کی رات تھی۔ حیدر نے ماہکان کی گردن پر اپنا لمس چھوڑا۔ ماہکان نے حیدر کے کرتے کو دبوچ لیا۔

"مانو ایک وعدہ کرو مجھ سے اب کبھی تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔"

حیدر نے ماہکان کا چہرہ اوپر کیا۔ ماہکان نے اپنی آنکھیں کھولی تو اس کا حیدر سے نظر ملنا مشکل ہو گیا تھا۔

"تم میری ہو ماہکان اور تمہیں ہمیشہ میرا ہی رہنا ہے۔ تم مجھ سے دور مت رہنا کبھی اب۔ میں تم سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔ تم مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا۔ میں اب کی بار زندہ نہیں رہوں گا۔"

www.kitabnagri.com

حیدر کے سینے سے لگے ماہکان کو احساس ہو گیا تھا کہ یہ شخص اس کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بہت جلد ہی یہ اپنا ماضی یاد کر لے گی۔ یہ رات حیدر اور ماہکان کے ملن کی رات تھی۔ اس رات نے ماہکان اور حیدر کے درمیان تمام فاصلے مٹا دیئے تھے۔



## Posted on Kitab Nagri

ماہکان اور حیدر کا ولیمہ بہت اچھا ہوا۔ ماہکان بہت زیادہ خوش تھی۔ شہر یاران کے ولیمے میں آئے تھے۔ ولیمے کے بعد ماہکان اور حیدر کی حقیقی زندگی کا آغاز ہوا تھا۔ صبح بہت خوبصورت تھی۔ ماہکان کی آنکھ کھلی تو اس کے ایک طرف حیدر سو رہا تھا اور دوسری طرف ابراہیم۔ حیدر نے اسے تھاما ہوا تھا جبکہ ابراہیم نے ماں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جیسے یہ ابھی بھاگ جائے گی۔ ابراہیم کے سکول کا وقت ہو رہا تھا۔ ماہکان اٹھی۔ اس کا مکمل خاندان تھا یہ۔ ماہکان نے ایک پیارا ابراہیم کے سر پر دیا اور ایک حیدر کے سر پر دیا۔ ابراہیم کی آنکھ کھل گئی۔

"ماما آپ جاگ گئی ہیں۔"

"جی میرا بیٹا میں جاگ گئی ہوں۔ پرنس کو سکول بھی تو بھیجنا ہے نہ۔"

"ماما میں نے سکول نہیں جانا میرا دل نہیں کرتا سکول جانے کا۔"

ابراہیم کو گود میں اٹھا کر ماہکان بیٹھ گئی اور اس کے بال سنوارے۔

"پرنس کا دل کیوں نہیں کرتا سکول جانے کا۔"

"مجھے ماما کے ساتھ رہنا ہے۔ وہاں اتنا بڑا دن ہوتا ہے مجھے ماما کے ساتھ ٹائم گزارنا پے۔"

"پرنس تو جلدی سکول سے آ جاتا ہے نہ۔ جب تم آؤ گے نہ گھر تو ماما نے بہت اچھی اچھی چیزیں بنا کر رکھی ہوں گی۔ اچھے بچے سکول جاتے ہیں اور تنگ بالکل بھی نہیں کرتے۔ پرنس بھی سکول جائے گا تا کہ وہ جلدی جلدی اپنی ماما اور بابا کے برابر آ سکے۔"

"ماما آپ مجھے سکول لینے آئیں گی نہ۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بلکل پرنس جلدی سے تیار ہو کر سکول جائے گا تو ماما سے لینے بھی آئیں گی اور سکول چھوڑیں گی بھی۔"

ابراہیم خوشی خوشی سکول کے لیے تیار ہونے چلا گیا۔ اب ماہکان نے حیدر کو اٹھانا تھا۔

"حیدر اٹھ جائیں آپ۔"

حیدر نے اپنی آنکھیں کھولی اور ماہکان کو اپنے پاس گرایا۔

"پرنس کو تو سکول بھیج رہی ہو مگر صبح صبح یہ میری نیند کیوں خراب کر رہی ہو محترمہ۔"

"اب شادی کو اتنے دن ہو گئے ہیں آپ کو آفس جانا چاہیے۔ آپ آفس نہیں جائیں گے تو میری اتنی ساری

فرمائشیں کون پوری کرے گا۔"

حیدر نے ماہکان کے بال سنورائے۔

"تو مجھے آفس اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ میں تمہاری فرمائشیں پوری کروں۔"

"جی بلکل۔ ابھی میں نے آپ کے پیسوں سے بہت کچھ لینا ہے۔" حیدر نے اپنا والٹ جو سائڈ پر پڑا ہوا تھا وہ

ماہکان کے ہاتھ میں دیا۔

"بندہ بھی تمہارا ہے اور والٹ بھی۔ چلو جلدی سے اٹھو ورنہ میرا ارادہ بدل جائے گا۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان اٹھ گئی۔ اس کے بعد ماہکان نے حیدر اور ابراہیم دونوں کے کپڑے نکالے۔ یہ تیار ہو کر نیچے آئے تو زید بھی اپنی ماں کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا۔ دائمہ تو کمرے میں ہی ناشتہ کر چکی تھی جبکہ ماہکان اور حیدر اب نیچے آئے تھے۔

"ماہی یار تم بہت بدل گئی ہو۔ پہلے چاچو تمہارے پیچھے گھوما کرتے تھے تمہیں کھانا کھلانے کے لیے اور اب تم خود ہی کھانا دے رہی سب کو۔"

"تب میں بچی تھی زید بھائی اب بڑی ہو گئی ہوں۔"

"ہاں بھئی وہ تو نظر ہی آرہا ہے ہماری ماہی کتنی بڑی ہو گئی ہے۔ چاچو میں نے آپ سے ایک بات کی تھی۔"

"ہاں ماہکان وہ تمہاری دوست ہے جو حنا اس کا کہیں رشتہ وغیرہ ہوا ہے۔"

"نہیں حیدر کیوں پوچھ رہے ہیں آپ۔"

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"ہم چاہتے ہیں کہ زید کا رشتہ لے کر جائیں وہاں۔"

"ارے یہ تو بہت زبردست بات ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوگی اگر اس گھر میں میری ایک دوست آئے۔ میں آج

ہی حنا کی والدہ سے بات کرتی ہوں۔ وہ جیسے ہی کہیں گی ہم ان کے گھر رشتہ لے کے جائیں گے باقاعدہ۔"

"اچھا چلو تم سب جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان نے بھابھی کی بات پر کچن کا رخ کیا جہاں سے اس نے حیدر اور ابراہیم کالانچ انہیں دیا۔ اس کے بعد زید اور ابراہیم نکل گئے۔ زید ابراہیم کو چھوڑنے جاتا تھا اور واپسی پر ماہکان لینے جاتی تھی یا بھابھی۔ بھابھی زید کے جانے کے بعد اپنے کمرے میں چلی گئی۔ حیدر بھی جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ ماہکان دروازے کے پاس کھڑی تھی۔

"مانو میری خواہش تھی کہ تم ایسے ہی مجھے دروازے پر کھڑے ہو کر آفس بھیجا کرو۔ دیکھو آج میری خواہش پوری ہو گئی ہے۔"

"اب آپ کی خواہش پوری ہو گئی ہے تو جلدی سے جائیں بھی آفس۔ میں تو روز یہاں کھڑے ہو کر آپ کو آفس بھیجا کروں گی اب سے۔"

ماہکان نے حیدر کا ہاتھ پکڑ کر بہت ناز سے کہا۔

"میرے لیے بہت خوشی کی بات ہو گی یہ۔ اپنا خیال رکھنا اور میرے لیے اچھا سا کھانا بننا میں انتظار کروں گا۔"

حیدر ماہکان کی پیشانی پر بوسہ دے کر آفس چلا گیا۔ یہ زندگی ماہکان کے لیے بے حد خوبصورت تھی۔

www.kitabnagri.com

!اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

www.kitabnagri.com

ایک ماہ بعد ارش واپس آیا تو سب سے پہلے اس نے گھر میں ماہکان کو آواز دی۔

"ماہی ماہی کہاں ہو تم۔ باہر آؤ دیکھو میں تمہارے لیئے کیا لایا ہوں۔"

نوکر جو صفائی کر رہا تھا اس نے ارش کو دیکھا پھر جواب دیا۔

"چھوٹے صاحب بی بی جی کی تو شادی ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارش کے ہاتھ میں اٹھایا ہوا شاپر گر گیا۔

"کیا کہا ہے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں تو یہاں تھا ہی نہیں اور بابا مجھ سے اتنی بڑی بات نہیں چھپا سکتے۔"

ارش فوراً سے شہر یار کے کمرے کی طرف گیا۔ شہر یار اس وقت گھر میں ہی تھے۔

"بابا آپ نے ماہکان کی شادی کر دی ہے کیا۔"

"ارے ارش اچھا ہوا تم آگئے۔ میں یہ خبر تمہیں خود دینا چاہتا تھا مگر اچھا ہوا تم خود ہی آگئے۔"

"آپ نے میرے پیچھے اتنا کچھ کر دیا اور مجھے بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا۔ میں کیا ہوں آپ کی نظر میں بابا۔"

"ارے دیکھو تم ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ ماہکان تمہیں پسند نہیں کرتی تھی۔ اس کی اپنی ایک زندگی تھی اور وہ اپنی زندگی میں بے حد خوش ہے۔ ہم کون ہوتے ہیں اس کی طلاق کروانے والے۔ وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش رہ رہی ہے۔"

www.kitabnagri.com

ارش کو ان کی بات پر سخت غصہ آیا۔ اس نے پاس پڑا گلدان اٹھا کر توڑ دیا۔

"کیا سمجھ کر رکھا ہے آپ نے مجھے۔ میں کوئی کھلونا تھا جسے آپ یہ کہہ کر بہلاتے رہے کہ آپ کی بیٹی میری ہوگی۔"



## Posted on Kitab Nagri

"ارش ہوش کرو بیٹا۔ تم نہیں جانتے کیا کہ ماہکان شروع سے ان لوگوں کے ساتھ رہی ہے۔ اگر اس کی یادداشت نہیں بھی تھی نہ تو وہ ان لوگوں کو یاد کرتی تھی۔ اس کی ہر ایک یاد میں اس کے گھر والے شامل تھے۔ میری یہ بات یاد رکھو ہم ماہکان کو کبھی اس کے اصل سے دور نہیں کر سکتے تھے۔"

"آپ مجھے جو بھی دلیل دیں بابا مگر ماہکان میری ہے۔ میں اسے کسی بھی قیمت پر اس حیدر کا بلکل بھی ہونے نہیں دوں گا۔ ماہکان کو میں نے بہت چاہا ہے اور اپنی چاہت کو کیسے حاصل کرنا ہے یہ میں بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔"

ارش بہت غصے سے شہر یار کے کمرے سے نکل گیا۔ شہر یار کو بہت زیادہ ڈر تھا کہ ارش کہیں کوئی ایسی حرکت نہ کر دے جس کی وجہ سے ان کا بہت بڑا نقصان ہو۔

ارش کا رخ سیدھا ماہکان کے گھر کی طرف تھا جہاں پہنچتے ہوئے اسے بہت وقت لگا۔ یہ خان منشن پہنچا تو نو کرنے اسے روکا۔

www.kitabnagri.com

"صاحب آپ اتنی رات کو یہاں آئے ہو۔ کسی سے کوئی کام ہے کیا۔"

"ماہکان بی بی کے گھر سے آیا ہوں میں۔ جائو اندر جا کر بتاؤ اپنے حیدر صاحب کو کہ میں ان سب سے ملنے آیا ہوں۔"

## Posted on Kitab Nagri

نوکر فوراً سے اندر گیا اور اندر سے حکم ملتے ہی باہر آیا۔ اس نے ارش کو اندر جانے دیا۔ ارش کو اندر لے جا کر ڈرائنگ روم میں بٹھایا گیا۔

"ارے ارش تم اتنی رات کو سب ٹھیک تو ہے نہ۔"

حیدر باہر آیا تو اس نے ارش کو سلام کرنا چاہا۔ ارش نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سنی۔ ماہکان کہاں ہے میرا تعلق اس وقت صرف ماہکان سے ہے۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

ماہکان بھی آگئی تھی۔ زید بھی اس کے ساتھ آیا۔

"ارش بھیا آپ کب آئے۔"

ارش ماہکان کے پاس گیا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میری بات سنو تم نے میرے جانے کے بعد اتنا بڑا فیصلہ کیسے لے لیا خود ماہکان۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں تھا کہ میں تمہیں ایک بہت اچھی زندگی دے سکتا ہوں۔ دیکھو مجھے میں کتنا خوش تھا کہ تم میری زندگی میں آؤ گی۔ کیا تمہیں یہ شادی کرتے وقت ذرا بھی خیال نہیں آیا کہ میں تمہارے لیے کتنا اہم ہوں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھیں بھائی میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ آپ کے بارے میں میں نے کبھی پیار محبت والے طریقے سے نہیں سوچا۔ میری شادی حیدر سے ہوئی ہے اور حیدر ہی میرے سب کچھ ہیں۔ آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں آپ کے ساتھ زندگی گزاروں گی۔"

"ارش ماہکان کو چھوڑ دو تم۔ میں جانتا ہوں جس سے آپ محبت کرتے ہو اسے چھوڑ دینا آسان نہیں ہوتا مگر تمہیں سمجھنا ہو گا کہ ماہکان تمہارے لیے کبھی نہیں بنی تھی۔ ماہکان شروع سے ہی میری تھی اور اسے میرا ہی رہنا ہے ہمیشہ۔"

ارش حیدر کی بات پر طیش میں آیا اور اس کی طرف مڑا۔

"میری یہ بات یاد رکھنا حیدر خان ماہکان شروع سے ہی میری ہے۔ ایک دن آئے گا میں اپنی ماہکان کو تم سے بہت دور لے جاؤں گا جہاں تم اس تک کبھی نہیں آ سکو گے"

ارش غصے سے اس منشن سے نکل گیا مگر ماہکان کے دل کو ایک انجانا خوف لاحق ہو گیا کہ ارش اب نجانے مستقبل میں کیا کرے گا۔ ارش شروع سے ہی ایک جنونی انسان تھا اور ماہکان کو اس کے اسی جنونی پن سے خوف آتا تھا۔ ماہکان نہیں چاہتی تھی کہ ارش اس سے کوئی بھی توقع رکھے۔

ماہکان حیدر کے بازو پر سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔ حیدر ارش کے جانے کے بعد ماہکان کو سمجھتا رہا تھا بہت دیر تک کہ ارش ٹھیک ہو جائے گا بہت جلدی مگر ماہکان کو یقین نہیں تھا۔ ماہکان نے حیدر کو ایک ہی بات کہی تھی کہ

## Posted on Kitab Nagri

ارش اس کا کزن ہے اور یہ اسے بہت اچھے سے جانتی ہے۔ ارش شروع سے ماہکان کے معاملے میں بے انتہا جنونی تھا ماہکان کو اس بات کا علم تھا کہ ارش جو کہہ کر گیا ہے وہ پورا کرے گا۔ اپنی بات ارش کو منوانے اچھا لگتا تھا اور ماہکان کو یہ بھی پتا تھا کہ حیدر سے کس قدر نفرت کرتا ہے ارش۔

'ماہی میری بات مان لو میری جان وہ کچھ نہیں کر پائے گا۔ میں ہوں نہ تمہارے ساتھ۔ وہ تمہیں کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ دیکھو ابراہیم کو کتنی مشکل سے سلا کر آیا ہوں میں اگر اب تم ایسے کرو گی تو اس نے بھی رونا شروع کر دینا ہے پھر میری لیے تم دونوں کو قابو کرنا انتہا کا مشکل ہو جائے گا۔'

"حیدر میں بابا سے ملنے جائوں گی۔ میں انہیں کہوں گی کہ وہ ارش بھائی کو سمجھائیں۔"

"بابا کی بھی غلطی ہے انہیں ارش کو کسی بھی قسم کی امید نہیں دینی چاہیے تھی۔ تم میری بیوی تھی تمہیں یاد نہیں تھا مگر ارش کو تو یاد تھا نہ۔"

"بس بابا نے یہاں آ کر غلطی کر دی۔ مجھے ارش بھائی کے لیے دکھ ہو رہا ہے۔ انہیں نے ہمارے مستقبل کو لے کر بہت ساری امیدیں باندھی تھی۔ مجھے موقع ملا تو میں انہیں سمجھائوں گی کہ محبت مسلط نہیں کی جاتی۔"

"میری مانو چلو اب سو جائو تم۔ کل بابا کی طرف چلیں گے پھر تم نے آنٹی سے بھی تو بات کرنی ہے نہ ہم نے حنا کا رشتہ لے کر جانا ہے۔ میں چاہتا ہوں جلد از جلد زید کی بھی شادی ہو جائے تاکہ ہمارے سر سے ذمہ داری اتر جائی۔"

## Posted on Kitab Nagri

"میں کل جاتے ہی بات کروں گی آنٹی سے۔ مجھے یقین ہے وہ بہت جلدی ہاں کر دیں گی۔ ارش زید اتنا قابل بھی تو ہے نہ۔"

ماہکان سو تو گئی تھی مگر اس کے دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا۔ حیدر کو بھی ڈر تھا کہ ماہکان کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو دوبارہ سے۔

ماہکان اس وقت ڈاکٹر کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے یہ خبر ملی تھی کہ یہ امید سے ہے۔ حیدر کو اس خبر کا بہت انتظار تھا اور اس سے زیادہ ماہکان کو۔ ماہکان چاہتی تھی کہ اس کے اور حیدر کے رشتے کو مضبوط بنانے کے لیے ایک چاند سا بچہ آئے۔ ابراہیم کی اپنی جگہ تھی اور اس بات کو مانتی تھی ماہکان۔ ابراہیم کی جگہ کوئی بھی نہیں لے سکتا تھا۔ ماہکان نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور اٹھ کر باہر چلی آئی۔ آج شام حنا کی طرف بھی جانا تھا سب گھر والوں نے۔ ماہکان کا ارادہ جلدی سے گھر جا کر حیدر کو سب کچھ بتانے کا تھا۔ ماہکان گھر پہنچی تو اسے بھابھی راستے میں ہی مل گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ماہکان تم کہاں گئی تھی بیٹا۔"

"بھابھی میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔"

بھابھی نے جیسے ہی سنا ان کا شک یقین میں بدل گیا کہ گھر میں کوئی خوش خبری آنے والی ہے۔

"سب ٹھیک تو ہے نہ ماہکان میرا مطلب ہے کیا کوئی خوش خبری ہے۔"

"جی بھابھی بس آپ دعا کریں۔"

## Posted on Kitab Nagri

بھابھی نے ماہکان کو فوراً سے گلے لگا لیا۔

"اس سے زیادہ خوشی کی خبر کیا ہوگی ہمارے لیے۔ میں جلدی سے ماں کو یہ خبر دے کر آتی ہوں۔ ارے مجھے تو یقین نہیں آ رہا ہمارے حیدر کا بچہ آنے والا ہے۔"

بھابھی فوراً سے دائمہ کے کمرے میں گئی اور انہیں بھی یہ خوشی خبری دی۔ بھابھی کی بات سنتے ہی دائمہ کمرے سے باہر آ گئی۔

"ارے میری بچی کتنی خوشی کی خبر سنائی ہے تو نے۔"

دائمہ نے فوراً سے ماہکان کے سر سے نوٹ وار کر صدقہ نکالا۔

"سن لے اب تو بڑی بہو اپنی ماہکان کو کوئی کام نہیں کرنے دینا اب۔ صرف آرام کرے گی ہماری بیٹی۔"

"آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں ماں اب ماہکان کا خیال میں خود ہی رکھوں گی۔ آخر کو ہمارے حیدر کی خوشی ہے یہ۔ سالوں سے انتظار کر رہے ہیں ہم اس خوشی کا۔ آج اگر حیدر کے لالہ زندہ ہوتے تو وہ بہت زیادہ خوش ہوتے۔ انہیں بڑا ہی ارمان تھا حیدر کے بچے کو دیکھنے کا"

www.kitabnagri.com

"چل بہو تو جلدی سے جا اور مٹھائی لے کر آ جا۔ میں حیدر کو فون کرتی ہوں جلدی سے آ جائے وہ گھرا تنی بڑی خوشی ہے یہ۔"

ماہکان کے چہرے پر بھی سب کو دیکھ کر خوشی ہی خوشی تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

شام کو سب نے حنا کے گھر جانے سے منع کر دیا۔ سب کا ارادہ تھا کہ وہ کل کے دن حنا کی طرف جائیں گے۔ حیدر جو گھر واپس آیا تھا جلدی سے سب سے پہلے دائمہ نے گھر میں آنے والے ننھے مہمان کے بارے میں بتایا اسے۔ حیدر فوراً سے کمرے میں آیا جہاں ابراہیم اپنی ماما کے پاس بیٹھا ہوا سکول کا کام کر رہا تھا۔ ابراہیم حیدر سے ملا۔ حیدر نے ابراہیم کو باہر بھیج دیا۔ اب یہ ماہکان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

"ماہی کیا جو میں نے سنا ہے وہ سچ ہے۔"

حیدر نے ماہکان کا ہاتھ تھام کر اس سے پوچھا۔ ماہکان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جی ہاں یہ بالکل سچ ہے۔ اب ابراہیم کے ساتھ ساتھ ہمارے پاس ایک اور نعمت یار حمت آنے والی ہے۔"

حیدر نے ماہکان کے تھامے ہوئے ہاتھ چوم لیے۔

"اس خوشی کا منتظر میں اب سے نہیں بہت عرصے سے ہوں۔ مجھے آج جو خوشی تم نے دی ہے وہ سب سے انمول ہے اس کا کوئی مول نہیں۔ تم جانتی ہو میری خواہش ہے میری پہلی بیٹی ہو۔ میں اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں میں لے کر محسوس کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں میری بیٹی بالکل میری طرح ہونی چاہیے سنا۔"

ماہکان حیدر کی بات پر ہنسنے لگ گئی۔

"اب ہو سکتا ہے میری بیٹی میری طرح ہو گئی تو۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تو یہ اور بھی اچھی بات ہے ہماری اگلی بیٹی پھر مجھ پر جائے گی۔"

ماہکان نے حیدر کی بازو پر مکا مارا۔

"حیدر آپ بھی نہ۔ میرے لیے ایک کو ہی بڑا کرنا کافی ہو گا اور آپ یہاں کرکٹ ٹیم لانے کا سوچ بیٹھے ہیں۔ مزے کی بات بتائوں ابراہیم کو بھابھی نے بتا دیا ہے کہ اس کا بہن بھائی آنے والا ہے وہ اس وقت سے تیار بیٹھا ہے کہ مجھے بتائیں کیسا ہو گا میرا بہن بھائی۔"

"ارے وہ بھی تو انتظار کر رہا ہے اس خوشی کا بہت وقت سے۔ خیر اب دیکھنا ہم کیسے خوشیاں منائیں گے۔ بہت عرصے سے اس گھر نے کوئی خوشی مکمل نہیں دیکھی۔"

ماہکان بہت خوش تھی۔ اسے لگ رہا تھا آج اس کی زندگی مکمل ہو گئی ہے۔ حیدر نے رات کو کھانے کے وقت سب کو کہہ دیا تھا کہ یہ حنا اور زید کی شادی جلدی کرنا چاہتا ہے تاکہ اس گھر میں سب کی ذمہ داری پوری ہو جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شہر یار نے جب سے بیٹی کے گھر آنے والی خوش خبری کے بارے میں سنا تھا ان کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ وہ تو ماہکان کو کہہ چکے تھے کہ ان کا نواسہ نواسی ان کے ہاں پیدا ہو گا۔ حیدر بس خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ یہ کہاں ماہکان کو دوپہل کے لیے بھی خود سے دور ہونے دیتا تھا۔ یہ سب لوگ حنا کے گھر گئے جس کی والدہ اور والد ان کا انتظار کر رہے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"حیدر بیٹا پہلے تو میں بہت زیادہ ڈر گیا تھا بیٹی کا معاملہ ہے نہ ہم کسی پر اعتبار نہیں کرتے۔ مگر تمہارے بارے میں سنا تو مجھے اعتبار ہو گیا کہ سب کچھ ٹھیک ہو گا۔"

حنا کے والد حیدر سے بہت زیادہ متاثر تھے۔

"انکل آپ کو بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ زید کو میں نے اپنے ہاتھوں میں بڑا کیا ہے۔ اس کی ہر طرح کی ذمہ داری لے سکتا ہوں میں۔"

"بس بیٹا بیٹی ہے ہماری ایک ہی تو ڈر رہتا ہے۔ تم تو جانتے ہو نہ ایک بیٹی ہے تو ہم اس کے لیے بہت زیادہ فکر مند ہیں۔"

"آپ کو بالکل بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے انکل۔ آپ یہی سمجھیں حنا اپنے گھر جا رہی ہے۔ تو ہم رشتہ پکا سمجھیں۔"

Kitab Nagri

"بلکل تم لوگوں سے اچھا ہمیں اور کون ملے گا۔"

حنا اور زید کی شادی تین ماہ بعد ہونا طے پائی تھی۔ سب بہت زیادہ خوش تھے مگر کوئی تھا جو اس سب میں بالکل بھی خوش نہیں تھا۔

ماہکان ابراہیم کو سکول لینے کے لیے گئی ہوئی تھی۔ اس نے ابراہیم کو اپنے ساتھ لیا اور کچھ شاپنگ کرنے کے لیے چلی گئی۔ حنا بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے ماہکان تجھے پتا ہے ارش بھیا کتنے دنوں سے گھر نہیں آئے۔ بابا بتا رہے تھے کہ انکل بہت پریشان ہیں بھائی کی طرف سے۔"

"ان کی طرف سے تو میں بھی بہت پریشان ہوں۔ میں نے سوچا نہیں تھا کہ وہ اس قدر سنجیدہ ہو جائیں گے میرے لیے۔ میں نے انہیں کبھی کوئی امید نہیں دلائی تھی۔ میری یادداشت بھلے مکمل نہ آئی ہو مگر مجھے اتنا تو یاد ہے کہ حیدر میرے ساتھ کتنے اچھے تھے۔ ارش بھائی یہ بات سمجھ نہیں پارہے کہ میں ان کے نصیب میں نہیں ہوں۔ نصیب سے بھی بھلا کوئی جنگ لڑ سکا ہے۔ یہ بات انہیں سمجھنا ہوگی۔"

"ماہکان تو ذرا دھیان ہی رکھیں مجھے تو ارش بھائی سے کوئی بھی امید نہیں ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔"

"مجھے بھی ان سے بڑا ہی ڈر لگتا ہے حنا۔ خیر اس بات کو چھوڑ زید سے کوئی بات ہوتی ہے تمہاری۔"

"کہاں تمہارا بھتیجا تو بات ہی نہیں کرتا۔ سڑا ہوا ہے بالکل وہ تو بس ہمارے گھر آیا تھا تو اس کو دیکھا تھا۔"

"یار اب ایسے بھی تو مت کہو اس کے بارے میں۔ پتا ہے اس نے خود سب گھر والوں کو کہا تھا کہ تمہارے ہاں جا کر رشتے کے لیے بات کریں۔"

"ویسے نہ شادی کے بعد میں نے تو زید کے خوب سارے پیسے اڑنے ہیں۔"

"تم سے زیادہ میں حیدر کے پیسے اڑانے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ خیر وہ بیچارے تو والٹ مجھے ہاتھ میں دے دیتے ہیں۔"

"بس کراہ کر کوئی حیدر بھائی جیسا تو نہیں ہوتا نہ۔"

## Posted on Kitab Nagri

"جی ہاں میرے حیدر تو سنگل پیس ہیں بس ایک ہی۔"

"چل اب آگے دیکھیں ابراہیم کو کب سے پلے لینڈ میں کھیل رہا ہے۔"

اقرا کی ساس بیٹی کی شادی کر چکی تھی تو انہیں اب اپنے ویران گھر کو آباد کرنے کے لیے ہمدان کا ساتھ چاہیے تھا۔ اس وقت ہمدان تو گھر نہیں تھا مگر اقرانے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی کہ ان کی خاطر میں کوئی کمی نہ رکھے۔

"اے لڑکی تم نے ہی میرے بیٹے کو کہا ہوا ہے نہ کہ وہ ہمارے گھر واپس نہ آئے۔ ویسے کیا جادو کیا ہے تم نے میرے بیٹے پر کہ وہ ہمارا بننے کو تیار ہی نہیں۔ یہ تمہارے ہاں کی عورتیں ہوتی ہوں گی جو مردوں کو قابو میں کر لیتی ہیں۔ ہمارے ہاں کی عورتیں تم جیسی نہیں ہوتی۔"

"آئی اب کیا کریں گھٹیا عورتوں میں اور ہم میں کچھ تو فرق ہو گا نہ۔ آپ کو پتا ہے آپ کے ہاں کی لڑکیاں کلب میں پائی جاتی ہیں آج ایک کی بانہوں میں تو کل دوسرے کی۔ آپ کے بھی غالباً میں نے سنا ہے بڑے افیئر تھے۔ وہ انکل سے شادی ہو گئی جس کی وجہ سے مجبوراً آپ کو یہ زندگی اپنانی پڑی ورنہ آپ جیسی عورتوں کے بارے میں جو کہا جاتا ہے اس کو میں بولنا نہیں چاہتی۔ میرے خاندان کی طرف جانے سے پہلے خود کو ضرور دیکھ لیا کریں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ارے تمہارے منہ میں اتنی زبان آگئی ہے کہ تم میرے آگے بولنے لگ گئی ہو۔ حشیت کیا ہے تمہاری دو گوری کی آج میری بیٹا تمہیں چھوڑ دے نہ تو کیا رہ جاؤ گی تم۔"

"شکر ہے میرے پاس سب کچھ ہے آنٹی مگر آپ کے پاس نہیں ہے اسی لیے آپ بار بار میرے دروازے پر آتی ہیں۔ یقین کریں مجھے خیرات دینے کا بہت شوق ہے مگر اپنے بچوں کا پیار بی کوئی خیرات کرتا ہے۔ یہ آپ کی بھول ہو گی کہ میں اپنے بچوں کو لے کے آپ کے گھر آؤں گی۔ جس طرح کی زہریلی عورت آپ ہیں نہ اپنے بچوں کو سو میل دور بھاگاتی ہوں ایسے لوگوں سے میں۔"

"تمہاری اتنی ہمت ہو گئی ہے تم مجھ سے یوں بات کرو۔ آنے دو ہمدان کو نکلواتی ہو تمہیں اس گھر سے۔"

"شوق سے کرے گا سب کچھ مگر میری بھی ایک بات یاد رکھیں ڈرتی نہیں ہوں میں آپ سے۔ آپ جیسی عورتوں کو کیسے راستے پر لانا ہے میں اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ آئندہ آپ نے جو بھی بات کرنی ہوں اپنے بیٹے سے کرے گا۔ یہاں آنے کی ضرورت تو ہر گز نہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اقرار ملازم کو ہدایت دے کر اندر چلی گئی۔

"ارے ہمت تو دیکھو اس لڑکی کی۔ بہت اڑ رہی ہے نہ ایک لمحے میں اس کی عقل ٹھکانے لگاتی ہوں۔"

اقرار اپنے کمرے میں آگئی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔

"اب میں نے ڈرنا چھوڑ دیا ہے ساس صاحبہ۔ آپ سمجھ رہی ہوں گی میں وہی مجبور سے لڑکی ہوں جس نے اپنی پہلی اولاد آپ کے باعث کھودی تھی تو یہ آپ کی غلطی ہے کہ آپ مجھے وہی اقرار سمجھ رہی ہیں جو کچھ سال پہلے



## Posted on Kitab Nagri

تھی۔ مجھے ان سب باتوں سے بھی فرق نہیں پڑتا کہ میرے ماں باپ کیا کر رہے ہیں بلکہ میرے لیے تو یہی بات اہمیت رکھتے ہیں کہ میرے بچے کیا کر رہے ہیں۔ میں ان کی ایسی تربیت کروں گی کہ وہ۔ کبھی ہمدان جیسے نہیں بنیں گے۔ ان کی تربیت سے لوگوں کو پتا چکے گا کہ وہ میرے بچے ہیں۔"

اقرانے خود کلامی کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لی۔ مسز خان بہت غرور میں اپنے گھر واپس گئی۔ مگر آگے ان کی بیٹی بیٹھی ہوئی۔

"ارے میرا بچہ تم آگئی ہو۔ آنے سے پہلے انسان اپنی ماں کو بتا ہی دیتا ہے میں کچھ انتظام ہی کر لیتی۔"

"انتظام کیسا ماما۔ آپ کو پتا ہے مجھے طلاق دے رہا تھا آپ کا داماد۔ اتنی مشکل سے اس کے ماں باپ نے اسے روکا ہے۔ اسے نہ اچھے کی تمیز ہے نہ برے کی۔ آپ کو بہت شوق تھا اپنی بہن کے گھر بیٹی دینے کا۔ اس سے اچھا تو تھا کہ آپ کسی مڈل کلاس انسان سے میری شادی کر دیتی کم از کم اتنی ذلت تو نہ اٹھانی پڑتی مجھے۔ بات بات پر آپ کی بہن کا ایک ہی طعنہ ہوتا ہے کہ ماں نے تمہیں کچھ نہیں سکھایا کہ سسرال میں کیسے رہتے ہیں۔ میں نے نہیں جانا اس گھر میں واپس۔"

www.kitabnagri.com

مسز خان بیٹی کی صورت دیکھ کر ہی پریشان ہو گئی۔ ان کا دل کیا کہ یہ جا کر اپنی بہن کو خوب سنا کر آئیں۔ اتنے ناز سے پالا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کو۔ مگر وہ کہتے ہیں نہ کچھ لوگ سمجھ نہیں پاتے ہم جو کرتے ہیں وہ ہمارے ہی کارنامے ہوتے ہیں اپنے۔

ماہکان اپنے گھر میں بہت سکون سے رہ رہی تھی تین ماہ ایسے گزرے کہ کسی کو علم ہی نہیں ہوا۔ حیدر اس کا خیال رکھتا تھا۔ یہ اکثر ابراہیم کو اسکول سے لینے کیلئے جاتی۔ ایسے ہی ایک خوبصورت دن تھا جب یہ ابراہیم کو لینے کیلئے

## Posted on Kitab Nagri

سکول گئی مگر اسے معلوم ہوا کہ شاید زید کچھ دیر پہلے ہی ابراہیم کو لے گیا ہے اس کا ارادہ حنا سے ملنے کا تھا تو ساتھ ہی ابراہیم کو لے گیا وہ۔ فون پر بات کرنے کے بعد اس نے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا مگر جیسے ہی اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا کسی نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا اسے محسوس ہوا جیسے اس کے ناک میں کوئی بہت تیز چیز گئی ہے۔ ماہکان کی آنکھیں بند ہو گئی مگر آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس نے ارش کو دیکھ لیا تھا۔

ماہکان کی آنکھ کھلی تو یہ ایک کمرے میں تھی۔

"ارش بھائی ارش بھائی۔"

یہ اپنے سر کو تھامے کمرے کے دروازے تک آئی۔ اس کی آواز سے ایک عورت اندر آئی۔

"میڈم آرام سے۔ آپ کے لیے اتنا زیادہ چیخا ٹھیک میں ہے۔"

"ہٹو میرے راستے سے کون ہو تم۔ مجھے یہاں ارش بھائی لائے ہیں میں نے خود انہیں دیکھا ہے۔"

"جی میڈم آپ کو وہی لائے ہیں مگر آپ کو صبر کرنا ہے وہ بس آتے ہی ہوں گے۔ آپ کو نہیں پتا وہ بہت غصے

والے ہیں۔ انہیں نے مجھے کہا تھا کہ آپ کو کوئی بھی تکلیف نہ ہو۔"

"دیکھو میں ارش بھائی کو اچھے سے جانتی ہوں۔ تم مجھے یہاں سے جانے دو میرے گھر میں سب میرا انتظار کر رہے

ہوں گے"

"سوری میڈم جب تک سر نہیں کہیں گے آپ کو کہیں بھی جانے کی اجازت نہیں ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تو بلا لونہ ذرا اپنے سر کو میں بھی دیکھنا چاہتی ہو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔"

ماہکان واپس بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی اور سائیڈ پر پڑا ہوا پانی کا گلاس اٹھایا اور پی لیا۔ اسے اس لمحے اور کسی چیز کی پریشانی نہیں تھی سوائے اس کے کہ حیدر اس کے بغیر کیسے رہ رہا ہوگا۔

کچھ دیر کے بعد ارش کمرے میں آیا۔

"کیسا لگ رہا ہے ماہکان اپنے گھر آکر۔"

ماہکان نے سر اٹھایا۔ ارش کو ہمیشہ اس نے بہت زیادہ عزت دی تھی مگر آج اس کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا کہ یہ عزت سے بات کرے ارش کے ساتھ۔

"مجھے یہاں کیوں لائے ہیں آپ ارش بھائی۔"

"یہ بھائی بھائی ہر وقت مت کہا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا۔ میں تمہیں یہاں اس لیے لایا ہوں کہ تم جلدی سے طلاق کے کاغذات پر سائن کرو اور تمہاری جان چھوٹ جائے حیدر سے پھر ہم شادی کریں گے۔"

www.kitabnagri.com

"آپ کا دماغ چل گیا ہے۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔ میں کیوں حیدر سے طلاق لوں

گی آپ کو نہیں معلوم میں امید سے ہوں۔"

ارش تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو گیا پھر ماہکان کے پاس آیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں مجھے تم سے محبت ہے۔ تمہارا بچہ تمہارے وجود کا حصہ ہے اس طرح سے وہ میرے لیے بھی اہم ہوگا۔"

"ارش بھائی آپ سچ میں پاگل ہو گئے ہیں۔ مجھے حیدر کے پاس جانا ہے۔ حیدر کے بغیر مجھے کہیں بھی سکون نصیب نہیں ہوتا۔ حیدر سے ہی میری دنیا ہے۔"

ارش ماہکان کے قریب آیا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

"کبھی سوچا ہے تم نے ایسے ہی تم بھی میری دنیا ہو۔ جیسے تمہیں حیدر عزیز ہے اس سے کہیں زیادہ عزیز تم مجھے ہو۔ رہی حیدر کی بات تو اسے تمہیں چھوڑنا ہی ہوگا۔ مجھے یقین ہے تم میرے پس اتنے دن رہ کر جاؤ گی تو وہ تمہاری طرف دوبارہ دیکھے گا بھی نہیں۔"

"میرے حیدر مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ انہیں ان چیزوں سے کوئی بھی فرق نہیں پڑتا چاہے آپ جو بھی کر لیں۔ میں آپ سے کبھی محبت نہیں کروں گی۔ میں نے حیدر کو اپنے دل میں بہت اونچی جگہ دی ہے۔"

ارش ماہکان سے دور جا کر کھڑا ہوا اور باہر لان کی طرف دیکھنے لگ گیا۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کون کس کے لیے کتنا اہم ہے۔ خیر میں جارہا ہوں مگر امید ہے کہ تم میری بات پر غور ضرور کرو گی مجھے میرے خلاف جانے والے لوگ بالکل بھی نہیں پسند۔"

ارش کمرے سے نکل کر چلا گیا جبکہ ماہکان کو اس وقت ارش سے سخت خوف محسوس ہو رہا تھا۔ ارش اس وقت جنگلی بنا ہوا تھا اور اس سے کسی بھی قسم کی امید کی جاسکتی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

حیدر اور شہریار کو ماہکان کو تلاش کرتے ہوئے پورا دن گزر گیا تھا۔ حیدر کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی ماہکان کو اور کوئی نہیں بلکہ ارش ہی لے کر گیا ہے مگر ارش اسے کہاں لے کر گیا ہے اسی بات کا علم نہیں ہو رہا تھا۔

"انکل میری ماہکان کو اگر کچھ ہوا تو یقین کریں آپ کے بھتیجے کو اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا میں۔"

"بیٹا تم پریشان مت ہو مجھے بھی اس سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ اس قدر گرجائے گا اپنی ہر حد کو توڑ دے گا۔ میں پتا لگالوں گا کہ وہ کہاں ہے تم فکر مت کرو۔"

"میں کیسے فکر نہ کروں۔ ماہکان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ وہ اب اکیلی نہیں ہے انکل اس کے ساتھ ہمارا بچہ بھی ہے اور میں تو نہیں جانتا کہ آپ کے بھتیجے کی کیا نیت ہے۔ ایک بار وہ مجھے مل جائے پھر وہ اپنا انجام خود اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔"

بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی حیدر کو معلوم نہ پڑ پایا کہ ماہکان کہاں ہے۔ ارش اسے کسی ایسی جگہ لے گیا تھا جس کا علم کسی کو نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

ماہکان بیڈ پر لیٹی ہوئی شہزادی لگ رہی تھی۔ ایک ہاتھ کو گال کے نیچے رکھے دوسرے ہاتھ کو بیڈ پر رکھے ماہکان بہت زیادہ پرسکون تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"کتنی پیاری ہونہ تم۔ کاش میں تمہیں سب سے چھین پاتا۔ تمہارے اس شوہر کو اچھا سبق سیکھنا ہے تاکہ وہ تمہیں چھوڑے اور تم میری دسترس میں آ جاؤ۔"

ارش ماہکان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ماہکان کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر یہ باتیں کر رہا تھا۔ ارش کی ملازمہ اندر آئی۔

"سر میڈیم نے صبح بھی ناشتہ نہیں کیا میں نے بہت مشکل سے انہیں نیند کی دوائی دی ہے۔"

"ڈاکٹر سے پوچھ کر دی ہے نہ۔ ماہکان کی طبیعت ایسی نہیں کہ اسے یوں ہی دوائیاں کھلائی جائیں۔"

"جی سر میں نے ڈاکٹر سے پوچھ کر انہیں دوائی دی۔ سر میڈیم اپنے شوہر کو یاد کرتی ہیں بہت۔ آپ کو پتا ہے ان کی طبیعت اسی وجہ سے بگڑ جاتی ہے۔"

"پہلی بات تو یہ کہ حیدر خان ماہکان کا شوہر نہیں رہے گا بہت جلد ماہکان میری ملکہ بنے گی۔ ماہکان کو اب عادت ڈال لینی چاہیے اس محل میں رہنے کی آخر کو کل اس نے ہی سب سنبھالنا ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ بچہ اگر ماہکان کے وجود کا حصہ ہے تو مجھے بھی بہت عزیز ہے۔ ماہکان کی صحت کے معاملے میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ میں خود اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا۔ تھوڑی سے دیر ہم باہر گھومیں گے میں چاہتا ہوں ماہکان کی صحت پر کوئی بڑا اثر نہ پڑے۔"

"جی سر۔۔۔۔۔"



## Posted on Kitab Nagri

ملازمہ باہر چلی گئی۔ ارش ماہکان کے پاس سے اٹھ گیا۔

ماہکان ارش کو بہت تنگ کرتی تھی۔ اس کے دن ہی نہیں گزرتے تھے حیدر کے بغیر مگر شاید ارش نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی تھی کہ اس نے کچھ بھی نہیں دیکھنا تھا۔ اسے تو بس نظر آ رہا تھا اپنا سب کچھ۔ ارش یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ سب جو وہ کر رہا ہے ماہکان کی صحت پر اس کا کتنا برا اثر ہو رہا ہے۔

!اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اقرا اس وقت ہمدان کیلئے کھانا لے کر آئی تھی۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ارش ماہکان کو لے کر کہیں چلا گیا ہے مگر ابھی تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ وہ دونوں کہاں پر ہیں۔ اقرا کو یقین تھا کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ہمدان کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا دوست کہاں پر ہے۔ اقرا نے کھانا رکھا اور یہ ہمدان کے پاس بیٹھی۔

"یہ ماہکان کو کہاں لے کر گئے ہیں ارش بھائی آپ کو تو معلوم ہو گا نا ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ کو معلوم نہ ہو۔"

ہمدان نے نظر اٹھا کر اقرا کو دیکھا۔ اس کی بیوی ان گزرے سالوں میں بہت بدل چکی تھی۔ پہلے اقرا اس کے سامنے سر بھی نہیں اٹھاتی تھی مگر اب یہ لڑتی بھی تھی اور اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا بھی جان گئی تھی۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ ارش کی زندگی ہے یہ وہ جو چاہے مرضی کرے۔"

"آپ غلط کر رہے ہیں ہمدان۔ آپ جانتے ہیں ماہکان امید سے ہے اور اس وقت ماہکان کو سب سے زیادہ ضرورت جس کی ہے وہ اس کے اپنے ہیں۔ یوں اسے اگر گھر سے دور رکھیں گے ارش بھائی تو انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھو اقرایہ ارش کی زندگی ہے۔ پہلے اس نے میری کبھی سنی ہے جو وہ اب سنے گا۔ مجھے خود نہیں معلوم اس نے کہاں پر رکھا ہوا ہے ماہکان کو۔ میں نے اسے بہت کہا تھا کہ کوئی بھی ایسا قدم مت اٹھائے جس سے آگے جا کر اسے مسائل پیدا ہوں مگر وہ کبھی کسی کی سنتا ہے کیا۔"

"آپ ایک بار رابطہ تو کر کے دیکھیں نہ ہمدان ان سے۔ شاید کچھ ٹھیک ہو جائے۔"

"میں کوشش کرتا ہوں ویسے ایک بات تو بتاؤ یہ مام آئیں تھی ہمارے گھر تو تم نے انہیں کیا کہا۔"

"وہی جو مجھے بہت پہلے کہہ دینا چاہیے تھا۔"

"اقراتم جانتی ہو مجھے بلکل بھی نہیں پسند کہ تم مام سے بد تمیزی کرو۔ میں ان کا ایک ہی بیٹا ہوں تو ان کا مجھ پر کچھ حق بنتا ہے۔"

"ان کا آپ پر حق بنتا ہے مگر مجھ پر نہیں۔ انہیں کس نے اجازت دی ہے کہ وہ میری بے عزتی کر کے جائیں۔ میں خود آئی تھی کیا گھر سے بھاگ کر آپ سے شادی کرنے کے لیے ہمدان۔ مجھے تو آپ کے بارے میں علم بھی نہیں تھا۔ بات بات پر آپ کی ماں مجھے بازاری کہتی ہیں۔ میرا تعلق بہت معزز گھرانے سے ہے۔ ہمارے ہاں ایسی زبان استعمال نہیں کی جاتی۔"

"اقراتم جانتی ہو ان کے مزاج ہی ایسے ہیں۔ تم ان کی باتوں کا برا مت منایا کرو۔"

"اگر آپ کی بہن کو ایسا کوئی کچھ کہے تو کیا تب بھی آپ یہی کہیں گے اسے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ کو کیا مل جاتا ہے اپنی ماں کے ساتھ مل کر میری تذلیل کر کے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"اقرایسا نہیں ہے تم غلط سمجھ رہی

ہو۔"

"میں ٹھیک سمجھ رہی ہوں ہمدان۔ آپ کے دماغ میں شروعات سے ایک ہی بات تھی کہ آپکی بیوی کسی غریب گھر سے آئی تو ساری زندگی وہ آپ کی بھی غلام رہے گی اور آپ کے خاندان کی بھی۔ مگر سوچیں ہمارے آنے والا اگلا بچہ بیٹا ہو ضروری تو نہیں اگر آپ کی بیٹی ہو گئی نہ تو یہ ضرور سوچ لینا کہ دنیا مکافات عمل ہے آج آپ ہیں اور آپ میرے ساتھ برا سلوک کرتے کل کو دنیا آپ کے بچوں کے ساتھ بھی یہی سب کرے گی۔"

"اقراب دعا تو مت دو۔ تمہاری بھی بیٹی ہوگی"

"میں برا نہیں کہہ رہی صرف پتا رہی ہوں۔ کوئی ماں اتنی ظالم نہیں ہوتی کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ برا سلوک کرے۔ آپ آج جو کریں گے نہ یہی آپ کے بچوں کو کل واپس کرنا ہے۔ مجھے آپ کے خاندان سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو اپنے خاندان کے پاس چلے جائیں یقین کریں میں پوچھوں گی بھی نہیں کہ کیوں گئے آپ۔"

www.kitabnagri.com

ہمدان نے اقراکو نظر اٹھا کر دیکھا۔ کتنی آسانی سے اس نے کہہ دیا تھا کہ مجھے چھوڑ جائیں۔

"اقرہمارا ایک گھر ہے اور بچے۔ تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔"

"مجھے ایسا سوچنے پر آپ نے مجبور کیا ہے۔ آپ کی ماں کی وجہ سے میں نے اپنی پہلی اولاد کھودی تو اب آپ مجھ سے امید مت رکھیں کہ میں ان سے بہتر سلوک کروں۔ جیسا چل رہا ہے ویسا ہی چلتا رہے تو بہتر ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

اقرار اٹھ کر بچوں کے پاس چلی گئی۔ کچھ چیزوں میں سمجھوتا ضروری ہوتا ہے اور شاہد یہ رشتہ بھی سمجھوتے کا تھا۔  
حیدر کو معلوم ہو گیا تھا کہ ماہکان کہاں ہے۔ اس کو جیسے ہی علم ہو یہ فوراً سے ماہکان کو لینے کے لیے چلا گیا۔ ارش  
نے ماہکان کو ایک فارم ہائوس پر رکھا ہوا تھا۔ حیدر جب فارم ہائوس پر آیا تو اسے گارڈ نے روک دیا جو باہر کھڑا  
تھا۔ سہیل بھی اس کے ساتھ ہی آیا تھا۔

"حیدر تم اندر جاؤ اور چھوڑ دو اسے۔ میں دیکھتا ہوں۔"

سہیل نے گارڈ کو سنبھال لیا۔ حیدر اندر گیا تو ارش اسے لان میں بیٹھا ہوا نظر آیا۔ ارش نے جیسے ہی حیدر کو دیکھا یہ  
کھڑا ہو گیا۔

"تمہاری یہاں آنے کی ہمت کیسی ہو۔"

ارش نے حیدر کا گریبان پکڑ لیا۔ حیدر نے بھی ارش کو مکا مارا۔

"تمہاری ہمت کیسی ہو میری بیوی کو اپنے پاس لے کے جانے کی۔ تم نے کیا سمجھ کر رکھا ہوا کہ میں اپنی بیوی کو  
تمہارے جیسے انسان کے لیے چھوڑ دوں گا۔ تم ایک ذلیل اور کمینے انسان ہو جس کو اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ وہ  
اپنے گھر کی عزت کو اغوا کر رہا ہے۔"

"وہ میری محبت ہے۔ تم نے اس کے ساتھ اس کے بچپن میں نکاح کیا تھا جس وقت وہ اپنا اچھا اور برا نہیں جانتی  
تھی حیدر خان۔ تم نے اسے اپنے جال میں پھنسا دیا ہے۔ تم جانتے ہو میں نے اس سے اپنی جان سے بڑھ کر محبت کی  
ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

حیدر نے اس بات پر ارش کو ایک زور کا مکارا۔

"تم کیسے انسان ہو جسے یہ نہیں پتا تھا کہ میں نے کن حالات میں ماہکان سے شادی کی تھی۔ ماہکان ہی میرے لیے سب کچھ ہے اور تم کیا جانو عزت کسے کہتے ہیں۔"

ماہکان جو اندر تھی اسے شور کی آوازیں آئیں تو یہ بھاگتے ہوئے باہر آئی۔ سامنے حیدر اور ارش دونوں لڑ رہے تھے۔ ماہکان فوراً سے ان کے درمیان آگئی۔

"پلیز آپ دونوں مت لڑیں۔"

حیدر نے ماہکان کو دیکھا جس نے چادر سے خود کو چھپا رکھا تھا۔ یہ اس سے ملنے کے لیے آگے آیا مگر ارش نے اسے ایک دھکا دیا۔ ماہکان نے غصے سے ارش کو دیکھا۔

"مجھے سب یاد آ گیا ہے حیدر کے بارے میں۔ کیسے حیدر نے مجھے اپنا یا تھا کیسے میں اور حیدر اتنے سال ایک ساتھ رہے۔ اس ہر ایک لمحے کا حساب اگر آپ دینا چاہیں نہ تو بھی نہیں دے سکیں گے ارش بھائی۔"

www.kitabnagri.com

ماہکان حیدر کی طرف بڑھی اور اس کے سینے سے لگ گئی۔

"کہاں تھے آپ اتنے دن۔ میں نے آپ کو اتنا زیادہ یاد کیا۔ ہر آہٹ پر مجھے لگتا تھا کہ آپ آگئے ہیں۔"

ماہکان حیدر کے سینے سے لگ کر سسک کر روئی۔

"اب میں آ گیا یوں نہ ماہی کہیں نہیں جائوں گا دوبارہ۔ ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے تم دیکھنا۔"



## Posted on Kitab Nagri

"ارش بھائی میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ میرے حیدر مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں وہ مجھے تلاش کرتے ہوئے آجائیں گے۔"

"مگر حیدر سے بھی پوچھو کیا یہ تمہیں اپنالے گا۔ تم اتنا عرصہ میرے ساتھ رہی ہو کیا اس میں اتنا ظرف ہے کہ یہ تمہیں اپنایا۔"

حیدر اس گھٹیا بات پر ارش کے قریب آیا اور اسے مارنا شروع کر دیا۔

"میری ماہکان اور میرا روح کا رشتہ ہے جسے تم کبھی جان نہیں سکتے۔ تمہیں کیا پتا محبت اور عشق کیا ہے تمہارے لیے میری بیوی بس ایک ضد رہی ہے۔ تم جانتے ہو میں ماہکان پر خود سے زیادہ اعتبار کرتا ہوں۔" ارش بھی ماہکان کو مارنے کے لیے آگے آیا مگر ماہکان کی ایک بات نے اسے روک دیا۔

"رک جائیں ارش بھائی۔ اگر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو آپ کبھی آگے نہیں آئیں گے۔ میں حیدر سے بے انتہا محبت کرتی ہوں اور ان کے لیے جان بھی دے سکتی ہوں۔ میرے بس میں ہوتا تو ضرور میں آپ کی محبت کا جواب محبت سے دیتی مگر جب آپ میری زندگی میں آئے تب بہت دیر ہو چکی تھی۔ میں اپنا سب کچھ کسی کے نام کر چکی تھی۔ ارش بھائی یاد رکھیں ہم کسی کو خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔"

ماہکان نے حیدر کا ہاتھ تھاما اور اس فارم ہائوس سے نکل آئی۔ حیدر نے ماہکان کو سینے سے لگایا ہوا تھا۔ اس وقت حیدر کو بہت سکون حاصل ہوا تھا اپنی مانو کے پاس آنے سے۔

## Posted on Kitab Nagri

دائمہ ماہکان کے چہرے پر بار بار پیار دیتی تھی۔ ماہکان جب سے آئی تھی سب اس کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ابراہیم تو اسے دیکھ کر اس کے سینے سے لگ گیا تھا اور بہت شدید رویا تھا۔

"ماہی اب تم کہیں بھی مت جانا۔"

بھابھی نے ماہکان کا ہاتھ تھام کر اس پر پیار دیا۔

"میں اب سچ میں کہیں نہیں جاؤں گی بھابھی۔ جو غم کی شام تھی میری زندگی میں تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ اب آپ بس میرے لیے دعا کریں۔ ویسے بھابھی سب اب آپ کو نائلہ کیوں کہتے ہیں۔"

"میرا اصل نام تھا یہ اور تیرے لالہ کے مرنے کے بعد مجھے اچھا لگتا ہے سب اسی نام سے بلائیں۔ تو جا اب کمرے میں جا کر آرام کر بہت زیادہ تھک گئی ہے۔"

"بابا آئے ہوئے ہیں نہ بھابھی پہلے میں ان سے ملوں گی۔"

ماہکان کو اپنے بابا سے ملنے کی جلدی تھی۔ شہریار کمرے میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

www.kitabnagri.com

"بابا۔۔۔۔"

ماہکان شہریار کے گلے لگ گئی۔

"میری بچی مجھے معاف کر دو۔ تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس میں میرا بھی ہاتھ ہے۔ مجھے ارش کو امید ہی نہیں

دینی چاہیے تھی۔ اس کو امید کا دامن تھا مانے والا میں ہوں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بابا بھول جائیں سب کچھ۔ میری ایک بات مانیں آپ بھائی کو لے کر باہر چلے جائیں یہاں سے۔"

ماہکان نے بابا کے ہاتھ پکڑ کر ان سے التجا کی۔

"ارش بھائی نے جو کیا وہ سب بھول جاتی ہوں میں۔ بس آپ انہیں یہاں سے لے جائیں۔ میں نہیں چاہتی وہ اپنی

زندگی اندھیرے میں گزاریں۔ ان کی شادی کسی اچھے سے انسان سے کر دینا آپ۔"

"میں کرتا ہوں اس سے بات۔ اس کے لیے سب سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔ بن ماں باپ کا بچا ہے وہ میں نے

کوشش بہت کی تھی اس کی اچھی تربیت کی مگر میں شاید ناکام ہو گیا۔"

"آپ پریشان مت ہوں بابا ایک وقت بہتری کا بھی آئے گا۔"

سچ میں کچھ وقت بہتری کے لیے بھی آتے ہیں۔

چھ سال بعد۔

ابراہیم کو سکول سے دیر ہو رہی تھی۔ ماہکان نے زید کے بیٹے کو اٹھا رکھا تھا جس کی ماں سے اس کی ناراضگی چل رہی تھی۔

"ماما مجھے تو لانچ دیں نہ۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔"

ایمن اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ناشتہ کر رہی تھی۔

"حنانیچے آ جاؤ یا راب کیا ناراضگی لے کر بیٹھی ہو۔"

## Posted on Kitab Nagri

حنایچے آئی اور اپنے بیٹے کو اٹھالیا۔

"آنے دو اس کے باپ کو آج واپس۔ اسی کو دے دوں گی میں اسے۔ زندگی عذاب کر کے رکھی ہوئی ہے اس نے میری۔"

بھابھی کمرے سے نکل کر آئی۔ ان کے ہاتھ میں سیف تھا ماہکان کا بیٹا۔

"صبح صبح اس گھر میں کتنا شور ہوتا ہے نہ۔ کاش دائمہ ماں زندہ ہوتی تو وہ اس گھر کی رونق دیکھ پاتی۔ دائمہ کو گزرے ہوئے چار سال ہو گئے تھے۔

"بس بھابھی وہ جہاں بھی ہوں خوش ہوں۔"

حیدر ٹیبل پر آیا اور اپنی بیٹی کو پیار دیا۔

"مجھے ناشتہ ملے گا یا نہیں۔"

"آپ بھی نہ صبح صبح بچوں کے ساتھ بچے بن جایا کریں حیدر۔"

ماہکان نے حیدر کا ناشتہ ٹیبل پر رکھا۔

"اب اپنی پیاری بیوی کے ہاتھ کا ناشتہ ہی تو کھانا ہے مجھے۔"

حیدر نے ماہکان کو کس ہوا میں پھینکا۔ ماہکان یہ سب دیکھ کر ہنسنے لگ گئی۔ یہ اس کی مکمل فیملی تھی۔ مگر ایک کمی تھی جو اسے ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔ ارش وہ باہر چلا گیا تھا مگر وہاں جا کر بھی اس نے شادی نہیں کی تھی۔ ماہکان

## Posted on Kitab Nagri

نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ شادی کر لے مگر اس کے مطابق وہ کسی لڑکی کو خوشی نہیں دے سکتا تھا۔ شہریار بھی اس کے لیے اس کے پاس ہی چلے گئے تھے۔ اقرا کی بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ اقرا کی ساس دو سال پہلے اس دنیا سے چلی گئی تھی۔ ہمدان نے ہی اپنی بہن کا گھر بسایا تھا۔ اقرا اب اپنے سسرال رہتی تھی اور اس کے سسرکارویہ بھی اس سے بہت بہتر تھا۔ سب کی زندگی ٹھیک تھی بس ماہکان کو بہت خواہش تھی ارش شادی کر لے مگر وہ ایک محبت کر چکا تھا اور شاید زندگی کے کسی عرصے میں وہ اپنی پرانی زندگی کو بھول کر آگے چل پاتا۔

ختم شد۔ ریڈر ز ناول اختتام کو پہنچا۔ اس ناول پر اپنے کمنٹ دیں اور بتائیں ناول کیسا لگا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri  
Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہونگے

